الحمد للہ رب العالمین والعاقبة للمتقین

ہزار ہزار شکر اوس خداوند کریم کا کہ اندنون یہ قصہ رنگین خوش آئین بترتیب خوش اسلوب دل مرغوب

مجموعہ بارہ قصے

باہتمام تمام ودیعی مالا کلام امیدوار رحمت ایزدی مالکان مطبع علوی

مطبع علوی واقع بمبئی مین ۱۳ھ طبع ہوئی

قصہ زیتون و محمد حنیف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الٰہی دو عالم کا کرتار تو
دونون جگ کا پیدا کرن ہار تو
کیا اپنی قدرت سے خلقت ظہور
زمین آسمان اور ملایک و حور
جو انسان جنات و حیوان تمام
کرین یاد تجہکو خدایا مدام
تو واحد احد اور نرنکار ہے
نہ کوئی دوسرا تجہہ مددگار ہے
ثنا حمد تیرا ہے بے انتہا
کرون اب مین نعت نبی مصطفےٰ
جو ہین دوست تیرے محمد نبی
کیا جسکے کارن یہ خلقت سبہی
سبہون مین بزرگی تو اون کو دیا
بہی ختم نبوت تو اون پر کیا
شفیع الامم ہین محمد رسول
کیا حق نے لولاک جن پر نزول
نبیون کے سرتاج سالار دین
محمد ہی نبی ہین کرو تم یقین
محمد ہین بیشک شہ اصفیا
اونہی کو خدا نے یہ رتبہ دیا
اگر تو نہ ہوتا اے میرے نبی
تو پیدا نہ کرتا مین افلاک بہی

حبیب جنکو من سے ہے روز ازل
کیا ہے وہ باب ہم جز و کل
نہین کسکو مقدور ہے جز خدا
کرے کچھ صفت اور ان کی ثنا
خدا جس کی تعریف کرتا ہے جو
تو انسان کو طاقت کہان ہو سو
ہزارون درود و ہزارون سلام
ہزاران محمد علیہ السلام
ہزاران اون کی اولاد و اصحاب پر
ازان بعد اون کے ہو احباب پر
خصوصاً ابو بکر صدیق رض پر
ہزاران اونکے عادل عمر رض کے اوپر
ازان پس اسکے تو عثمان رض پر
ازان بعد حضرت علی رض کے اوپر
ہزاران پہر تو حسنین پر کر نزول
ہزاران اون کے اوپر جو حضرت بتول
زبان ہندوی مین کرون مین بیان
بموجب قصے کے سنو دہر کے کہان

[illegible]

حقیقت مین معشوق زیتون تھی
امیر ازل سے وہ مفتون تھی
[illegible]

کہو کون ہو تم یہ پانچون سوار
پرندہ نہ پر مارے مجھہ ہانک تل
مگر زندگی سے ہوئے اپنی سیر
محمد حنیف نے کیا تب سوال
کہ مردون کا تو پہن کرکے لباس
کہی کیون تو جانا کہ عورت ہون مین
امیر نے کہا تب تو سن نازنین
کہ سینہ نیزا اثقل تھا لایا شتاب
کہی گر ہون عورت مگر ہون بلا
بہت بادشاہون کو ماری ہوئین
شتابی تھین نام اپنا بتاؤ
بیٹی شاہ ارم کی ہون زیتون نام
نہ رکھہ ارمان دل مین امیر کو کہے
امیر نے کہا سنکے اے دلربا
حسب اور نسب مین تو مین پاک ہون
ولے ہم او پر جب تلک کسکا وار
یہ سنکر کے زیتون نے نیزہ پھرا
وہ لگتے ہی نیزے کے بیہوش ہو
انھی اوس مینے نکمت حق مگر

کہ میرے جنگل بیچ کرتے مکار
اگر شیر ہو بھاگے مجھہ وہانک تل
کہ پھرتے ہو میرے جنگل بیچ دلیر
کہ اے شوخ رعنا تجھے کیا مجال
مقابل ہو وے ہمسے تو بے ہراس
مجھے کس روش سے پہچانے تعین
کیا ایڑ گھوڑے کو جسوقت مین
دونو پاؤن کانپے بہی اندر رکاب
بہت شیر مردون کے کاٹی گلا
کئی پہلوانان پچھاڑی ہون مین
کہ لے نام مجھہ ہاتھہ مارے سنجاؤ
کہ ہے ہمزدہ اک فوج ہمراہ مدام
تو کر زور اپنا برے پر سبہی
محمد حنیف بن علی مرتضیٰ ❊
ولے زور سازی مین چالاک ہون
ہو وے نہ تب تک نہین کرین آپہ وار
مارا آگے بھالا کمر مین لگا ❊
زمین پر گرے خود فرا موش ہو
کہ پاوے نہ اوسوقت فتح وظفر

قصہ اول زیتون و محمد حنیف

کہا سن کے اے وفتر نیک نام
[illegible]

گئی تھی جو تو بیت کیلئے کو شکار
سو کیا آج لائی تو کر بہت شکار
[illegible]
محمد حنیف کو مین ماری بچان
[illegible]

[illegible]

بھی چالیس باندی سے ہو کر تیار
علی مرتضے کا ہے مشہور نام
فتح کر کے آؤن تو زیتون نام
یہ کہکر کے داخل ہوئی در سرا
کہ اے شہ عرب کے سپاہی ہین خوب
بھی چارون کو کر چار گھوڑے سوار
لڑا او اسی ساعت سب فوج کون
آئی شہ کی خاطر مین تب اون کی بات
کئے مصلحت ملکے چارون جنے
اسیوقت حق نے ہمین ہے دیا
اگر مارین اون کو تو غازی کہلائین
ہوئے چارون اسوار گھوڑون اوپر
جا ہر قوم جاہل پہ حملہ کرین
جیسا شیر بکریون مین جاکر پڑے
شجاعت کے تئین دیکھہ شاہ ارم
ولیکن نہ آئے کسیکے یہ ہات
محل سے نزت سنکے زیتون آئے
اگر زندگی چاہتے ہو گر تمہین
وگرنہ تو مین ہون تمہاری حریف

مدینہ کی جانب کو ہو کر سوار +
بہت اونکے ہو وینگے رستم سے کام
وگرنین تو آؤن نہ پھر اس مقام
کہا بادشاہ کو وزیرون نے آ
شجاعت مینے مرد ہینگے عجوب
سلاح اور سنجوک سب کر تیار +
تماشا دیکھو انکا لئی موج سون
ولا چار گھوڑے اور ہتھیار ہاتھ
گھوڑے اور ہتھیار ان ہمارے کنے
ہے لازم کرین کافرون سے غزا
مرین گر تو درجہ شہادت کا پائین
کیا حملہ کفار کی فوج پر +
گریزان ہون کفار گر گر پڑین
اسیطرح یہ چار یاران لڑے
پکڑ لائے کوان کے کیا تب حکم
پکڑ پانا انہون کا ہوا مشکلات
دلاسا اونہون کو کہے دل لگائی
تو گھوڑے و ہتھیار لا دو ہمین
ہے کس طور مارا محمد حنیف

جو بی بی حنیفہ تھی ان کی مان +
کہ دلگیر کیون ہے تو میرے پسر
کیا عرض مقبول خاتون سے
یہ سنکر بی بی نے غصہ کیا
کہ تیرا پدر ہے علی رنشہ جوان
مین کشتی کری شاہ مردان کے ساتھہ
ایسے باپ مان کو تو ہو کر پسر
ہہین ایسے فرزند سے آتا ہے عار
یہ طعنہ کیا مان نے اونکے اوپر
یہ کہکر کے مان نے کیا انکے خواب
کیا زین گھوڑے پہ ہو کر سوار
چلے ساتھہ مقبول کو لے کے تب
کہ زیتون چالیس اوسکی کنیز
وہ شاہ ارم کو بہی لشکر کے ساتھہ
چھڑاؤن جب یاران کو مین بند سے
وگرنہ مدینہ مین موںہہ نا دکھاؤن
یہ کہکر چلے ایڑ گھوڑے کو کر
جب بی بی حنیفہ اوٹھین خواب سے
کہ فرزند میرا کہان ہے بتاؤ

تو مقبول کو دیکہہ بولی تدمان
حقیقت تو مجھکو سنا سر بسر
جو گذری تھی شہ پر وہ زیتون سے
وہین اپنے فرزند کو طعنہ دیا
مین بی بی حنیفہ ہون تیری امان
لڑی سات دن اور مین سات رات
گرا ازضرب عورت سے ہو بے خبر
کہ ہاتھون سے عورت کے ہو خوار زار
امیر کے جگر پر ہوا کارگر +
محمد حنیف یون اوٹھے تب شتاب
پہنے سلح و سنجوک ہو کر تیار
قسم کھا کیا عہد دل مین یون تب
مین لاؤن پکڑ قید مین اسکو نیز
فتح کر سلمان کرون اپنے ہاتھہ
تب آؤن مدینہ مین آنند سے
میرے باپ ماکن مین پھر کر نہ آؤن
طرف ملک شاہ ارم کے مگر
پوچھین اپنی لونڈی سے بیتاب سے
کدھر کو گیا بات مجھکو جتاؤ

نہو گی میری سی کہین کوئی زن
تری مان بہادر بڑی پہلوان
مین جانی تہی زیتون کہی اک سخن
کہ نکلی ہے گہر سے میرے واسطے
پہ اسوار ہے سو میری مان ہے
مین آیا ہے تو آیا ہون ہوکر حریف
کہ نام میرا ہے محمد حنیف
پہ اسوار ہے کون مجکو سنا
ترا نام کیا ہے تو مجکو بتا
اگر یون مجہ سے میرا چہڑایا مکان
غضب ہو کے بولی وہ زیتون پکار

کہ میرے مقابل کہڑی بیگمان
ولیکن تو کس روز کو بچ گیا
موا جان تیری نہ نکلی گلا
وے تجکو مجہ ہاتہ سے اب محال
ابہی وار کرتی ہون جلدی سنبہال
لگی ہونے دونون مین تب کارزار
لڑے خوب دونون کرے کارزار

تجھے ہے یہ لازم کہ چرخہ پکڑ
کاتے سوت گھر مین رہے بیٹھکر
کہے کس وضع سے پہچانے مجھے
کہ عورت ہون جانے یہ کیونکر مجھے
کہی جب کہ آئی تہی گھوڑا چلا
رکاب کھائی جنبش و سینہ ہلا
تبھی مین نے جانا کہ عورت ہے تو
عبث مجھ سے کرتی ہے تو گفتگو
تو زیتون بولی اگرچہ ہون زن
و لے مین ہون مردونکی گردن شکن
یہ کہکر کے شمشیر کو کہینچ کر
لگائی وہ بی بی کے سر کے اوپر
بی بی نے سپر پر لیا اوسکا وار
سپر کاٹ کر ہو گیا ہیگا پار
زخم چار اونگل کا سر مین لگا
لہو تب زخم مین سے بہنے لگا
چکر کہا کے بی بی ہوئی کسلمند
تبہی اون پہ زیتون ڈالی کمند
تو لاچار ہو کر کہی ذو الجلال
الٰہی میری لاج رکھہ تو اتال
اسیر جاتے جاتے کہا تب بچار
لگا کرنے افسوس ہو بے قرار
سبا دا میری مان میرے واسطے
وہ نکلی اکیلی میرے واسطے
امیر نے کہا تب تو مقبول کو
اے مقبول سن تو میری بات کو
آیا دل مین میرے ہے ایا فکر
اوسی ٹیکرے پیر تو چڑہ کر نظر
چڑہا ٹیکرے پر وہ حبشی غلام
نظر کر کے دیکھا کہا یا امام
کہ مان پر تیری زیتون ڈالی کمند
ڈہا کے کیا چاہتی اون کو بند
شتابی سے پہونچو مدد کو امیر
وگرنہ تو اون کو ہے کرتی اسیر
امیر نے کیا ایڑ گھوڑے کے تیئن
پہونچے ایک لحظہ مین جا کر وہین
کمند کاٹ تلوار سے دی چہڑا
تبہی مان کو کر خود ہوا پیشوا

زیتون تب کمر مین بزور ہاتھ ڈال — کیا زور چہرہ ہوا اوسکا لال

امیر نے کیا چست تب زین کون — سنبھالے اپکو ہی ہر حال سون

بزان ہاتھ اوسکی کمر مین دیا — پکڑ کر کمر ایک نعرہ کیا

وہین زین سے سر کے اوپر اوٹھا — پھینکا تب وہ زیتون کو ڈر ہوا

پکاری ہے پے بے نے تب زود کر — اے فرزند اسکو تو جلدی پکڑ

اگر یہ زمین پر گرے گی کبھی — تو مین وہ وہ تجکو نہ بخشاؤن گی

یہ سنکر کے جیلے امیر نے اوپر — اوتارے اوسے تب زین کے اوپر

وہ زیتون بولی اے صاحب تمیز — دل و جان سے ہوئین تمہاری کنیز

مین نے اپنے دل مین عہد یون کیا — جو مجکو پچھاڑے وہ خاوند میرا

امیر نے کہا تو مسلمان ہو — شرک اور کفر سے تو بیزار ہو

صدق دل سے زیتون کلمہ کہی — بہی چالیس کنیزان مسلمان ہوئی

امیر نے کہا ہان کو زیتون کو ساتھ — لیجاؤ مدینہ کو اے نیک ذات

بہنے پہر کے آنے کی کہائی قسم — مین جاؤنگا در ملک شاہ ارم

مسلمان کرون اور یاران چھوڑاؤن — تبہی مین مدینہ مین آ موتہہ وہ کہاؤن

کہا دل مین زیتون شہزورہ ہے — مباداوغا میری مان سے کرے

یہ تو مسلم اسکا نہین اعتبار — دونون ہاتہ باندھے ہین کر استوار

گئے مان کے ہمراہ سب کے تئین — سبھی چالیس کنیزان کو باندھا وہین

مدینہ کی جانب روانہ کئے — اپنی راہ شاہ ارم کی لئے

وہ بی بی حنیفہ اور زیتون بہی — مدینہ کی جانب چلے ہین سبھی

وگرنہ تو مین دیتی تجھکو سزا
وزیرون نے بولے کہ اے شہریار
یہ ناچار ہو کر کرے گی قبول
کیا آکے ایک باغ مین تب مقام
وہ زیتون اور اسکی چالس کنیز
گیا آکے مالن نے شہ کو سلام
بوڑہی ہے تو جانی سبھی مکر و فند
تو کر میری خاطر اوسے جاکے پند
تجھے مال و زر سے کرونگا نہال
کیا عرض مالن نے شاہ جہان
بزان شہ نے بولا کہ اے پیر زن
سو کہانے کو لا زود تر میرے دہیر
حکم ہو تو وہ اب گرم کرکے لاؤن
کہا شہ نے بہتر تو جا لا وہ دودہ
بڑہیا جاکے وہ دودہ تب چہانکر
یکایک جو خواب اس بوڑہی کو آیا
پکڑ بال سر کے فرشتے عذاب +
بوڑہی واہ ویلا کرے بے شمار
گنہ کیا ہے میرا جو مجھکو پکڑ +

تو یہ بات کہنے کا پاتا مزا
کہ آئی تیرے دام مین ہے یہ نار
تو کرتا ہے کیون اپنے دلکو ملول
گر اوسکے اونرا وہ لشکر تمام
رکہا باغ مین شہ نے لا بائیتیز
کہا شہ نے اسے ذال کر ایک کام
یہ عورت جو لایا ہون مین کرکے بند
کسی مکر سے اپنے کر تو خورسند
میرے سے ملا اسکو لاکر اتال
یہ ہے کام میرا کرونگی بجان
جو موجود اسوقت ہو تیرے کن
کہی اسوقت ہیگا حاضر یہ شیر
مین بیگی سے لاکر تن کو پلاؤن
گرم کرکے لانا میرے پاس زود
جلانے لگی آگ چولہے پہ وہ سر
وہ سوتی ہے سپنے مین دیکھی ہے کیا
وہ دوزخ منے کہینچتے ہین شتاب
کہ کیون ڈالتے ہین مجھے بیچ نار
لیجاتے ہو کیون مجھکو دوزخ اندر

عذاب اب میرے پر بہت سخت ہے
پکارے مجھے اب کہین وقت ہے
کہی تب کہ اے پاک پروردگار
ہوئی نا امیدی اوسے آشکار
نہ غرآسنے اسکی سنی کوئی بات
نہ آیا مدد کو کوئی لات و منات
بہت درد سے بیقراری مین تہی
بہت شور اور آہ و زاری مین تہی
پڑی تہی جہنم کی گرد شکنج
بوڑہی تہی غرض اس کشاکش رنج

بتون پر مجہے اب تو باور نہین
سوا تیرے یاور اب کوئی نہین
بوڑہی کی ہوئی تب دعا مستجاب
محمد نبی شاہ والا جناب ✣
یکایک ہوا آسکے اون کا ظہور
زمین سے سما تک ہوا شعلہ نور
عرض کی بوڑہی نے کر ای دستگیر
کہ دیکھے سے تیرے ہوئی دلکو دہیر
تصدق ان اپنون [illegible]
[illegible] محمد رسول
[illegible]
[illegible]

بکایک بوڑہی کی گئی کھل جو آنکھہ
جو دیکھے تو کچھہ خواب کا نہین اثر
جب آیا یقین اس بوڑہی کے تئین
پہچانی کہ میرا سچا ہے یہ خواب
اوسے دیکھہ زیتون ہوئی بے قرار
اتے ہین وہ مالن نے کینا سلام
مجھے خواب مین ہین کہے یون رسول
مسلمان ہوئی ہون مین اون ہاتھہ سے
بی بی سنکے بولی ہو تیرا بھلا
اوٹھی وہان سے مالن آئی گھر متے
زہر پیکر دودہ کے بیچ ڈال
دیکر دودہ مالن نے شہ سے کہا
کیا اپنے فن سے مین راضی اوسے
یہ مژدہ خوشی سن پیا شہ نے دودہ
مالن آکے بولی سو زیتون کے تئین
کہی مجھہ کمر سے چھری کو نکال +
بوڑہی نے چھری لے کے کاٹی ہی بند
چالیسون کے بند کاٹے زیتون نے
جدا کرکے سر کو ہوئی پس سوار

لگی ہر طرف دیکھنے جہانتک جہانتک
ولیکن معطر ہوا اوسکا گھر +
چلی آئی زیتون کنے تب وہین
وہ خدمت مین زیتون کی آئی شتاب
کہ کشتی یہ بیگی جو آئی ہے نار
محمد کے زان پس کہے وہ سلام
کہو ہو کو صبر کر نہ کر دل ملول
چھوڑاؤن گی مین تجکو ہر گھات سے
خدا تجکو اسبات کی دے جزا
اتہا زہر قاتل سو اسکے کنے +
گئی لے کے وہ شہ کنے زود حال
ملاؤن گی تجھہ سے تیری دل ربا +
دلاسے بہت دے کے بیٹے اوسے
سو پیتے ہی شہ کی گئی جان زود
کہ ماری ہون مین شاہ ظالم کے تئین
میرے ہاتھہ کے بند تو کاٹ ڈال
چھوڑائی ہے زیتون کو کر کے چھند
گئی شاہ ظالم کے لاشہ کنے
نکل باغ سے یون کہی ہانک مار

امیر پر کیا اوسنے حملہ تمام
آیا اون سے ایک پہلوان
دیکہو زور اوسکا ہین اوسکا نام
مقابل وہ ہوا ویسے امیر سے آن کر
کہا پہلوان جو کوئی تجہ سے کرے
مقابل ہوا وہ سکا ہی سامنے +
گلستان عزیز کے ہو کے گہوڑے سوار
کہ جہان فوج آئی ہے بارہ ہزار
محمد حنیف اوٹہ کے دیر لگی سبہی
جو آئے مقابل پہ ساری عجب کہی +

گلستان تہا مثل فردوس کے
چنڈول شاہ کا باغ تہا گل بہار
امیر نے اسی باغ مین جائے کر
کہائے اسکے میوے بہت پیٹ بہر
نگہبان اوس باغ کا دیکہکر +
کہ ایک سوار ہے بے خبر ہی اور ایک نفر
امیر پر تہی عاشق وہ از جان پری
چنڈول شاہ نے فوج بارہ ہزار
سمندر کے پیلار سے ایک بار
وہ آئی تہی دیدار کو دیکہنے +
لیا فوج نے باغ کو آکے گہیر
ڈری اپنے دل مین وہ قمر یہ پری
دیا ناگہان اوس پری نے آواز
پکاری کہ سوتے اوٹہو یا امام +
کہڑا گہیر کر باغ کے آسپاس
اٹہو اب شتابی سے ہشیار ہو +
یہ آواز سنکر ہوئے ہوشیار
لگے کہنے کس کی یہ آواز ہے +
کہے نام اوسکا ہے قمر یہ پری

لگے اوس مین میوے تہے ہر قسم کے
رکہی تہی وہان فوج بارہ ہزار
لگے توڑکر کہانے سیب و ثمر
رہے سو اوسی باغ مین بے خطر
چنڈول شاہ سے جا کہا وہ خبر
میوے کہائے کے سو رہے بے خبر
بیٹی شہ پری کی جو قمر یہ پری
آیا باغ کے پاس ہوکر تیار
پری آئی تہی دیکہنے کو دیدار +
دیکہی کیا کہ سوئے ہین دو لوجنے
پکڑنے کو آئے ہین ہوکر دلیر
جو سوئے تہے ہشیار اون کو کری
اوڑی وہان سے پہر کہول پر اپنے باز
چنڈول شاہ لشکر لے آیا تمام
سوئے ہو تم کیون ابہی بے ہراس
کمر باندہ اپنی بہی طیار ہو +
کمر باندہی اپنی ہوئے وے طیار
مگر ہاتف غیب کی راز ہے + +
کہ جسنے یہ آواز آکر کری +

امیر نے سپر پر لیا اوسکا وار
جو آتا تہا جلکر کوئی پہلوان
تو پہر کر نہ پہرتا تہا جیتا وہان
چنڈول شہ نے دیکہا یہ لشکر
وہ آکر امیر سے مقابل ہوا +
کیا ضرب آکر امیر نے اوسپر
ضربت سے اوسکی پکڑا کمر

سوا اس روز آئی ہے قریہ پری ❊ امیر کو پکارا اور خبر یون کری

کہ آگے بیٹھے تھین بے گمان ❊ کہ ہین دونون بہنان بڑی پہلوان

خبردار رہنا تمہین یا امیر ❊ کہ ہین دونون بہنان بڑی وہ شریر

اتی ہین جو دیکھے پیچھے پھر امام ❊ نظر ہین نہ کچھ چیز آئی تمام

کہے تب وہ حیرت مین یہ کون تھی ❊ کہ آکر خبر مجکو کہکر گئی

بیٹھی وہ بھی یک جھاڑ تل راہ پر ❊ نظر کرتی ہر اک مسافر اوپر

کوئی جو مسافر وہان جاتا اگر ❊ بچا نا اونہون سے تنہا بچکر مگر

امیر کا اسی راہ سے تنہا گذر ❊ یکایک وہ چھوٹی نے کینی نظر

سوار ہو کے گھوڑے پہ بھالا پکڑ ❊ چلائی وہ گھوڑا امیر کے اوپر

کہی اے سپاہی دے ہتھیار ڈال ❊ وگرنہ تو نیزا ہی میرا سنبھال

کہی شوخ رہنا سکت کیا تجھے ❊ جو ایسا سخن آکے بولی مجھے

تو مردون کے ہتیار کو باندہ کر ❊ آئی دعوی دل بہتر ساندہ کر

نیزا کام بینے پر ولنے کا ہے ❊ کہانے اور چرخہ پہرانے کا ہے

کہا کیون کہ اب تم نے جانا مجھے ❊ مین عورت ہون کیسی پہچانا مجھے

امیر نے کہا جب تو گھوڑا اوٹھا ❊ آئی مجھ پر سینہ نیز اتہل تہلا

رکابون مین جنبش کہا لی دونو پاؤن ❊ مین جانا کہ عورت ہی سانچی سناؤن

کہی گر ہون عورت وہلے ایجوان ❊ بہت شیر مردون کو ماری بجان

یہ کہکر لگائی نیزہ شاہ پر ❊ امیر نے لیا اوسکا نیزہ پکڑ

کمر مین اسی شوخ کے ہاتھ ڈال ❊ گھوڑے پر سے اسکو اوٹھایا سنبھال

فصل جنگ کا ... پہونچا شاہ عمران کا لشکر وہان
جمع کر کے نوجوان ہمرہی سب بنا
اے سانون بہی آکر سے ایک ہار
وہ ادہر سے کو آیا ہمارا سے لشکر
کو محمد حنیف کو سے عمران سے ساتھ
وہ سانون وزیرون کو پہونچی خبر
پیچ ... اون کے اوپر
ہم کو سے ساتھ بادی سبیل
سو عمران کر فوج جمع فی سبیل

خبر اس مصیبت مین لیتے شتاب
محمد حنیف ہون کہا شاہ نے
تیری دونون بہنون کو مین باندہکر
منگا بیڑیہی کو اور رسی سے جسکر
کے بیٹہہ عمران تو بیڑہی اوپر +
خوشی ہوکے بیٹہا سو عمران وہان
بلاکر لہار اوسکی بیڑی کٹا +
بٹہایا اوسے پہر سو وہان تخت پر
کہا شہ نے حق مین تو بہنو نکے بول
کیا عرض عمران ہین بہنان شریر
کہ تا دوسرے کو بہی عبرت ہووے
بہی دونون بہنون کو جلدی بلائے
مارے بیتر اون کو ہوئین وہ ہلاک
امیر نے کہا تب سو عمران کو +
تو کر بادشاہی حیاتی تلک +
کہا پہر یون عمران نے یا امیر
باغی ہوکے بیٹھے ہین اور توڑ بات
اگر وے مرے تو ہئے سب خلل
محمد حنیف نے کہا زود تر +

تمہارا اسم کیا ہے والا جناب
چہڑانے کو آیا ہون تیرے کنے
لے آیا ہون اب تو فکر کچہہ نہ کر
کوئے بیچ ڈالا امیر نے پکڑ
نکالون تجھے چاہ سے زود تر
نکالا اوسے دین کے پہلوان
سو حمام کے بیچ اسکو نہلا
کہا اوس نے کلمہ اوسی وقت پر
تو کہہ راز دل کا زبان اپنی کہول
ہے لازم انہین مارنا یا امیر
ایسے کام کرنے سے ہیبت ہووے
دیوارون مین اونکو سو جلدی چنائے
جہنم کو پہونچین ہوا ملک پاک
مین جاتا ہون آگے کسی کام کو
رہے راج تیرا زمین تا فلک
میرے باپ کے ساتھ بنگے وزیر
قلعہ سات سانون نے کر لئے ہات
میرے بادشاہی کا ہو وے خلل
چلو ہو کے تیار اون کے اوپر

اور ادہر سے وہ لشکر بہی تیار ہو
ہوا شاہ عمران سے روبرو
لگی جنگ ہونے سو لشکر شان کی
لگی فوج بہنے سو عمران کی
محمد حنیف نے سے تلوار کو
لگے مارنے فوج کفار کو
کئی مار ڈالے بڑے کافران
لگا بہاگنے لشکر تہ مان

کہا شہ کو عمران نے یا امیر ۔ چلون مین بھی ہمراہ ہو دستگیر
کہے تب مین سوگند کہایا ہون یون ۔ کہ شاہ ارم سے اکیلا لڑون
ملونگا مین پہر تے وقت تجھہ سے آ ۔ کسی بات کا غم تو ہرگز نہ کہا
یہ کہکر امیر نے کہا کوچ کو + ۔ طرف ملک شاہ ارم کے سنو
سبھی شہر رونے لگا زار زار ۔ سبھی عمران زاری کیا بے شمار
سنو یہان سے زیتون کا اب ذکر ۔ سبھی تہی وہ باقی تہی اسکی فکر
زیتون جب گئی تہی مدینہ اوپر ۔ وہ شاہ ارم دل منے خوف دہر
مبادا امیر سے پر وہ لاوے بلا ۔ یہ اندیشہ دل مین اپس کے دہرا
شہر وہ لاکہہ لشکر ہے باہر پڑا ۔ شہر سے نہ دو کوس باہر ہوا
کہ خطرے کا دل مین نہ تہا اونکے ڈر ۔ ولیکن بکوشی تہی اوسے سر بسر
محمد حنیف جا کے پہونچے تبہی ۔ دیکہا کیا کہ لشکر پڑا ہے سبھی
پڑا ہے یہ لشکر سو بے انتہا ۔ نکر شہ سے نے دل مین سستی یون کیا
کرے کون ان کو ہماری خبر ۔ کہ لڑنے کو آیا علی کا پسر
نشان احمدے کہول مقبول وے ۔ کہڑا رہ تو اس ٹیکری کے تلے
وہ کلمہ کو پڑہ کر جو نعرہ کیا ۔ کہتے تہا جو سنتے ہی پھاٹا ہیا
وہ لشکر نے سنکر کئے سب ڈہل ۔ کئی عورتون کے بڑے وہان حمل
سنا شاہ ارم جب وہ نعرہ امیر ۔ لگا پوچہنے تب بلاکر وزیر +
یہ کسکا ہے نعرہ بتاؤ مجھے + ۔ خبر سا یہی اسکی سناؤ مجھے
وزیرون نے ملکر عرض یون کئے ۔ کہ محمد حنیف نے یہ نعرے کئے

قصہ اول زیتون و محمد حنیف

پھر مین وہ اٹے ہوئے کر سنبھال
امیر نے وہ کہیان اسی بیچ ڈال
کسی طور بیٹھو سپر کے عیان
کوئے بیچ ڈالی وہ بولی تد مان
پکڑ کو وہ باندی ہی کر خوب منہ
وہ زیتون کر بیچ چالس کنیز
کسی طور سے مجکو جلدی نکال
ہے سب پاؤن ٹوٹے مین مجہ مین حال
دست ستا شتابی دیو تم جواب
باندی تمہاری بھی پہونچی شتاب

کہ زور زیتون ایک تمام
او ہٹا اسکی اور کہی یا امام
امیر سے نہ زور سے ٹم نکلے نہین
بہت زور کرتی پر بیلے نہین
امیر نے کہا تب کہ چالس کنیز
سو دوسے اور تم زور کر دو عزیز
خدا یا دکر کو کر زور ایک بار
اور پہنچو سب تم کنارے پکار

امیر کے مقابل بھی آ پہلوان
لئے وار اسکا سپر کے اوپر
کونے کو دکر تب گیا وہ سوار
سو گھوڑا امیر کا کھڑا ہو رہا
امیر نے کہا ایسے میدان بیچ
اوسے کیا ہوا ہی سوڑتا ہے کیون
مارے ایک چابک غصے بیچ آ
کوا دوسرا کود کر اسپہ جان
گھوڑے کے تلے دب گئے شہ کے پاؤن
دونون پا امیر کے ہوئے چور چور
لیا فوج نے چوطرف سے یہ گھیر
کوا موند کر سب برابر کرو +
آتے ہی وہ زیتون پہونچی وہان
پوچھی آ کے مقبول کو کہان امام
نہین مجکو معلوم اون کی خبر
لیا ایک گھوڑے کو زیتون نے
وہ لشکر نے زیتون کو دیکھکر
چالیسون کنیزان بھی پہونچی وہین
کوئے بیچ سر ڈال بولی پکار +

+ گیا آ کے حملہ امیر پر جوان
لگے کرنے حملہ وہ بھاگا اودہر
امیر آ رہے ہین جب کوئے کے کنار
کو آ جان کر وہ قدم نا دہرا
اوڑا کیون میرا گھوڑا اس آن بیز
قدم اپنا آگے نہ دہرتا ہی کیون
کو دا شہ کا گھوڑا نپٹ طیش کھا
بیہوش چاہ مین جا پڑا وہ تد ہان
شکستہ ہوئے اور کہے یا خدا سے
پڑے جب کوئے مین یہ سب کے عضو
وزیرون نے بولے کہ اب بزیر
مناسب خلل اب خوشی دل کرو
کہ مقبول پکڑے کھڑا تھا نشان
بولا شہ کے اوپر بہت اژدہام
گئے ہین وہ لڑنے اونہونکے بہتر
آئی نہ وہ تر اوس کوئے کے کنے
کو چھوڑ بھاگے وہ ادہر اودہر
او تر کر کے گھوڑے لیے اوسوقت مین
امیر کیا خبر ہے کہو آشکار

[illegible]

جو دیکھی امیر کے تئین فوج گھیر
امیر بھی پکڑا ہاتھ مین تب کمان
جو کوئی ٹیکرے پر چڑھتا اوتھا
چالیسون کنیزون کے ترکش تمام
فکرمند ہوکر سو حضرت امیر
یکایک جو زیتون آئی نظر
جو زیتون دیکھی ہوئی سست دل
یہ کی عرض زیتون نے آکر وہین
اسیواسطے مین بھی آئی نکل +
بھلا مین جو آئی یہان زود تر
حکم ہو تو چلکر کسی ملک مین
علاج ہاتھ پاؤن کا کر پھر کے آئین
امیر نے کہا ملک عمران کا +
میری چارپائی وہان لے چلو
کریگا وہ خدمت دل وجان سے
یہ سنکر کے زیتون عالی وقار
وہان ملک عمران پر اک غنیم
ادھر سے بھی عمران اسوار ہو
مقابل ہوئی فوج دونون کی جب

امیر پر وہ آئے ہین ہوکر دلیر
لگانے ہین تیر اونکے تئین بیگمان
سوا اک تیر سے وہ بھی پڑتا اوتھا
ہوئے خالی تیرون سے تب استقام
کہ اب فوج دشمن کریگی امیر
کرآتا ہے جس طور پر شمشیر تر
لگی بھاگنے سب وہان سے نکل
بہت مینے ڈھونڈے وے پائے نہین
کہ تم پر کرینگے وہ آکر دنگل +
ہٹائی ہین اوس فوج کو آن کر
بلاکر حکیمان دکھاؤن تمہین
اچھا ہوکے لڑنے کو اون پر سو آئین
کہ نزدیک ہے دوست دل جان کا
سو عمران سے جلد جاکر ملو + +
کرا او یگانہ دار و حکیمان سے
امیر کو چلی لے سکے وہ ایک بار
وہ لڑنے کو آیا تھا چلکر رہیم
ہوا فوج مقہور کے روبرو +
کہا شاہ مقہور نے اوسکو تب

[illegible]

امیر کے وہان سے لے گئے جب
تو خاطر مین زیتون کی آئی یہ بات
چلی تب مدینہ طرف پاک ذات
مقبول سے کہی دستار نعلین کو
چلا لے کے ہمراہ وہ زیتون کو
وہ عمران کو وہان سے رخصت کر
دونون نے مدینہ کا رستہ لئے
قبرستان مین دونون ہمرہ کئے
زیتون بولی مقبول تم کو تو جانے

لیجاکر قلعہ مین اوتارا انہی +
کہا ای حکیمان علاجان کرو +
مین بخشونگا تمکو بہت مال و زر
حکیمون نے اوس پاؤنکا دیکھا علاج
کہ دنیا مین اسکی نہین ہے دوا ::
گیا شاہ عمران محل کے اندر +
ورو نے اوسے بے قراری کیا
وہ مقبول زیتون کو بولے امام
زیتون نے کہا یا امام زمان +
وہان عاقبت مین کہو گے سو کیا
کہ فرمائے گہڑی بہرا بہی دور ہو
سو تنہا محل مین رہے تب امام
وہ کرتے تہے محمد حنیف آہ آہ
سو اوس روز قریہ پری جلد آئی
وکہین کیا کہ آواز آتی نہین +
امیر کی خبر تو شتابی سے لا +
اندر جا کے مقبول دیکہا وہین
وہ مقبول رونے لگا تب پکار ::
اوٹہا شور و غوغا وہان پر سو آسے

بلا کر حکیمان شہر کے سبہی
سبہی ملکے یہ پاؤن اچہا کرو
تم اس کام پر ملکے باندہو کمر
کہ اس پاؤنکا کچہہ نہین ہے علاج
ہڈی گوشت اور چمڑا ایکسان ہوا +
ہوا درد بہاری امیر کے اوپر
امیر نے بہت آہ و زاری کیا
امیر کے پاس سے دور ہو تم مدام +
جدا مجکو کرتے ہو دنیا مین یہان
امیر کے پر یہ خطرہ ہے بے انتہا
مجہے درد بہاری ہوا مو بمو +
نکل باہر مقبول و زیتون تمام
ہوا حال اونکا بہت سا تباہ
معہ کہاٹ شہ کو گئے لے اوٹہائے
سو زیتون بولی وہ مقبول کے تئین
کہ آواز آتی نہین ہے سو کیا
شہنشاہ حجرے کے اندر نہین
زیتون سنکے دوڑی وہین آہ مار
لگے لوگ کرنے بہت ہای ہای

خبر جا کے بولے پدر کو وہان +
محمد حنیف کی وہ لایا خبر +
علی سنکے یہ بات غم سے بہرے
خبر ہوئی مدینے مین مشہور تر
آئے سارے اصحاب وہان کے اوپر
کہ کیسا یہ ماتم ہوا ہے کہو + +
کہا یون کہ مقبول لایا خبر :.
پوچھا تب تو مقبول کو سب نے آ
سو مقبول بولا انہون سے بیان
وہان سے بہی لائے تہے عمران گئے
مین دستار و نعلین لا کر وہان +
کہے تب خلیفہ عمر بن خطاب +
نہو دل مین غم گین تمہارا پسر
چلو روضۂ مصطفے کے حضور
آئی مرتضے کے وہ خاطر مین بات
علے نے وہان استخارہ کئے
ہوا حکم اون کو ز روضہ شریف
کہ فرزند ہے پری بنت شاہ پری
وہ مقبول لایا ہے زیتون کو سنگ

کہ مقبول آیا ہے روتا یہان
سو مرنے کی لایا ہے وہ سر بسر
وہین آہ کر کر اک نعرہ کرے
ہو سخت ماتم علے کے اوپر +
پوچھے شاہ مردان سے ساری خبر
سناؤ تو ہم کو بہی معلوم ہو
محمد حنیف کے موئے کی خبر
حقیقت بیان دار ساری سنا
کوئے مین گرے اونکے توٹے دو دانت
بمعہ کہاٹ غایب ہوئے گر سنے
نشانی بتانے کو آیا یہان
کہ اے شاہ مردان علی بو تراب
ہوا ہے جیتا سنو سربسر
وہان سے بشارت ملے گی ضرور
گئے تب وہ روضہ مین یا ونکے سات
نبی مصطفے نے بشارت دئے
کہ جیتا ہے اب تک محمد حنیف
سمندر سے اودہر لیجا کر دہری
اوسے جا کے بولو علے بے درنگ

فقیہ برجے چڑہکے دو دیدبان
مدینہ کی جانب دیکہے ناگہان
یکایک سو پیدا ہوا نب غبار
دیکہے اونے سوار بارہ ہزار
کیا جاکے سلطان کو وہ سلام
کہا اون کو لشکر بہت از دحام
قلعوں سے اوتر کر یہ بولا خبر
مدینہ سے فوج آتی ہے بیشمار
نشانون سے ہمکو ہوا آشکار
کہ ہے فوج اسلام بارہ ہزار
پسنکر کے میعاد بانداما کر
سبہی فوج اپنی وہ تیار کر
سوار ہوکے آیا قلعہ سے اوتر
مقابل ہوا آکے صف باندکر
بہی نہایت گر قند سو میعاد کا
حصار آنا تہی کلہ فولاد کا
ادہر سے بہی لشکر صحابو نکا آن
مقابل ہوئے کہول دیکر نشان

بموجب حکم اوسکے ویسا کیا
علی سے بہی رخصت لی زیتون نے
جمع ہوکے اصحاب سارے تمام
عمر بہی چہڑی لیکے ہو چوبدار
آئے ملنے دونون ہین فرزند علی
سراپردہ اندر جو جانے لگے +
کہا تم سو جاتے کہان کون ہین
عمرو کو کہے دو شہزادگان
ہمارے سے اونکو سو پردہ نہین
کہا حکم جب تک ہین اون کا نہ لون
کہڑے رکہہ وہا پہر دے دونو ولی
اگر حکم ہووے تو آوین حضور +
عمرو سے کہی اونکو جلدی آنے دو
عمرو نے کہا اونکو تب آن کر
دونو بہائی خیمہ مین گئے خوشخرام
ملی اونسے زیتون خوش دل ہوئی
رہے رات ساری وے اوسجائے پر
چلے کوچ کر کر مدینہ سے وے
کہ میعاد کا قلعہ اور شہر در

قناطان و تنبوطنابان دیا
ہوئی آکے داخل وو ویر بڑے منے
گرد اسکے ڈیرے کئے سب مقام
رہا وہ نگہبان اون کے دوار
کہ عمر علی اور طالب سے علی رض +
عمرو بہی کہڑے ہوکے انکے آگے
بغیر از حکم تم کو جانے نہ دین
کہ ہین ہم سو زیتون کے دیوران
منع کیون تو کرتا ہمارے تئین
کہ ہین کسکو گہر بیچ جانے نہ دون
کہا جاکے آتے ہین ابن علی رض
دگر نہ تو کرتا ہون مین اون کو دور
تو آنے مین اون کے مزاحم نہ ہو
بلا شبہ جاؤ تمہین گہر اندر
زیتون کو ادب سے کئے جا سلام
دونون دیوروں کو سو بیٹہو کہی
کئے کوچ وہان سے بوقت فجر
اور ہر روز جاتے سمندر کے پے
دکہائی دیا دور سے پیشتر

[illegible]

بھی وہشت پڑی اسکے لشکر مینے
آیا آپ میعاد ہوکر سوار
بہت پہلوانان کو میرے کھپائے
یہ کہکر لگایا وہ شمشیر کون
کلاہ کٹنکے سر مین ہوا زخم جائے
عمرو دوڑ گھوڑے کی پکڑا لگام
غضب کرکے زیتون گھوڑا اوٹھائی
بولا شاہ میعاد ہے کون تو
کرہے نام میرا محمد حنیف
کہی اوسنے حملہ میرے پر کرو
کہے ہم تو اول نہ کرتے ہین وار
لگائی وہ میعاد نے زود تیغ
رہی موٹھہ تلوار کی ہاتھہ مین
پس آخر گرا وہ زمین کے اوپر
عمرو کو کہا تب سو میعاد یون
ہین اس موٹھہ پر لعل و ہیرے جڑے
عمرو نے کہا جو پڑی لوٹ کر
زیتون بولی پیادی سے مت کر ذکر
یہ سنتے ہی اوترا وہ گھوڑے سے زود

نہ آوے کوئی پہلوان سامنے
آ ڈٹے بیچ میدان بولا پکار
میرے ہاتھہ سے اب تو جینا نجائے
لگی اون کے سر پر بڑے زور سون
گھوڑے پر سے ڈہلکے سو تب تھوڑا ہی
گئے رلے کے لشکر مین جلدی تمام
گئی شاہ میعاد کے پیشوا سے
تیرا نام کیا ہے سب مجھے بول تو
مین آیا ہون یہان از مدینہ شریف
نہ ارمان کچھہ اپنے دل مین دھرو
کہ جب تک کسیکا نہ کہا یہ لینگے وار
لگی اوسپر یہ گئی لوٹ تیغ
مارا پھینک اس کو اسی ساعت مین
اوٹھایا عمرو نے اوسے دوڑ کر
پیادہ لیا کیون میرے موٹھہ کون
جڑات بیش قیمت کے اوسپر جڑے
وہ ہے حق میرا لیون مین لوٹ کر
گھوڑے سے اوتر مجھہ سے کشتی تو کر
وہ زیتون بھی اوتری اوسی وقت زود

چہل گز کا قد ہے سو دیراج کا +
کہا تب اے میعاد چل اوس اوپر
وہ میعاد نے فوج اپنی چڑہا
دو ونو فوج ملکر کے جاتی مدام
کئے دیدبانون نے اوسکو نظر
سلمان کو لے فوج بارہ ہزار
وہ دیراج عادی کو بولا خبر
کہا پہر وہ دیراج ان کو سنبہال
کہے ساتہ اوسکے ہین بارا ہزار
یہ سنتے ہی دیراج ہوکر تیار
مقابل ہوا ان کے لشکر کے تب
پہلوان دیراج عادی کا آئے
کہ لڑنے کو پہر سے رو برو
حکم تب ہوا شاہ میعاد کون
سو میعاد نے جاکے مارا اوسے
جو آتا کوئی شاہ میعاد پر
سو دہشت سے میعاد کے تب وہان
وہ دیراج بہی سوار ہوا فیل پر
اوسے دیکہ بہاگا سو میعاد تب

وہ دشمن بڑا ہے میرے راجکا
کہ اوسکو سلمان کرون زود تر
ملک پر اوسیکے جو دیراج تہا
گئے ملک دیراج کو خوش خرام
کہ میعاد آتا ہے چلکر ادہر
پیچہے اوسکے آتی ہے ہوکر سوار
کہ میعاد آتا ہے تیرے اوپر
کہ آوے یہان اسکی کیا ہے مجال
مدد کو سے آتا ہے وہ دیندار
چلا فوج لے اپنی ہو بے قرار
کہڑا اونکا لشکر بہی صف باندہ جب
کہڑا ہو وہ میدان مین یون کہائے
پہلوان جو کوئی تمہارے ہین ہو
کہ کر جنگ اس لشکر عاد سون
ضرب ایک ہی سے بچہاڑا اوسے
سو جیتا نہ ہرگز وہ جاتا اودہر
نہ آتا ہے اوسپر کوئی پہلوان
وہ آنے لگا شاہ میعاد پر
کہا اون کے آگے وہ احوال سب

ماری ایک جہٹکا جڑ سے زور سے
پیادہ وہ ہوا شاہ دیراج وہان
بہی زمین گہوڑے سے اپنے اوتر
لگا کرنے کشتی وہین زود تر
بچہاڑا وہ دیراج عادی کو زمین
بیٹہی اوسکی چہاتی پہ چڑہکر وہین
دکہلا کے تو خنجر تیری جان
وگرنہ تو ماروں تجہے بے گمان

اگروہ سنے گا ہوا دیندار
کہی اب کرو اوسکے اوپر مہم
تنیون لشکران کوچ کر کر وہان
قلعہ پر سے کیتی نظر دیدبان
بہیجے اوسکے مبعاد کی فوج ہے
کیا عرض جا کر قہر باد سے
ہے ہمراہ اس کے سو میعاد بھی
وہ لشکر سو جلدی سے تیار ہو
دو لون لشکران تب صفان باندکر
سو دیراج عادی نے لیکر رضا
پہلوان بہیجو کرے آکے جنگ
قہرباد کی فوج سے ایک جوان
کیا آکے حملہ سو دیراج پر
سو دیراج مارا ہے اسکو وہان
مقابل بھی اوسکے جو ہوتا اتھا
قہرباد نے باندہ اپنی کمر
سو دیراج عادی نے گھوڑا اچلا
کہ میرے سے اب یہ سنبھالا نجائے
یہ سنکر کے زیتون ہوئی ہوشیار

بھی چھوڑے گا مجھکو وہ ہر آئین ہار
ملاؤن تیر سے اوسے کر نرم
ملک پر قہرباد کے بے گمان
دیکھی فوج دیراج کی کو تدہان
بھی اسلام کی فوج درسیچ ہے
کہ آتا ہے دیراج دل شاد سے
مسلمان مدد کو لے آیا سبھی
جمع فوج آکر ہوا ر دبرو
ہوئے مستعد جنگ پر آن کر
کیا جا کے میدان مین یون ندا
میرے سے لڑے آکے وہ بیدرنگ
سو دیراج عادی پہ آیا وہان
لیا زود حملہ سپر کے اوپر
پہلوان پر پشت گھوڑے سے جان
سو بیشک اپنی جان کھوتا اتھا
چلاکر غصہ شاہ دیراج پر
وہ زیتون سے آکر عرض یون کیا
کوئی پہلوان اور بھیجو بلائے
چلی جنگ کرنے کو ہو کر تیار

جہازون اوپر ہوئے لیس وے سوار
کہا ناخدا نے سو آ التماس
کہ چالیس دن مین جہازان لگین
جہازان کسی کی جو جاوین وہان
کہے گروہ آوین سمندر کے باب
ہے ایک راہ دیگر جو شمشاد کی
کہے خوب چالیس دن کی جو راہ
جو القصہ کھولے اونہین بادبان
کہ دریا کے اندر اٹھا ایک پہاڑ
کہا ناخدا کے سو تب آن کر
کہی تب جہازان کنارے لگاؤ
لگائی جہازان اسی کوہ پر
سوتے دیکھے عادی وے اوپر پہاڑ
کہین جا عمر تم جلدی جگاؤ
عمر نے دیا ایک عادی جگا
وہین کھینچ خنجر چلانے لگے
تبھی اوسنے کروٹ سے بازو کیا
سرہانے سے اپنے پکڑا ایک جھاڑ
عمر کو د آئے ہین زیتون کنے

بمعہ فوج اسوار بارا ہزار
کہ یک راہ نزدیک ہی بہت پاس
ولے سات عادی ہین اس راہ مین
تو وے سات عادی ڈباوین وہان
پکڑ مچھلی دریا کی کرتے کباب
چلین جس طرف ہو تمہاری خوشی
اوسی راہ جانا ہمین خواہ مخواہ
کہ دریا مین کشتی کئے سب وان
لگے جا جہازان سو اسکے کنار
ساتون عادی سوتے ہین اسکے اوپر
بزان کہان سوتے ہین مجھے تم بتاؤ
جہازون سے اوترے ہین وے زود تر
دیکھے ہین گلے مین اونہونکے زنار
میرے ساتھ لڑنے کو انکو لے آؤ
بزان اوسکے سر پر دیا سنگ لگا
سو پہاڑ مین اوسکے چلانے لگے
آنکھین کھول دیکھا تو آدم کھڑا
لگا یا عمر کو اسنے پکڑا ایک بار
گیا وار خالی لگا بہون سنے

وزیر کو کہا جا خبردار ہو
وزیر بھی چلا وہان سے آیا یہان
عمرو بھی کہڑا ہو مزاحم ہوا
پری ہون ہمارے یہ پردہ نہین
مین شاہ پری کا جو ہون گا وزیر
عمرو نے کہا تو کہڑا رہ یہین
عمرو نے عرض کی یہہ خیمہ مین جا
زیتون نے غسل کرکے کپڑا نکال
بلاکر وزیر اوسکے ہمراہ ہو
چھپائی تہی چادر اپنے سر تئین
کیا جاکے شاہ پری کو سلام
زیتون پاک دامن بہو مصطفےٰ
نبی نام سنکر وہ بہیجا درود
کہان ہے تمہاری یہ سر کی چدر
بلاکر کہا اوس پری پر غضب
شتابی سے لا اوسکو میرے حضور
محمد حنیف کا سنو اب بیان
وہ ہر روز کہتی امیری تی آ
محمد حنیف اوسکو کہتے پکار +

بلالا تو اوسکو میرے روبرو
لگا جانے خیمے مینے بے گمان
وزیر نے اسیکو سو یون کر کہا
تو کیون روکتا ہی ہمارے تئین
بلانے کو آیا ہون ہو کر دبیر
حکم لا بلاؤن تمہارے تئین
وزیر شہ پری کا کہڑا ہی جو آ +
لباس اپنا پہنا زنانہ بحال
گئی شہ پری کے وہین روبرو
ملی جاکے زیتون ننگے سر تئین
پوچھا اوسنے کیا ہی سنا تیرا نام
مجھے بھیجے ہین گے علیؑ مرتضےٰ
پوچھا اوسنے زیتون کو تب زود
کہی ہیگی تیری سو بیٹی کے گھر
کہ آدم کو لائی ہے تو کیا سبب
لیجانے کو آئی ہے چل کر حضور
اوٹھا کرکے لائے ہین اونکو یہان
جو مجھہ سے ملو تو کرون مین دوا
کہ یہہ کام مجھہ سے نہو یہہ اسار

آئی تن مین طاقت چڑہا منہ پہ نور
جیسا ہمیشہ تھا امیر کا بدن
وہین شہ پری سے وہ رخصت ہوا
امیر نے بہی ہتھیار سب باندہ کر
جہازون پر اسوار ہو کر چلے
محمد حنیف عادیان دیکھکر
عمر نے کہا یا امیر جہان
مسلمان کئے ہین لائے دین مین
محمد حنیف تب سو حیرت رہا
زیتون کو عجب تو نے بخشا ہی زور
پچھاڑی کئی انکو اپنا غلام
ساتون عادیون نے کیا آسلام
ہمین کو دیکھاؤ تم اپنا جمال
عمر دسینی پوچھے یہہ کہتے ہین کیا
عمر نے کہا کی ہے زیتون قرار
درشن دیکھنے کو یہہ آیا ایستال
امیر نے نقاب اپنا منہ سے اوٹھائے
وے دیدار دیکھے ہوئے خوش نہال
طبق موتیون کے دے بہر کر سبہو

ہوئے فربہ تن اور گیا درد دور
ہوا اوس سے موٹا وہ اونکا بدن
بہت اس نے تحفہ و ہدیہ دیا
زیتون کو بٹھائے وہ پردہ اندر
ساتون عادیون سے وہ جا کر ملے
پوچھے کیا بلا ہے کہو یا عمر
زیتون نے پچھاڑی ہین سب عادیان
یہ آتے ہین ملنے تمہارے گنے
کہے یا خداوندا ارض و سما
ایسی ہے وہ کنون کی پنجہ مڑوڑ
یہ ہے کہیل قدرت کا تیرے تمام
کہے یا امیر اب کرو ایک کام
کہ رکہتے ہین ہم اشتیاق کمال
سبھی ان زبان تمہین پوچھنا
دیکھاؤن کی پہرتے وقت ہین دیدار
دیکھاؤ امیر اب انہون کو جمال
ساتون عادیونکو وہ درشن دکھائے
ہوئے پہرے ہی قدرت کا آلہی کمال
جہازون مین بہرنے لگے شاد ہو

امیر اپنا دیدار اسکو دکھائی
بہت پیش کش اور بہت مال نذر
قبولا امیر نے زر و مال کو
عمرو نے قہرباد کے ساتھہ جا
نرکھہ تو خیال اپنے خاطر شریف
جسنے تجھہ پچھاڑا وہ ہی اسکی زن
کہا تب عمر نے اسیکو وہین
گئی تھی امیر کے وہ لانیکے تئین
یہہ سنکر ہوا تب بہت شرمندا
میرے آبرو مین پڑے گا خلل
کہا مجھکو راضی کرے گا جو تو
کرے گا رضامند میرے تئین
عمرو کو دیا اس نے پھر پانچہزار
وے منزل بہ منزل چلے کوچ کر
وہ دیراج سن دوڑ آیا تبھی
کیا عرض دیدار کا ہاتھہ جوڑ
یہ کیا عرض کرتا ہے مجھکو سناؤ
کیا تھا سو زہتون نے واعدہ
دکھایا امیر نے اوسے تب دیدار

سروپا منگا کر اسیکو بندھائے
امیر کے کیا اس نے لا کر نظر
کیا اوسکو رخصت سو خوشحال ہو
کہی کان مین اوسکے یہ بات جا
کہ مجھکو پچھاڑے محمد حنیف
یہ خاوند ہے اسکا سو شمشیر زن
کہہ لیک چلے اوس مدینہ کے تئین
لی آئی چلی اب مدینہ کے تئین
کیا عرض وہ بولی عمر کو کہا
اگر رہوں گا جہان مین بہت مین خجل
تو مین بھی رکھون گا تیری آبرو
تو یہہ بات ہرگز نہ بولون کہین
ڈالے اپنے زنبیل مین وہ عیار
پہونچے ملک دیراج کو جائے کر
جو مجرا کیا آ امیر کے جبھی
امیر نے دیکھا تب عمر کے یہ طور
عمرو بولے دیدار اپنا دکھاؤ
سو ہے یاد اوسکو وہی تھا عدہ
سو دیکھے سے اوسکے ہوا دلفگار

فتح کو کریت ... وہ سب کارزار
شنبہ عشرہ ... فوجان بلا کر اوسی
کیا لاسکے حاضر وہ مین شہ کی
فتح کو نقارا بجی جنگ کا
صفان باندہ مین میدان مین لشکر جا
اودہر سے محمد حنیف ہو سوار
مقابل ہوا باندہ صف با قرار
اور سے خاص اصحاب سب جو جوان
مارے شاہ ارم کے بہت پہلوان

اگر تو کرے گا نذر مال و زر
عمرو کو دیا مال دو سو مہر
چلے آئے جلدی امیر سے ملے
بزان پہونچے وے سب کسی جائے پر
سو یک راہ جانب مدینہ کو تھی
سفر کا وہان سے کیا جو حساب
پہونچے جا کے گہر کو کہے با امیر
مدینہ کے جانے کی کہا لی قسم
صحابون کو امید گہر کی تو تھی
سنی یہ حقیقت لکہے سب نے خط
دیکہیں جا کے ہم ملک شاہ ارم
صحابون کے خط سب جمع ایک جا
عرضداشت امیر نے پدر کو لکھی
برس سات گذرے ہین ہمکو دہر
عمر جلد تر ہو مدینہ مین آئے
وہ حضرت علی کو عرضداشت دے
سبہی خط کو اپنے پڑہانے لگے

رکہون لاج تیری سو مین تہا مکر
چلا ڈال زنبیل مین تب عمرو
امیر بہی وہان سے وہین اُٹھ چلے
کیا اونے بہی وہان مقام آن کر
دویم راہ شاہ ارم کو ملی
برس سات گذرے تھے اندر حساب
امیر نے جواب یون دیا بینظیر
کرون قصد مین ملک شاہ ارم
کہ ہم مل مدینہ کو جاوین سبہی
روانہ مدینہ کو کرنا فقط +
ہمارے لئے ہے ہوا یہ حکم
وے دیکر عمرو کو روانہ کیا
بہی احوال سارا زبانی کہے
شتابانے خدا کب لیجاوے اودہر
دیا خط ہر ایک کا گہر بیچ جائے
زبانی حقیقت وہان کی کہے
یہ احوال سب کو سنانے لگے

داستان رسیدن محمد حنیف و جنگ کردن با شاہ ارم

اتنے مین جو وارد ہوا وقت شام — شہ دو لشکرون نے کیا وان مقام

یہ شاہ ارم تب کیا بے شمار — مرے اوسکے لشکر سے پینسٹھ ہزار

امیر کے طرف کا نہ کوئی موا — مگر یک صحابی سو زخمی ہوا

اور زخمی ہوئے انکے کتنے جنے — ہوئے ٹھار اسدن سو کتنے جنے

بلا کر وزیرون کو شاہ ارم — کرو مصلحت اب رہے کچھ شرم

وزیرون نے بولے سو سمجھائیکر — کہ مارین گے اون کو مگر فند کر

کہ جس وقت سووینگے وہ بے خبر — دغا سے پڑینگے انہون کے اوپر

پسند آئی شاہ ارم کو یہ بات — کرین جا کے شبخون کو آج رات

دغا سے اگر مارین ہم انکے تئین — دغا کے بغیر ان سے پہونچین نہین

وے شبخون کی سب تیاری کئے — اوسی رات کو سب سواری کئے

محمد حنیف کا جو لشکر تمام — رہا بے خبر ہو کے اپنے مقام

یکایک وہ لشکر اوٹھا گر پڑا — مسلمان سارے اوٹھے ہڑبڑا

کتون نے کئے بھول زین اور لگام — گئے بعضے بھاگے جنگل مین تمام

کتے اوس جنگل مین گریزان ہوئے — کتے اوندھے پڑ پڑ کے مر مر گئے

محمد حنیف یک خندق مین گرے — لگی چوٹ تب ایک نعرہ کئے

علی کو دیا تب سو ہاتف ندا — اوٹھو یا علی زود شیر خدا

محمد حنیف پر کٹھن وقت ہے — خبر جھوٹ یہ نہین بہت سخت ہی

اوٹھے شاہ مردان علی شیر نر — گئے زین او سو وقت دلدل اوپر

سوار ہو کے ہمراہ عمرو کو لئے — نکل کر مدینہ سے باہر ہوئے

قصہ اول زیتون و محمد حنیف

عمر نے وہین سر سے ٹوپی اوتار
کہا شاہ ارم کو سوتے ہانک مار
کہان تک تو بہاگیگا شاہ ارم
بچے بہاگ کے نزدیک نہ ستم
کہا اسنے برادر یہ ایسی بلا
وہی میرے پیچہے انہون نے لیا
بت املاق بولا کہ جانے نپائے
اٹہی شور پیادے عمرو پر جو آئے
بہی دوڑ کے پکڑنے کو لوکان سبہی
عمر نے زرکی سر پہ ٹوپی بہی ما
ہو غائب کنون کی تو گڑہی اوبہائی
چلے وہان سے مولا علی پاس آ کے
غرض ہوسکے شاہ ارم تب ہراس
گیا بہاگ کر بہائی تا دیکہ پاس
عمر نے شفقت کری سب عیان
تو دوست شاہ مردان علی کے بیان
گیا شاہ ارم چہوڑ شہر و دیار
گیا اور مرحد مین ہو بیقرار

رکہا سر پہ ٹوپی ہو غائب عمر
بہیجا شاہ ارم نے وہان سے سوار
کہ شاہ ارم جو تمہارا مرید +
جا سوار نے اسکو کیتی خبر
لے دونون آپسمین بڑے شوق سے
کہا بہائی یہ کیا مصیبت ہوئی
دیا شاہ ارم نے یہ اسکو جواب
سلمان پہ جاکر مسلمان ہوئی
بڑے بت کی اسکو نہ آئی شرم
نہ کل کی رکہی اوسنے ہے آبرو
مدینہ کی لائی میرے پر سپاہ
مین اس حال مین ہوکے آیا یہان
ہوتا ہے میرا جی بہت کل اتہل
تو پہر یہان سے مجکو نکلنا پڑے
کہا باپ مان کی ہے الفت اوسے
اگر جانتا مین کہ ایسی بلا +
تو مشکل نہ پڑتی میرے پر کہبل
اور املاق اوسکو دلاسے دیا
کہا بہائی مت کر فکر تو اتال

بیٹھے اوسکے نزدیک وہان جاکر
کہہ املاق عادی کو جا اشکار
بلایا ہی تجہسکو شوق مزید
چلا آیا املاق سن زود تر
ہوئی گفتگو بہی بڑے ذوق سے
اتی فوج بہاری کہان گم ہوئی
کہ بیٹی نے میری کیا مجہہ خراب
وہ اپنے بتون سے پریشان ہوئی
بگاڑی ہمارا ابہی سارا بہرم
کری مجہکو ویران سلمان ہو
مین بہاگا ہوا ملک میرا تباہ
ولیکن ٹہکانے نہین میری جان
مبادا کرے یہان پہ آکر دخل
کرینگے قتل مجہہ مقرر کرے
سلمان کی صحبت مین ہر دم اوسے
تو چہوڑے اوسکا کٹا تا گلا
سلمان کا ہوتا نہ مجہپر دخل
گلے سے لگاکر شفقت کیا
یہان اوسکو آنے کی کیا ہی مجال

[illegible]

بزان اسکو حیدر رکیا تب امر
سویک بار رو نہین بہی گہوڑا اوٹہا
خبر سنکے املاق طیار ہو ؛؛
وہین دیکھہ زیتون کی یکبار گی
غصے سے لگا کہنے اوسکو شتاب
بڑے بت کی تجکو نہ آئی شرم
جو اپنے بزرگون کی دے چہوڑ ریت
دغا کرکے ہمسے گئی تو وہان
گنہ گار ہے تو گنہ گار ہے ؛؛
بتجے اب میرے ہاتہہ سے بچنا محال
یہ کہکر لگایا ہے گرز اوس اوپر
سو املاق عادی غضبناک ہو
ضرب وہ بہی خالی گیا تب مگر
سیوم مرتبہ جب لگائی ہے سیف
چلایا ہے شمشیر زیتون پر
گئی وہ نکل ہاتہہ خالی پڑا
لگی کرنے زیتون تب کارزار
پکڑ کر کمر بند زین سے اوٹہائی
کہی بول کلمہ نہیں تیری جان

مقابل ہوئے اسکے جا زود تر
اتی فوج اپنی سے سر کو اوٹہا
بہی لڑنے کو آیا ہے اسوار ہو
لگا کہنے ہوتی تو کس سار کی
گئے باپ کے ملک کو کیون خراب
نہ اسکے غضب سے ڈری بیش و کم
خدا سے سلیمان کی لاوے پیت
بڑا بت تجہے کہینچ لایا یہان
بڑے بت کی دیکہہ اب تجہے مار ہے
میرے گرز کا وار لے تو سنبہال
وہ زیتون نے حملہ لیا بر سپر
لگایا گرز اوسپہ چالاک ہو
نہ زیتون پر وہ ہوا کارگر ؛؛
بڑے بت کو کر یاد کہا دل مین حیف
کہ جون برق گرتی ہے چیچان پر
وہان دیکہہ حیرت سے ہو کہڑا
گری جا کے املاق پر ایک وار
وہین روبرو مرتضیٰ کے لے آئی
وگرنہ تو پٹکون تجہے بے گمان

کہا یہ ہنس [illegible] زمین [illegible]
[illegible] کوئی نہ آئی [illegible]
[illegible] سلیمان [illegible] خبر
[illegible] املاق [illegible]

اور سیکا ملک بہی گیا اون اوجاڑ ؛؛
وہ املاق اپنے چچا کو بہی مار
لیا ملک میرا انہون نے [illegible]
سلیمان کو مجہہ [illegible] لائی [illegible]
[illegible] اپنی بیٹی [illegible]
کہا بہائی مجہہ بول کیا تجہہ ہوا
[illegible] کو کیا ہے مجال
[illegible]

وہان سے بھی اب بھاگ آیا ہو نہین
دلاسے دے بولا اے بھائی فگار
یہان اسکو آنے کی طاقت کہان
اتنے مین عمرو نے بھی ٹوپی اوتار
دیکھا شہ ارم نے کہا ہاے ہا
کہا شہ ارم تجھکو غیرت نہین
کہا بھائی سے تب وہ شاہ ارم
جہان جاتا ہین ہو وہان ساتھ آ
کہا اسکو پکڑو نہ جاوے کہین
ہو غایب اوسیجا سے یک پل نے
عمرو اپنے کرنے لگے ہین وہ کا
اوتار اکسیکی کمر پر سے شالی
چلا وہان سے جلدی آیا شاہ پاس
گیا شہ ارم اپنے بھائی کے گنے
فجر کو کئے کوچ ہین بوتراب
سنا شاہ ارم اپنے بھائی کے سنگ
ادہر سے بھی اسوار شاہ نجف
لگے ہر طرف کرنے حرب جوان
بھائی شہ ارم کا غصہ سے جلا

فقط جیو اپنے کو لایا ہون مین
جمع رکھہ تو خاطر نہ کر اب بچار
تو رکھہ ہر وجہ اپنی خاطر نشان
کہا شہ ارم کو اونہین ہانک مار
کہ پیچھے یہ میرے سہہ آئی بلا
شرم آبرو اور حرمت نہین
کہ بھائی پیادہ سہہ کرتا ستم
پیچھے میرے آتا ہے یہ بھی چلا
رکھی سر پہ ٹوپی عمرو نے وہین
دوڑا دوڑ کرتے وہ سارے جنی
کسیکی لے پگڑی کسیکی کٹار
لیا چھین کس سے زریکار و مال
علی سے لگا کرنے آ التماس
تسلی دلاسے دے رکھا اونے
ملک مین اوسی کے جا پہونچے شتاب
سوار ہو کے آئے وہین بیدرنگ
مقابل ہوئے اور کھڑے باندہ صف
ہوئے اسطرف کے کئی پہلوان
آیا آپ رنہین گھوڑے پر چڑھا

کمر بند مین اوسکے تب ہاتھ ڈال
اوٹھا لی اوسے اپنے سر پر نکال
کبھی دین احمد کا کر تو قبول
وگرنہ تو پٹکونگی در خاک و دھول
وہ سنکر ہوا مسلمان ہوا
خوشی دل سے اوسنے سو کلمہ پڑہا

[illegible]

بولا اے برادر یہہ پیادہ بلا ۔ میرے پیچھے اسکو دیا ہے لگا
کہا اس نے سب کو کہ پکڑو اسے ۔ یہہ پیادہ بڑا شوخ مجھکو دسے
دوڑے ہر طرف سے ہزاران سوار ۔ ٹوپی سر پہ رکھکر چھپا تب عیار
لیے سب کے دستار ہیرے جڑے ۔ عمرو نے وہ زنبیل مین سب دہرے
چلا آیا دوڑا وہین شاہ پاس ۔ علی مرتضےٰ سے کیا التماس
کہ شاہ ارم اپنے بھائی کنے ۔ گیا ہے رکھا اسنے اپنے کنے
کیا کوچ حیدر نے سنکر خبر ۔ پہونچے جا کے اوسکے ملک کے اندر
خبر سنکے آیا ہے وہ بھی نکل ۔ دونون کا آپس مین ہوا ہی دنگل
دونون لشکران آ کے میدان مین ۔ کھڑے آ رہے جنگ کے دہیان مین
قصہ مختصر جنگ کا تب ہووے ۔ ادہر کے بہت پہلوانان گرے
تب آخر سیوم بھائی شاہ ارم ۔ آیا ہے وہ میدان مین بیشرم
کہا آؤ زیتون میرے روبکار ۔ کہ دعوی لیون تجھ سے مین ایکبار
حکم مانگ زیتون اسوار ہو ۔ ہوئی جا چچا کے وہین روبرو
غضب ہو چچا نے کیا اوس پہ وار ۔ وہ رد کر اور کر یاد پروردگار
کمربند پکڑی اوٹھائی اوسے ۔ پھر کلمہ نبی کا پڑھائی اوسے
ملائی اوسے لا علی کے وہ ساتھ ۔ بھاگا شاہ ارم وہانسے کر کرکے گھات
پھر اوسکا بھی لشکر مسلمان ہوا ۔ عمرو کو علی کا بھی فرمان ہوا
لے آ جا خبر کہان ہے شاہ ارم ۔ عمرو نے اوٹھائے وہان سے قدم
ملا جاکے شاہ ارم سے بحال ۔ دیکھا کیا کہ جاتا ہے غمگین حال

[illegible]

قصہ اول زیتون و محمد حنیف

[illegible]

دیکھا شہ ارم بھائی کو دربند دار
کیا قصد ولیکن وہان سے نہ فرار
علی شاہ مردان بھی تجکو نہ کر
کہ بھاگے گا شاہ ارم اب کہان
کیا ابر دلدل کو تر دیا سے جا
کہا شہ ارم اب تو بھاگا کہان
ہین کو پہرا دیگا تو کہان تلک
کہان تک پھراوے گا ملک و مال
اگر مردمی کا تو رکھتا نشان
تو ہو آج میدان ہین گردن کشان
وہ شاہ ارم سنکے غیرت کرے
مقابل علی رض کے ہوا زود تر
کیا کھینچ تلوار کا وار او
کیا دور علی مرتضیٰ وار او
اوٹھا کر معلق اوسے زمین سے
کہا اوسکو سمجھا ہر آئین سے
جو کلمہ کہے تو بچے تیری جان
وگرنہ تو ماروں ابھی بے گمان

گنتون کی لیا سر سے بگڑی اوتار
کہے آ کے حضرت کی خدمت سنے
گیا یا علی شہ ارم بھاگ کر
چلے کوچ کر کے ہین حضرت علی رض
وہ بھائی بھی سنتے ہی لی فوج سنگ
ارم شاہ کا پہلوان آن ہین
محمد حنیف نے حکم مرتضیٰ ہا
مارا کھینچ کر ایک تلوار اوسے
کئی پہلوانان کو مارے وہین
پڑی اسکے لشکر ہین دہشت وہان
براور ہوا جب کہ اسکا سوار
غضب ہو کے بولا کرو وار آئے
امیر نے کہے ہم اول مارتے نہین
اول وار کر تو ہمارے اوپر
ماری تیغ اوسنے وہین زود تر
کمربند پکڑا اسکا نعرہ کیا
کہے گر تو ہووے مسلمان آج
بھلا ہے جو مانے تو میرا حرف
کہا اوسنے کلمہ بچی اسکی جان

کر ڈال اپنے زنبیل ہین تب عیار
گیا شہ ارم اپنے بھائی کنے
ملا اپنے بھائی سے ہمت پکڑ
پہنچے ملک اسکے ہین حضرت علی رض
ہوا روبرو آ کے وہ بے درنگ
پکارا کھڑا رہ کے میدان ہین
گئے روبرو اسکے گھوڑا اوٹھا
کیا ایک ضربت سے فی النار اوسے
کئی نامداران پچھاڑے وہین
نہ لڑنے کو آیا دگر پہلوان
محمد حنیف کو کہا یون پکار ہا
نیزے دلہین ارمان رہنے نیائے
کہ جبتک نہ مارے ہمارے تمہین
نہ ران ہم کرین وار تیرے اوپر
امیر نے لیا وار اوپر سپر
کہ گھوڑے اوپر سے اوٹھا کر لیا
تو بخشونگا تجکو تیرا تخت و تاج
وگرنہ تو کرتا ہون تجکو تلف
مانا ئے علی رض سے ہوا شادمان

تبرا اول زبیرون و محمد حنیف
دیکھا شہ ارم وقت آیا ہے تنگ
کہ [illegible] گردن [illegible]
لڑون اور [illegible]
[illegible]
کہان جاؤن ہین [illegible]
ارے وقت [illegible] ہین پناہ
سلمان ہوئے [illegible]
گیا یا بتون سے [illegible]
سلمان کی [illegible] تو دہشت ہو گئی
[illegible] غضب مین پڑ گیا
[illegible]
[illegible] سلمان [illegible]
[illegible] نقصان [illegible]
[illegible]

یہ کہکر کے لایا وہ دل مین یقین
صدق دل سے کلمہ پڑہا شہ ارم
اوتارے زمین پر لگائے گلے
محمد حنیف کو بلالے وہان
بہی لشکر اونہون کا مسلمان کر
اوسے تخت بٹھا چلے بوتراب
تخت پر بیٹھا کر دوجے بھائی کو
جب اطلاق عادی کے آملک کون
چلے کوچ در کوچ شاد و خرم
زیتون پاک دامن کو لے ایکبار
کہے بیٹی تیری یہ زیتون نام
محمد حنیف کر شہانہ جلوس
اجازت اگر ہو تو من کو دہرین
خدا تجھہ سے راضی خدا کا رسول
سنا شہ ارم ویسے راضی ہوا
اودہر سے علی رض صاحب ذوالفقار
محمد حنیف کی جو شادی کا کاج
نکاح باندہ کر تخت جلوہ دیا +
دیا شاہ ارم نے بہت مال و زر

ہوا دین آئین سے وہ پاک دین
علے مرتضے نے کیا تب کرم
کہے ہے تو بہائی ہمارا اونے
بہی اونکے چہوٹے بہائی کو بہی ہان
دیئے راج اوسکو بہت مان کر
دوجے بھائی کے ملک مین جا شتاب
دیئے شاہ اسکو اوہی جانے کو
دیا راج اسکا بہی فرمان سون
علے مرتضے اور شاہ ارم
پدر پاس لائے علے رض نامدار
ابہی تک ہی یہ پاک دامن تمام
کئے سوار ہو لانے کو عمروس
محمد حنیف ساختہ شادی کرین
تیرا دین و ایمان سب ہو قبول
وہ شادی کی سب کارسازی کیا
سرانجام شادی کیا سب تیار
لگے ہونے باجے بجنے کے کاج
دولہے اور دلہن کو اندر بٹھا
جہیز مین دیا مال بہت سا مگر

قصہ اول زیتون و محمد حنیف

بسم اللہ الرحمن الرحیم
کہوں میں حمد رب العالمین کا
کہ وہ خاوند ہے دنیا و دین کا
کیا اظہار قدرت خوب اپنی
بنایا نور سے محبوب اپنی
او سکے نور سے مندان سارا
کیا قدرت سے اپنے آشکارا
محمد مصطفٰی ہیں رب کے محبوب
او نہونکے چار یاران ہیں بہت خوب
ابوبکر و عمر و عثمان ذی غفران
علی ہیں مظہر انوار یزدان

آغاز داستان جنگ بیر الالم

قصہ تہا جو ناقص ہوا اب تمام
اور اصحاب و احباب اور آل پر
الٰہی بخش تو کلمن ہمار کو +
بزران اوسکے ماں باپ کو یا آلہ
ازان بعد احباب یاران سبہی
الٰہی مصنف رہے خوش مدام
بزران حاجی صاحب کو تو اسے کریم
جو از نور احمد ہوا نامور
وہ فیاض فیروز ہے کامیاب
جو بارہ قصے تہے اونے اب لکہائے
اصل ہے وطن اون کا بہاؤنگر
ہیں فرزند انہوں کے جو تینوں جنے
پدر اون کا ایمان سلامت رہے
اور دے انکو اولاد کر ان کو شاد
عمر ان کی اولاد کی کر بڑی
طفیل پیمبر دعا ہو قبول

مدد ہو محمد حنیف کے مدام
درود ان لکہا لکہہ اچہو سر بسر
بہ برکت محمد گنہگار کو
عذاب و عقوبت سے رکہہ در پناہ
رہیں شاد و خورم بحرمت نبی
بحرمت نبی اور آل کرام
نور الدین پر کر تو دار نعیم
او سے دین و دنیا میں کر بہرہ ور
چہپائی ہے اونے مثنویہ کتاب
دیا چہاپہ خانہ میں اپنے چہپائے
مگر ہیں مدت سے لیکن بمبئی کے اندر
رہیں شاد و خورم دونوں جگ میں
نہ محتاج کس کا کبہو وہ ہووے
دیکہو انکے دل کی ہو یارب مراد
بحق جناب امام اور سے علے رض
اجابت ہیں او سکے نہو کچہہ عذل

تمت تمام شد قصہ زیتون و محمد حنیف

شروع قصہ لڑائی بیر الالم

محمد کی زبان سے بات سنکر
چون سا ہر طرف تیزی ڈہہائے
سو وہان دیکہے کہ ایک دیرا کہڑا ہی
گلے مین باندہ کر اپنے وہ زنار
رکہا تہا سامنے اپنے بتون کو
سو وے حضرت علی خیمہ مین آئے
نصیحت کی زبان کو اپنے کہولے
کہ سجدہ حق تعالے کو سزاوار
جنے پیدا کیا ہے جسم و جان کو
اوسے کرتا ہی سجدہ سب پہ واجب
تو اوٹہہ چل بہا لنے شاہ انبیا پاس
یہہ بولے اور پکڑا اوسکا تب ہاتہہ
اوسے لیکر نبی کے پاس آئے
کہے تو اب خدا کے دین مین آ
یہہ سنکر بات حضرت کی زبان سے
خبر پا کر اوتر آوین تمہارے
گذر گئی عمر میری تین سو سال
سنو کہتا ہون تم سے عمر اوسکی
اگر وہ دین مین آوے تمہارے

ہوئے دلدل اوپر اسوار حیدرؓ
سو ناگہہ ایک جنگل بیچ آئے
سو ہمن اسمین ایک بوڑہا پڑا ہے
ہوا تہا بت پرستی مین گرفتار
کرنے ہر بار وہ سجدہ انہونکو
کئے لے شور اور اسکو ڈہہائے
جو اوس مشرک سے یون مولائی بولے
جو ہے دونون جہان پیدا کرنہار
دیا ہی جس لنے عقل و ایمان کو
کفر کا چہوڑ دے اپنا مذاہب
مسلمان ہو کفر کے چہوڑ کر آس
چلے لیکر اوسے اپنے تہی ساتہہ
نبیؐ لنے دیکہہ اوسکو ایسا فرمائے
چہپے جو لوگ تیرے اونکے تئین لا
کہا بہاگے ہین میرے لوگ بہا لنسی
بیابان مین چہپے بہاگے فرارے
میری عورت ہی تم اوسکا سنو حال
ہے سن اور سال ہین تین سو برس کی
مسلمان مین بہی ہون اور خویش سارے

دیکہے جب دور سے وہ شیر اژدر
کیئے مالک نے ضرب اس شیر اوپر
بھی پیچھے بھاگا او سکے اژدہا جو
پہلوانان کے ڈر سے جیو بچائے
دلیران ساتھہ وہان مالک کی آکر
دھوان لئی وہان سے بے اختیار آ
اوتر گھوڑے سے وہ نزدیک جاکر
بڑا اسا وہان سے آیا ایک غوغا
یونہی آواز آئی بھاگ جاؤ
سنی مالک نے ہے آواز جسوقت
کہے کوئی اس کوئین کے بیچ جاوے
جو تھا ہمراہ مالک کے جوان ایک
کہا مالک کو ہے یہہ کام میرا
رسی گھوڑے کے اوپر تھی نہ ہی سو
رسی کا ایک سر باندھا کمر ساتھہ
اوتر کر جب ہوا کوئین کے اندر
بھی اس کوئین مین اسکا ٹکر سر
لگے رونے کو مالک اور یاران
اوتن بے سر پڑا اتھا سو اوٹھا لائی

سو دوڑے مالک اوپر حملہ کر کر
سو ہیبت کھاکے بھاگا شیر ڈر کر
کوئین مین جائے کو دے ہین وہ ہر دو
کوئین مین جاکے اپنا جیو بچائے
جو دیکہے اوس کوئین مین نجھاکر
ہجوم اوسکا فلک پر پہونچ جاتا
سو یک کوئین مین ڈالے ہین وہ بتھر
بیابان اس صلابت سے ہی لرزا
تمہین بیچارگان جیو کو بچاؤ
کیئے تب اپنے دلکو بہت ہی سخت
حقیقت وہ انکی لا مجھکو سناوے
کہ تھا نام سعید اسکا بڑا نیک
کوئین مین جاکے ٹک کرتا ہون پھیرا
لیا ہی کھول کر جلدی ستین وہ
دیا تب دوسرا مالک کے وہ ہاتھہ
تب اوس رسی کے تئین کا ٹا سرا سر
بھی اوسکا تن ستے کوئین کے باہر
محبان اور سارے دوستداران
محمد مصطفی کے پاس لائے

ہوئے تیار ہیں سب جو جنون پر
ہوئے اسوار تب دلدل پہ حیدر
رعد جنی جو وہان کا بادشاہ تھا
رعد نے یون کہا لشکر کو اپنے
کہا جنون سیتین آنے بجب رہو
بڑا ہے پہلوان ایک لڑنے ہارا
اوسے لڑنے کو بہیجا مصطفیٰ نے
تمہین لاکہون سے ہو جن و پری بہو
بہت دن سے مجہے ہے دیکہنی آس
اتنے مین جا وہان پہونچے ہین حیدر
کہا تب رعد نے تہہور کو جا
سوار ایک اژدہا پر ہو کے تہہور
وہ ستر گز کا قد تہا اوسکا اونچا
لیا ایک سانپ کو چابک بنا کر
کہا حیدر سے تم مجہکو پہچانے
پہلوان ہون ہزارون بیچ مشہور
بجز سیڑہی اوتر آئے ہو کیونکر
تمہین کچھ یاد ہے افسون جادو
یہان بیر الالم کے اس شہر مین

فتح ہے حق تعالیٰ سے مقرر
نکلے بیر الالم کی راہ دیکر
علی کے ڈر سے وہ ہیبت زدہ تہا
علی آتے ہین یہان اپنے سو لڑنے
تمہین لڑنے کو اس سے مستعد ہو
جہان کے سب پہلوانان کو مارا
وہ چاہتا اپنے اوپر فتح پانے
پہلوانان بڑے ہوا اسکو پکڑ لیو
سو آتا ہے وہی اتنے مین تم پاس
کہڑے سامنے شیر غضنفر
تو حضرت شاہ کو جیتا پکڑ لا
پہلوان تہا بڑا جنون مین مشہور
بڑا ایک اژدہا گہوڑا اتہا اوسکا
کہڑا وہ روبرو مولا کے آکر
کہ شاہ چین ماچین مجہکو جانے
مین جنی ہون میرا ہے نام تہہور
اوتر آئے ہو تم کیونکر اے حیدر
جو پائے اس مکان پر تم نے قابو
تم اپنے پانوؤن سے آئے قبر مین

ہوا اسوار گھوڑے پر وہ اسوا ک
کہ ہین ثمرات شاہ رومیان ہون
گرز تھا ہاتھ مین اسکو اوٹھا کر
علیؑ نے مارا ہے اسکو ذوالفقار
وہ ذوالفقار نے یون اوسکو توڑا
گرا ہاتھی سری کا دیو وہ جب
سو یک یک کو علیؑ نے بینگے مارے
رعد ڈرنے لگا اور غم کیا ہے
جو رعد مرزبان پر آئے مشکل
بلا اوسکو کہا اے نیک فرزند
پہلوان اپنے لشکر کے جو سردار
سو اون کے خون کا اب ڈھونڈ لے تو
اوٹھا دریائی گھوڑا اسکے نیچے
دکھے جب اسکے تئین حضرت علی شاہ
کہ سر پر تاج تھا زرین بہت خوب
لطافت مین اتھا وہ پاک صورت
جوانی کے مرو ناز و ادا سے
علی تم اس جگہہ پر آئے کیونکہ
میری مان دختر شاہ پری ہی

علیؑ کے روبرو آکر کہا بات
پہلوانون کا بدلہ لون تم سون
کیا حملہ اوسنے مولا علیؑ پر
لگائی سر سے گھوڑے سے ہوئی پار
ہوئے اسکے دو ٹکڑے اور گھوڑا
اوٹھا شور و فغان جنون ستی تب
پہلوانان انہین لشکر کے سارے
ہمارے پہلوان مارے بہت کہ
اتھا فرزند اوسکا نام راحل
تو جا میدان مین لڑنیکو دلبند
علیؑ نے ہین سنے سب مار یک ٹھا
لڑائی کر تو جا حضرت علی سون
چلا تلوار کو راحل سو کھینچے
کہ یہہ لڑکا ہے مثل مہر اور ماہ
مرصع تھا کمر مین بند اسلوب
بنایا تھا خدائی آپ مورت
لگا آ بولنے نازک صدا سے
بجز سیڑھی کے رہ پائے ہو کیونکہ
کہ سب پریون مین جسکی سروری ہی

تبھی ایک دل ہوا سپر لوٹ پڑنا
بڑا ایک شور اور غوغا اٹھا کر
علی نے تب زبان کو اپنی کھولے
جگہہ پر اپنی قایم رہ کھڑا تون
نہ کر تو خوف اپنے دل مین حاشا
مجھے ہر ایک لڑائی مین خداوند
یہہ بولے اور کرکے نعرہ حیدر
چلے ہر ایک طرف جب مارتے او
اٹھے گھوڑے اونہون کے شیر اژدر
اکیلے پا پیادہ شیر صفدر
ہزارون سوار گرائے دیو جان
کسی کا سر جدا اور ہاتھ کسکا
اور ذوالفقار کا جب دم کرین وار
ائے مردونکے گنج وہان پر پڑے تھے
صفت اوس جنگ کی کیا کوئی کر
ہوئے تھے خون اتنے بیشمار کہ
نہ سکتا ہی بیان کرنے مگر اب
جو سترہ روز تک حضرت علیؓ نے
نماز فرض ادا کرتے علیؑ جب

سو اسکو مار کر سب چور کرنا
چلے ہو ایک دل سب مرتضےٰ پر
دلاسے دے سخن راحل سے بولے
کہ مین اب اُن سبھون کو مارتا ہون
کھڑا رہ دیکھہ تو میرا تماشا
رکھے فتح و ظفر سے اپنے خورسند
لئے تھے ہاتھہ مین وہ سیف دو
صفان سب جنیان کے مارتے او
نہنگ و اژدہا پر اسوار کشر
وے سب جنون کا تھا لوالا کہ لشکر
خزان کے باد سے جون جھاڑ کے پان
کیا حیدر نے ہیگا پانون کسکا
شتین یک وار مین بہتونکے تین بار
کہ رستے بند کرنے کو ہوئے تھے
کرے تو دو برس کر نا سکے گا
کہ ندیان خونکی تھین وہان یہ جاری
مین کہتا ہون سنو یہہ مختصر اب
نماز ہرگز قضا کی نہ مین ولی نے
زمین پر رکہتے ذوالفقار کو تب

نے سوا اسطرح سب پھونک مارے
دیکھا حضرت علی جو پھر آتش
جو وہ شمشیر کو دیکھے تو ہی آگ
جا پڑے دس ہزاران دیو اور جن
کو یمین سے دہوان لبس رنگ کالا
دیکھے اصحاب پیغمبر نے جب دود
کر اوس کو یمین ۔ منے حضرت علیؑ کو
غبار اوسکا ہوا اندہکار دہوان
محمدؐ نے کہی زنہار یہہ بات
نہین ہے مرتضےؑ کو ایک کا ڈر
یہ کہکر سات سب یارون کو لیکر
سنو حضرت کو یمین ڈال کر سر
وہ نعرہ اس طرح کرتے ہین سرور
کہے تم یا علی کس کام ہین ہو
سنے حضرت علی نے تب دیا جواب
صحیح ہون اور سلامت اس مکان پر
سنی آواز جب یاران حیدر
علی نے دیو و جن اتنے ہین مارے
کیے سب رعد کے ہین پاس فریاد

سوا یمین سے نکل بیحد ہزارے
کیا شمشیر سے سب زیر آتش
گئے وہ رعد کے لشکر مین پھر جاگہ
ہوا اندہکار وہان تب چھپا دن
ہجوم اوسکا لگا سب تا سماجا
محمدؐ سے کہے تب جا وہین زود
ہلائے جنیون نے اوس ولی کو
کو یمین سے نکلتا بھار دہوان
نبولو یہہ سخن اپنی زبان سات
کہ وہ ہے کا عجائب کل مظہر
چلے آئے سوا اس کوئے کے اوپر
کیئے آواز سے نعرہ پیغمبر
فرشتون نے سنا ہے آسمان پر
حقیقت کیا ہے وہانکی مجھے بولو
رکھو خاطر جمع من کل الابواب
لڑائی کو کھڑا ہون جنیان پر
ہوئے خوش حال یاران پیمبرؐ
کہ جاری لہو کے دریا تھے سارے
گئی لشکر کی ساری عمر برباد

چوتھی ہو جنگ کی اتمام ہے بات
ہمیں پیو سب کے اوپر صلوات

تمام شد قصہ بیر العلم

شروع وفات نامہ سیدتنا فاطمۃ الزہرا
سیدۃ النساء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمد مصطفےٰ اور شاہ صفدر
سعد کے سر کو پھر تن سے ملا کے
کئے چھوٹے بڑے سب لشکر سارے
وہان تب پیر زن ہو گئی مسلمان
وہ راحل سنے نبی کے سامنے آ
نبی کے گرد وہ نعلین سے کر
نبی کا پڑہ کے کلمہ لا کے ایمان
محمد اور علی تب ہو کے راضی
اوسے جنون کی سرداری دئے ہین
زمین کے باہر نہ تم آنا زنہار
نبی اور مرتضےٰ خوش ہو کے اسکو
اہین بھی وہان سے تب ہو کے روانہ
سو وہان کے لوگ خوشنودی کئے ہین
سنہ چودہ تہا بارہ سو کے اوپر
تب اس ایام مین یہہ ذکر سارا
جو کچہہ تہا سو کیا ہون سب پہ ظاہر
رسالہ فارسی تہا اسکا مسطور
کہ تا ہر ایک مطلب اسکا پاوے
نظیم الدین اب خاموش کر تو

سے ملے ہین اور اصحاب پیمبر
دعا کی حق سے پہر اوسکو جلائے
جتنے تہے دین کے روشن ستارے
ہوا سارا قبیلہ سب مسلمان
اونے ایمان پہر لایا ہے تازا
کیا سرمہ اونے آنکھون کے اندر
ہوا راحل ہمہ لشکر مسلمان
کئے اوسپر نگاہ سرفرازی
بھی اس سے عہد و پیمان سب کئے ہین
کوئی آدم نہین کرنا گرفتار
روانہ تب کئے اسکے مکان کو
مدینہ آئے ہین شاہ زمانہ
مبارکبادیان ان کو دئے ہین
گئے ہجرت سے حضرت کے گذر کر
محمد اور علی کا آشکارا
سنایا ہون مین یارون کو سراسر
کیا دکھنی زبان مین اسکو مذکور
جلد اسکی سمجہ کے بیچ آوے
ذکر اتمام کر صلواۃ پڑہ تو

[illegible]

یو گھر آج مجھکو سو سونا لگے
او ملتا ہی سینہ میرا ہر گھڑی
کہین یا علی تم سنو دلکی بات
مجھے خواب مین آ کے بولے رسول
علی اس فکر مین مین حیران ہون
اول مجکو بولے تھے یون مصطفےٰ
میرے باپ بن مین جدا کیون رہون
میرے باپ بن مجکو آرام نین ہا
اگرچہ بچون سے بچھڑ جاؤن گی
کنگھی کرکے بچون کی زلفون کے بال
دھوئی پیرہن پھر کے دھوویگا کون
پکاتی ہون روٹی پکاویگا کون
اسیواسطے مجھہ فکر ہے ضرور
علی تم رہو گے دگر کام مین ہا
خبر دو بچون کی سو لیوے گا کون
علی کو کہی یون ہین حضرت بتول
وصیت سنو تم میری کان دھر
میرے دو بچے نازپرور کے تین
اگرچہ خطا ان سے صادر اچھے

دسے دکھ پہ دکھ مجکو دونا دسے
یو کیا ہی سبب مجکو بولو سبھی
خبر لوین دسنے مین نبی کائنات
اجل کا پیالہ کرو تم قبول
مجھے آج سمجھو کہ مہمان ہون
پچھے مہینے کے بعد از ملو گے تم آ
فراق جدائی سو کیونکر سہون
بجز آہ و زاری مجھے کام نین
ولیکن جو ماں باپ کو پاؤن گی ہا
سو مجھ کرے کون اونکی سنبھال
پہنالون بچون کو پہناویگا کون
کھلالون بچون کو کھلاویگا کون
کھلالون پلالون مین اپنے حضور
لیجانے کے میرے سرانجام مین
کھلاوے پلاوے سلاویگا کون
میری تین باتین کرو تم قبول
کہون دکھ مین اپنا سینہ پھوڑ کر
میرے بعد ان کو رلانا نہین
بخشنا خدا واسطے تم سبھی

مجھے آج دل سے کرو تم جدا
ملونگی مین ہر رات کو خواب مین
تمہاری محبت کے گرداب مین
علی یون سکھے ہین کہ حضرت بتول
میری تین باتین کرو تم قبول
اول کہو محمد سے میرا سلام
دوم مجکو بخشو تم اے نیک نام
سوم میری تربت پہ آیا کرو
دفن مجکو کرنا آدھی رات کون
زمین آسمان دیکھکر رو دیا

ہین اس خاندان پر سے قربان ہون
ولے اس گھرانے کا دربان ہون

کہا گر رضا دو بہنر آؤن ہین ++
نہین تو کہو مجکو پھر جاؤن ہین

حسن اور حسین کو بلا فاطمان
کہین جاؤ نانا کی تربت کے وہان

وہان ایک بشارت سو ہوگی تمہین
سنو کان دھر کر یہ دونون جنین

رضا سے ملک موت تب آئے ہین
کہ جب راز یہ فاطمہ پائے ہین

حسن اور حسین کو نہ تہی یون خبر
کہ جاونگین خیر النسا اب گذر

دونون بہائی تربت کنے آئے ہین
خبر موت کی تب وہان پائے ہین

یتیمان دونون مل بلکنے چلے
ننگے پاؤن ماتم کی کفنی گلے ::

کرین دم بدم آہ نعرہ تمام
کہ مانگے فراقون سے حضرت امام

دیکہین کیا کہ ہین فاطمہ دہیا ہین
اٹھا دہیان انکا سو سبحان ہین

کہتی تہین کہ حق نے بلایا مجھے
میرے دو بچون کو مین سونپی تجھے

خدایا تو اون کا نگہبان ہو +
یتیمون کے دل کا تو درمان ہو

کہین دودہ بخشی ہین دونون کے تین
اتا دو رضا مجکو سونے کے تین

اسی مین گیا روح تن سے نکل
رہین جا کے بابا سے جنت مین مل

اگن ہین جدائی کے جلنے لگے ::
حسن اور حسین ملکے کہنے لگے

کہے اے امان ہم دکھیارے ہوئے
ہمین دو یتیمان بچارے ہوئے

کہے اے امان ہم کو تم ساتھ لو ::
ہمین دو یتیمون کا دل ہاتھ لو

چلی فاطمہ جون امام چھوڑ کر +
کہین دکھ کسیکو سینہ پھوڑ کر

محبت سے ہمکو بلاوے گا کون
کہلاوے پلاوے سلاویگا کون

شروع قصہ نسیم انصاری

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ثنا اور حمد مولا کی سنو ہم

[illegible]

عزیزو اوسکی قدرت دیکہو دل

[illegible]

جنازہ بنا کر علی رنج ہاتھ سون
ننگے پاؤن بہائی دونون سر کہلے
گئے تین دن تک علی وہان مقام
ولیکن نہ دیکہے علی خواب مین
عہد کو اتمام کئے تین وفا
کہیں مجھکو فرصت نہ تہی کچھ ہنوز
سوئی منگے لائی تہی سینے کے تین
بدل سوئی کے مین رہی بند وہان
بدل سوئی کے اوسکی منت کرو
سوئی لے کے دوڑے علی سنکے بات
علی نے بہت اسکی عزت کئے
یہ سن بات عورت بہی حیران ہو
عزیزان اندیشہ کرو یہہ نہین
بدل سوئی کے ایسی معصوم پاک
سخا مین بند ہو دل عبادت کرو
وگرنہ تو بے حد خراب ہووگے
قیامت مین طالب شفاعت کے دن
ہوا آکے آخر یہہ قصہ تمام

دفن تب کئے مین آدہی رات کو
جنازے کے سنگات روتے چلے
سو اوس پاک تربت اوپر صبح و شام
ہوئے بہت دلگیر اسباب مین
سبب کیا ہو تہا بولی خیر النسا
حساب دینے میرے کی تہی تین روز
گئی بہول پہر مین وہ دینے کے تین
خلاصی نہ تہی مجہکو ہر چند وہان
خدا واسطے اوسکی عزت کرو
بلا اگر وے سوئی عورت کے ہات
بدل سوئی کے اسکی منت کئے
بہت شاہ مردان پہ قربان ہو
قیامت کو کیا جواب دینگے ہمین
اتنک کرے مین تین دن تک ہلاک
اجل دور نہین ذکر طاعت کرو
جو کچھ بہان کروگے وہان پاؤگے
شفاعت سے بخشے تجہے پنجتن
نبی پر درود ان اجہو والسلام

تمت تمام شد قصہ مبارک وفات فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالی عنہا

کہیں گل ہے کہیں بلبل ہے کہیں ہو
کہیں گلشن کہیں گل شمع ہو
کہیں بلبل کہیں بہنورا جیالی
کہیں حاکم کہیں امرا کہیں شاہ
کہیں سورج کہیں زہرہ کہیں ماہ
کہیں راجہ کہیں راون کہیں راو
کہیں بادل کہیں بجلی کہیں باو
کہیں مطرب کہیں ساقی کہیں جام
کہیں بیٹا کہیں بچہ کہیں نام

قصہ نسیم انصاری

کہیں کنڈو کہیں کوئی کہیں کمان
کہیں بندہ کہیں سردار ہے وہ
کہیں چاکر کہیں [illegible] ہے وہ
کہیں محتاج کہیں داتا ہے وہ
کہیں مفلس کہیں زردار ہے وہ
کہیں سب کہیں یار ہے وہ
ولیکن سب کہیں [illegible] ہے وہ
کہیں منصف کہیں [illegible] ہے وہ

[illegible]

کہیں یتیم کہیں مسکین ہے وہ | کہیں غمگین کہیں رنگین ہے وہ
کہیں ہے وہ ثنا خوان اور ثنائی | کہیں روشن چراغ اور کہیں شیدائی
کہیں شیدا کہیں سودا وہ وحشی | کہیں عربی کہیں رومی و قدسی
کہیں خاقا کہیں جامی نظامی ہے | کہیں نوری کہیں ہے وہ امامی
کہیں قاسم کہیں رستم و حاتم | کہیں احسن کہیں فاضل و عالم
کہیں خیالی کہیں مولی و ولی ہے | کہیں ہلالی کہیں معانی کہیں علی ہے
کہیں فیضی کہیں فخر و فراقی | کہیں باقر کہیں ہے جام ساقی
کہیں اعظم کہیں منظم معظم | کہیں محسن کہیں مومن مکرم
کہیں نافع کہیں نعمت لطیف ہے | کہیں عارفی غنی اور کہیں کثیف ہے
کہیں حسرت کہیں رحمت و عظمت | کہیں ابرو کہیں عاجز و عزت
کہیں ہمت کہیں دولت و حشمت | کہیں ہے درد کہیں ہے دام الفت
کہیں حافظ کہیں ہاتف و ناطق | کہیں صوفی کہیں صاحب و صادق
کہیں حامد کہیں محمود و احد | کہیں زاہد کہیں عابد و امجد
کہیں عادل کہیں شاہ سلیمی | کہیں میزان کہیں مقبل سیمی
کہیں قطب و کہیں غوث و غیاثی | کہیں راجہ کہیں حاجی و غازی
کہیں غواص ہے اور کہیں نہنگ ہے | کہیں وہ ہے سراج اور کہیں تنگ ہے
کہیں وہ ہے غنی اور کہیں گدا ہے | کہیں راغب کہیں مرغوب سدا ہے
کہیں مظہر کہیں ہے جان جانان | کہیں خضر و کہیں بہلول دانا
کہیں سعدی توکل کہیں امین ہے | ایسا وہ صاحب عرش بریں ہے

وہ مولا آپ ہی اپنی ثنا خوان

بڑے بوڑہے کا طور ایسا بنا ہے
پڑہین ظاہر زبان سے رو رباعی
ذرا دل مین محبت نہین خدا کی
ولیکن دل مین کی کی مکر و فن ہے
بڑی تسبیح اور خوبی پیچ مین ہے
کرین کاکام اوسکا ہے جو لائق نہ
چھین اشوت کو یون جھوٹ اور سچ
ہوا اور حرص سے پر دل کا جہالا
بڑی داڑہی بڑی پگڑی و شملہ

جوانون کا تو پھر کیا پوچھنا ہے
رہین جورو کی خاطر باپ مان سے
ہزارون گالیان دیوین زبان سے
زمانہ کا پھرا ہے کچھہ عجب ڈول
محمد کا یقین پورا ہوا قول
خصوصا جابجا در بستی ہند
بنی ہین مسجدان چورونکے مانند
خدا کے گھر مین بیٹھے دو کہین
کرین بدگوئی مجرا یونہین ٹھوکین

تصویر افعال [illegible]

[illegible]

وہی قالب وہی ہے روح آدم
وہ چاہے تو کرے پربت کو رائی
کرے چاہے تو پھر رائی کو ڈونگر
ایسی قدرت کا خاوند ہے وہ سبحان
عزیزان بندگی اوسکی کرو تم
کیا پیدا بندے کو بندگی کو
جو کھا کر بندہ سو رہوے پلنگ پر
پئین دایم شراب و بھنگ تاڑی
بانکی پگڑی باندہین تخنے سنوارین
خدا کا ذکر سنتے کھاوین جھوکے
نماز اندر کہ جب سجدے مین جاوین
خدا کے نام پر دیوین نہ خیرات
جو کہین ناچ یا کہین راگ گاوین
جو ہووین وعظ اور مجلس مین شامل
گنجیفہ چوسر و شطرنج ہو کہین
خدا کی یاد کرتے نیند آوے
صبح کے وقت سو رہوین بہ آرام
ہوا ایسا شوق سب بوڑہے بڑون کو
رہین ظاہر مصلی اور نمازی

یہ بندہ تو عبث کرتا ہے ہم ہم
سمندر کو کرے ایک پل مین کھائی
کرے ایک پل مین کھائی کا سمندر
سمجھتا نہین نپٹ غافل ہوا انسان
کچھہ اوسکا خوف بھی دل مین نہ ہر دم
نہ اس شرمندگی کے زندگی کو
تو وہ راضی ہو کیونکر ایسے ڈہنگ پر
بڑی زلفین رکھین منڈواکے ڈاڑہی
بیگانی عورتون کو دید مارین
ہان غیبت تو سنین ہوشیار ہوکے
تو تیل اور لکڑیان تب یاد آوین
عبادت مین بھی مطلق نہین چلے ذات
تو ہان خوشحال ہوکر دوڑے جاوین
تو مشکون مین بتاشونکے دھرین دل
تو ساری رات اوسجا سے ہلین نہین
ملے کھانے کو نعمت خوب کھاوے
اوٹھین تب جھوٹھہ غیبت بن نہین کام
کہ گھورین خوب صورت چھوکرون کو
کرین باطن مین وہ بچہ بازی

ایسی پیدا ہوئی معیشت کی [illegible]
اسے بھولے [illegible] خلق ایک یاد رب کی
[illegible]

[illegible]

[illegible]

در نعت سرور کائنات صلعم

[illegible]

جو کوئی چھوڑے نماز ظہر جگ مین — تو ہون سب پیغمبران بیزار اس سین
جو کوئی ہووے عصر کے وقت بہار — تو ہون سارے ملایک اوس سے بیزار
نماز شام جو چھوڑے مسلمان — تو بیشک اوس سے ہو بیزار قرآن
جو کوئی وقت عشا کو دیوے ٹالا — تو ہو بیزار اوس سے حق تعالے
ارے یارو سنو فرمائے حضرت — مسلمان ہو تو پکڑ کچھ بھی عبرت
عزیزو رات دن توبہ کرو تم — پڑھو دائم نماز حق سے ڈرو تم
بہت ہے زندگی اوپر نحوست — کہ ہم سے کچھ بھی نہین ہوتی عبادت
خدا جانے وہان کیا ہوویگا حال — قیامت مین کیسا گذریگا احوال
ارے یارو وہی ہے وقت فرصت — جوانی مین کرو اسکی عبادت
جوانی کی عبادت معتبر ہے — بڑھاپے کی عبادت بے وقر ہے
تمہین اوسوقت پچتانا پڑے گا — کہ جب چھاتی پہ جم آکر چڑہے گا
کہے گا پی شتابی موت کا جام — تو اوسدن حق بنا آوے نکوئی کام
عزیزان کچھ یہہ شرط زندگی مین — کہ جب تک عذر ہے شرمندگی مین
وہی بہتر کہ اوسکا ذکر کرنا — عبث دنیا کی گندی فکر کرنا
دیکھو کیڑے مکوڑے جن جناور — ہین اوسکے ذکر مین تا روز محشر
کنکر پتھر پہاڑ اور جہاڑ سارے — ہین اوسکے ذکر مین بیدار سارے
ملایک حور رضوان جن و پریان — ہین اوسکے ذکر مین یک پایہ کھڑیان
درندے اور پرندے مرغ و ماہی — ہین دایم غرق در ذکر الٰہی
لگا تحت الثری تا عرش اعظم — اوسیکے ذکر مین بھرتے ہین سب دم

[illegible]

شروع کرتا ہوں مین نادر حکایت
عزیزان چھوڑ و دنیا کی شکایت
قیامت کی جیسی باتین عیان کر
تمیم انصاری کا قصہ بیان کر
جو ہین باتین عجایب اور غرایب
غلامی بول وہ قصہ عجایب

حکایت وصال تمیم انصاری رض

نہین تاب سخن میری زبان کو
سراوون کیا مین اس رب جہان کو

تمیم انصاری اصحابی نبی تھے
[illegible]
مدینہ شہر کے بسنہار تھے وہ
محمد مصطفی کے پاس تھے وہ
محمد کا مکان تھا شہر مدینہ
سچا بیٹھا عرش اعظم کا نگینہ
مدینہ مین یہ گذری تھی حکایت
سناتا ہون مین تمکو با لطافت

جو ہین بارہ امام حضرت کے سارے
پڑھو اے مومنو با صدق صلواۃ
جو ہووے گا محبت چودہ معصوم
محبت انکی جس دل مین نہووے
محی الدین سچے محبوب سبحان
جو دین ایمان کے روشن چراغ ہین
محبت انکی جو رکھتا ہو دل مین
شرف اونکو دیا ہی حق نے اعلا
کیا پیدا اوسنے لاکھوں ہیبت
کیا وہ قاف دونوں نے قایم افلاک
بنایا اوسنے ارض و آفاق سارا
نہ اوسکے ماں نہ اوسکے باپ ہیگا
کیا ہندوں کو پیدا آپ کرتار
وہ مشکل دے کے پھر آسان کرتا
اوسیکی حکم سے ہے خیر اور شر
وہی شیطان کے سر پر دھول دیوے
اوسی بن کون جگہ خالی رہی ہے
ایسا صاحب وہی پیدا کنندہ
وہی مولا شہ ملک بقا ہے

ہین شہزادے تمہارے اور ہمارے
کہ تا جنت مین جاؤ تم کھلے ہات
وہ جنت سے نہین رہویگا محروم
جہنم مین پڑا تا ابد رووے
ولایت کے فلک کے ماہ تابان
سو وحدت کے گل گلزار باغ ہین
وہ جنت مین چلا جاویگا پل مین
کہ جس سے دو جہان مین ہر اوجالا
دیا ختم رسل ایسے نبی پر
کیا پیدا اوسنے پانی اگن خاک
ولیکن آپ ہے سب سے نیارا
نہ ہم تم مین اکیلا آپ ہیگا
کئے کس کس مصیبت مین گرفتار
وہی پیدا کئے کی لاج کرتا
ولیکن آپ نہین لینا الپس پہ
جو ہووین نیکیان سو آپ لیوے
جدہر دیکھوا ودہر وہی کا وہی ہے
اوسے نہین موت وہ دایم ہی زندہ
یہہ بندہ ساکن دار الفنا ہے

تمیم انصاری

[illegible]

تمیم انصاری

[illegible]

تمیم الضاری کو سب یاد تھا او
تمیم الضاری گئے اپنے عورت کن
ہوئے فارغ وہ عیش عشرت سے ہرو
کیا عورت نے پانی گرم تیار
یہ کرتے تھے پیشاب انگنائی اندر
یکایک ہوگیا ایک غیب آسیب
بہت عورت نے کی فریاد وزاری
تمیم الضاری کو ہوگئی برس سات
کہین نا پائی ڈہونڈ آئی سبھی ٹھار
خلافت تھی وہان حضرت عمرؓ کی
کہی عورت نے جا حضرت عمر کون
بلائے گئی میرے خاوند کے تئین
نکاح کرنے کی دو مجکو رضا تم
نبی کا ایک صحابی تھا سو آیا
عزیز وا وسکی قدرت پر دہر دو ہیان
نکاح جد دم پڑہا اوس مرد کے سات
دونون جوڑ و مرد تھے اس فکر مین
تمیم الضاری کو دیکھے کھڑے تب
بنا تھا یہ تمیم الضاری کا ڈول

حیاتی مین نبی فرمائے تھے جو
کیتنک دن بعد ایک شب اتفاقاً
کہا عورت کو پانی گرم دھر دو
تمیم الضاری گئے پیشاب کو بہار
کہ اون کو لے گیا ایک دیو آکر
کہ اونکو لیکے ایک دیو ہوگیا غیب
بہت روئی پکاری کر کے زاری
خبر اونکی کہین سے آئی نا ہات
وہ عورت آخرش کو ہوگے لاچار
وہ دریای عدل والا گہر کی
کہ دایم قوت سے محتاج مین ہون
گذر گئے سات برس اب تک خبر نین
کرتا ہو وکہہ درد میرا سبھی گم
وہ عورت کا نکاح اوس سے پڑہایا
کہ کیا کیا کھیل کرتا ہے وہ سبحان
تمیم الضاری آپہونچے اوہی رات
کہ ہون مشغول کار دنیوی مین
باہر عورت گئی پیشاب کو جب
کہ جو دیکھے وہ سبھی اون پہ لاحول

عجب کچھ تھا وہان قدرتکا اسباب
تھے جاری چارون جانب چشمہ آب
وہ تھا باغ ارم یا رشک فردوس
درختان میوون کے تھے کل زمین بوس
نہ تھا کوئی آدمی وہان مجھ سوا غم
مین تب اوس باغ مین کرتا چلا بم
گیا وہ دیو کہین کرکے کوچ پارا
صبح اوس باغ مین لاکر اوتارا
اوسمین تھا وہ بہشت دیو مردود
اتھا اوس دیو کا وہ باغ خوشنود

عجائب جھاڑ بوٹے میوے معمور
برستا تھا مدامی باغ پر نور
جو تھے اس باغ مین مٹی و کنکری
سو وہ کل تھی وہان کی شکر مصری
دماغ کے میوے مین کھاتا تھا دن رات
سکی دیوان نگہبان تھے پریسات
نہ تھا اوس باغ کی خوبی کا لیکھا
غرض کئی دن وہان کا سیر دیکھا

قصہ تمیم انصاری

غلامی کھول دے انکھیان بانکی
سخن کے بحر مین غوطہ لگا تون
وہ دُرے یارون کے کانومین پرودے
ڈبوایا کہ پھر نکلے نہ ماھر
کہ وہ موذی کے یہان حکمت لڑاتا
پڑھو شیطان پر لاحول یاران
سنو اے دوستان پہلی حکایت
تمیم الضاری کو بولے علی بات
تمیم الضاری بولے یا علی اب
سنو اے مرتضٰی میری کہانی
اوڑا لیکر مجھے وہ دیو جبدم
جبیسی اقصٰی یہ راہ آسمان ہے
وہان اس دیو نے غوطہ جو مارا
وہان دیکھو تو بیحد ہے اندھارا
اودہر کو لیچلا مجھکو وہ کافر
مجھے اوس دیو نے پکڑا بہ چنگل
اندھارے مین چلا کیتک مدت
کیتک دن بعد پھر آیا اوجالا
اوجالے مین چلا کیتک دن اور

سخن کے سحر کی ہے راہ بانکی
وہین بھر بھر کے لا کچھ در مکنون
کہ اس شیطان کو دریا مین ڈبو دے
نہووے اس ہی مجلس زیچ ظاہر
کہ سب یارون کو جھونکون پر چڑھاتا
درود ان بھیجو حضرت پر ہزاران
کہ کیا آیا ہے پھر سامان حیرت
کہ بولو تم پہ کیون گذرے برس سات
سنو میرے مصیبت کان دہر سب
سنو اے سرور ہر دو جہانی
گیا لے مجھکو در دریای قلزم
زمین کے ہاڑے جان قلزم روان ہی
مجھے پاتال کے نیچے اوتارا
نہ کہین پانی نہ کہین خشکی کنارا
ہوا دہشت سے میرا جان آخر
نیٹ مین اوسکے تھا جنگل مین ہیکل
نہ تھی یک تل برابر مجھکو راحت
خدا نے اوس اندھارے سے نکالا
وہان پہنچے کہ تھا یک باغ خوشطور

ہوا پر سے ہزارون لاکھون پریان / یکایک باغ مین آکر اوتریان +
لباسان جنگ کے پہنے بدن مین / ہوا غل غپال اوس باغ عدن مین
ہزارون دیو بھی سب بن بنا کر / ہوئے سب مستعد لڑنے کو آکر
لگین لڑنے کو پریان دیو کے سنگ / مچا اوس باغ مین دو پہر لگ جنگ
ہزارون دیو کے سر کاٹ ڈالے / چلے اس باغ مین ہین خون کے نالے
غرض پریون نے ان دیوون کو مارے / فتح پریون نے پائی دیو ہارے
شکست آخر ہی ان دیوون نے پائی / پھری پریون کی وہان راہی دہائی
پری تھی ایک سب پریون سے ہشیار / بٹھائی باغ مین اوسکو عملدار
سنو تم یا علی قدرت کے اسرار / جو تھی پریون کے کل لشکر کی سردار
مجھے تب گھر سے اوس نے بلایا / بلا کر تخت کے اوپر بٹھایا +
بلا کر لے چلی مجھکو بصد منت / وے یک ہفتہ مین گئین اپنی ولایت
علی بولے تمیم الضاری کے سات / ہوئی معلوم یہان ہمکو یہ سب بات
پری کا نام بھی عیسا پری تھا / بتاؤن وہ بھی جسدن جنگ ہوا تھا
نماز جمعہ مین کم یک گھڑی تھی / جمادی الثانی کی تاریخ دہم تھی
تمیم الضاری بولے یا علی حق / تمہارے کہنے مین نہین فرق مطلق

حکایت دوسری از حکایات تمیم الضاری

غلامی پی لو یک قطرے کا پیالا / کہ ہو شیطان کا جیو لینے والا +
پکارا یا فلک تک جاوے آواز / تو اب بن جا سخن کے صید کا باز
سخن لالا کے مجلس مین گرادے / سلونے ذائقے سب کو چکھا دے

کہ کتنی دور ہے جہان جنگ ہوا تھا
یہہ سنکر لڑکے سارے ہنسنے لاگے
کہ اے آخوندجی جہان جنگ ہوئی تھی
اے آخوندجی یہان سے اس مکان کی
اے آخوندجی یہہ پریونکی زمین ہے
یہہ سنکر یا علی مین بہت رو دیا
بارہ اور پانچ سو ستر برس کی
غرض گھربار کی چھوڑی ہین سب آس
کینک دن بعد عیدالضحی بھی آئی
مین اسی رات کو دیکھا جو سپنا
ہوا جسوقت مین بیدار از خواب
پری نے سن میری زاری کو اس طور
کہا مجھکو کہ تم روتے ہو کس کلج
کہا مین نے مجھے فرزند یاد آئے
پری نے سنکے مجہپر رحم کھایا +
کہا مجھکو کہ تم دل مین رکھو دھیر
اوتر کر تخت سے میرا پکڑا ہاتھ
سنو تم یا علی مجہہ دکھہ کی باتان
وہ لے اوتری مجھے اس غار کے بیچ

کہا مین نے کہ اسی کوس ہیگا
بہت ہنسکر لگے کہنے مجہہ آگے
سو دنیا سے زمین وہ دوسری تھی
برس سو پانچ کی ہے راہ بانکی
سو دنیا سے زمین یہہ تیسری ہے
گھڑی دو چار منہ آنسو سے دھویا
ہوئی ہے راہ اتنی عمر اسکی
لگے پڑھنے کو لڑکے سب میرے پاس
وہ سب لڑکون نے تب پوشاک بدلائی
دیکھا گھربار اور فرزند اپنا
بہت رو یا چلایا ہو کے بیتاب
بلا بھیجا الیس کے پاس فی الفور
ہے روز عید خوش وقتی کا دن آج
کلیجے بیچ داغ ہجرت کے مین کھائے
دلاسے دے مجھے چھاتی لگایا +
مین پہنچاتی ہون تمکو مت ہو دلگیر
مجھے وہ لے چلی تب آپکے ساتھ
پری مجہہ لے گئی ایک غار تھا جہان
چلے وہ تین دن اس غار کے بیچ

تہا اوسکا قد سو گز سے بہی زیادہ | زبان کہنے مین لاغر ایستادہ
غرض ایسا تو تہا اس دیو کا ڈول | جو دیکہے اسکو بہیجے اسپہ لاحول
پری کو دیکہہ تہرتہرانے لگا وہ | بہت اسکا ادب کرنے لگا وہ
کہا اسکو پری نے سن ای ملعون | مین کہتی ہون سو میرا کام کر تون
کہ تا تجکو خلاصی دیوُن یہا نسے | کہا اوسنے کہ حاضر ہون مین جانسے
جو فرماؤ سو آنکہون سے کرون مین | تمہارے بندیکا بندہ رہون مین
کہا یہ ہی میرے لڑکو نکا اوستاد | مدینہ مین تو انکو چہوڑ آ شاد
کہا وہ دیو آنکہو نسے لیجاؤن | مین اونکو اونکے گہر مین چہوڑ آؤن
پری نے تب مجہے آگے بلایا | بلا کر یہہ اسم مجکو بتایا +

یَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ وَیَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ وَیَا مُجِیْبَ الدَّعَوَاتِ وَالْمُضْطَرِّیْنَ وَیَا اِلٰہَ الْعَالَمِیْنَ بِحَقِّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

کہا اس اسم کی حرمت سے تجہکو | کچہہ ایذا اوسے سکیگا نہین تن کو
مجہے وہ دیو کے کاندہے چڑہاکر | پری مجہسے وداع ہوکر چلے گہر
اوڑا وہ دیو لے مجکو ہوا پر | سنو تم یا علی ٹک کان دہر کر
کہ ایک دریا اوپر اوترا وہ ملعون | بہت غوطے دیا دریا مین مجہکون
گنگن پر چڑہکے پہر جہپٹا اوسنے یون | کہ لیکر ڈال دیوے مار مجہکون
وہ سوچا یہ کہ اب چہوٹا مین بندسون | بس اب کہین ووں پٹک کر مار اسکون
ولیکن اسم مین پڑہتا رہا تہا | چلا نہ زور کچہہ اس بے حیا کا

قصہ تمیم انصاری کا

حکایت تمیم انصاری

از حکایت تمیم انصاری

مجھے دیکھتے کیون حیرت زدہ ہو
کہا اوسنے تمیم الضاری بولو
مین اس سے ڈرکے چپ مین رہا تہا
کلام ان کا تھا کہتا مجھ تلک جب
چلا آتا ہے وہ اوڑتا ہی کہ مین
زمین تخت اوسکی زبر اوسکا اوڑتا
نہ اوسکا منہ نہ تھا وہ بولتا بات
نہ اوسکا سر نہ اوسکا پاؤن نا ہاتھ
کہ جان ہو جاے قبض اسکی طرف دیکھ
وہ ایسا تہا بڑا جیسا پہاڑ ایک

خدا پیدا اسکے مجھے شکر کرتا ہون
کہ دیکھا اوس مرغ نے قدرت کا مین
سخن اوس مرغ کی یون سن کی تب
ہوا بیہوش گئی میری عقل سب
علی پوچھے تمیم الضاری کی تمین
کہ اوسکا نام تم پوچھو ہو یا نہین
تمیم الضاری بولے مین نہ پایا
علی نے نام تب اوسکا بتایا

کہا دل مین کہ یارب مین یہان کان ‌ ‌ کہان جنگل یہہ اور میرا مکان کان
مین اس جنگل مین پھرتا تھا ہو بیحال ‌ ‌ کہ وہان ایک مرغ آیا فیل تمثال
تھے لاکھون رنگ کے اس مرغ کے پر ‌ ‌ وہ آکر پاس بولا میرے یون کہ
کہ خوش تو ہو تمیم الضاری اسدم ‌ ‌ کہ گھر کے پاس آپہونچے ہو اب تم
یہہ خوشخبری کو سنکر خوش ہوا مین ‌ ‌ ولیکن دل مین یون حیرت رہا مین
کہ ہے یہہ مرغ اور کرتا ہے کیون بات ‌ ‌ خدا جانے کہ کیا ہے گا خیالات
مین ڈرتے ڈرتے پوچھا اوسے یونکر ‌ ‌ کہ تو ہے مرغ اور بولا سو کیونکر
مجھے اوس مرغ نے یون وہان کہا تب ‌ ‌ کہ رب کے حکم سے بولا ہون مین اب
مین ہون سیمرغ ختم المرسلین کا ‌ ‌ ہون رہبر ہو لے بھٹکے مسلمین کا
جو اس جنگل مین آتا ہے مسلمان ‌ ‌ تو مین کرتا ہون خدمت بادل و جان
یہہ کہکر کھانا پانی لایا اس آن ‌ ‌ میری خدمت کیا اس نے بدل جان
دہن سے کاڑ دی یک شے میرے تین ‌ ‌ کہ بھوک اور پیاس چند مدت گئین
کہا مین نے مجھے کس طرف جانا ‌ ‌ کہا قبلہ طرف ہو جا روانہ

حکایت چوتھی از حکایات تمیم الضاری

غلامی کس سبب سے چپ رہا تو ‌ ‌ ابھی تو دو سخن بھی نین کہا تو
ابھی یارون کے دل قصہ بہیتر ہین ‌ ‌ سبھی سننے کے سامع منتظر ہین
سخن کی گردن شیطان کو جڑ لات ‌ ‌ تمیم الضاری کی چوتھی اب کہہ بات
تمیم الضاری بولے یا علی مین ‌ ‌ چلا قبلہ طرف سیمرغ سے مین
چلا گئی روز اوس جنگل کے بہیتر ‌ ‌ کہ دیکھا دور سے پھر یک جناور

قصہ تمیم الضاری

رسنیو و اتم الارض ... اوسکا ہی نام
قیامت مین اوسے سونپینگے پیغام
منافق مومنان مین
وہ جو ہو وے منافق دوزخان مین
علی کے ... لیجاوے تب بہشت
تمیم الضاری بولے ... مین و ملا ایک
کہ تھا اسکے تئین ... ہمراہ بتاؤ
کہا اوسنے کہ قبلہ طرف جاؤ

حکایت پانچوین از حکایات تمیم الضاری رضی اللہ عنہ

غلامی کے سخن کا تھا بتا تھا ... لانے والا
کہ بیٹوں شیطان کے کالا نے اکثر ... جیل
کہ جاوے اپنی شیطان کی ...
سخن نیزان کے ... شیطان کی جو ...
سخن کی

قصہ تمیم انصاری

سخن کی گزر اب شیطان کو مار
دل غفلت زدہ تا ہووے ہشیار

تو بولا ایا کہ شیطان کچھ سزا پائی
کہ اس مجلس سے شیطانکی سو جڑ جای

اب اس شیطان کے منہ پر خاک تو ڈال
زمانہ کا سنا دے سب کو احوال

پڑھو کلمہ اے یارو با دل و جان
کہ برکت کلمہ کی سے بھاگے شیطان

عزیزان چھوڑ دو دنیا کے گفتار
سنو پنجم حکایت ہو خبردار

تمیم الضاری بولے یا علی جب
چلا قبلہ طرف دیکھا مین کیا تب

بھٹکیتو دل مین میرے سخت ہیبت
کہ مین پھر اور بھی دیکھی ملامت

چلا چندروز پھر مین ہو کے ہشیار
وہان پہنچا جہان تھا ایک بڑا جھاڑ

گیا اوس پہاڑ کے نزدیک مین جب
دیکھا اوس جھاڑ پر یک شخص کو تب

نپٹ پر ہیبت و یک چشم تھا کور
لگا ڈر مجھکو تب مین ہو گیا دور

اگر مین دور اوس سے نا سرکتا
تو شاید جان میرا رہ نہ سکتا

دیکھوں تو جھاڑ سے مضبوط کر کر
جڑا ہے آتشین زنجیر بہتر

پوچھا اون نے کہا سے آئے ہو تم
کہا اوسکو مین حال اپنا او سیدم

پھر اوس ہی شخص نے پوچھا ہے میرے تئین
کہ دنیا مین حرام ہوتا ہے کہ نہین

بھی قاضی رشوتان کھاتے کہ یا نہین
بچے بازی روا کرتے کہ یا نہین

وے حاکم عدل بھی کرتے کہ یا نہین
غریبون پر ستم ہوتے کہ یا نہین

کفر اسلام اوپر غالب ہے یا نہین
مسلمان پیسے کے طالب ہین یا نہین

پٹے رکھہ ڈاڑھی منڈوائے ہین یا نہین
شراب اور بھنگ بھی پیتے کہ یا نہین

قرم ساقان گھوڑے سے چڑھتے کہ یا نہین
نجیب اشراف دکھہ پاتے کہ یا نہین

پہاڑ ایک تہا وہان پہونچا مین جا کر
یونہی کئی دن چلا با دیدۂ تر
ویا کوئی آگ مجہکو پہاڑ کہا وے
بلا سے سانپ بچہو کاٹ کہا وے
کیا رب قبض کر لے اب میری جان
خدا کی یون دعا مانگو مین ہر آن
رہین ہم سو رہون چار ون طرف مین
چلون دن کو شب وخشت و دد مین
مین پہر چلنے لگا خستہ احوال
ہوا جب دن تو مجہ سے کانا دجال

وہان دیکہون تو ایک دربار وان ہے
وہ عالیشان مکان ایک مکان ہے
ولیکن وہان پرندے کا گذر نہین
پہاڑ اور آب بن چیز سے دگر نہین
چلا اوس کوہ سے اوپر مین آن
وہان دیکہون تو ہی ایک انسان
عبادت مین وہ ہین مشغول با دل
مرشد کوئی ولی اللہ کامل

آلپس مین یک ملک آیا فلک سے
تہا اوس کن آتشین ایک گرز موجود
فرشتہ نے جو دیکہا اوسکا یہہ طور
اوسے ایک گرز آتش کا لگایا
فرشتہ تب مجہے کہنے لگا یون
خبر نہین تجہکو یہہ کانا ہے دجال
ابہی یہہ جہوٹ کر دنیا مین جاتا
یہہ کہنا تہا کہ دنیا مین امن ہی
ڈرا مین یون فرشتہ نے کہا جب

ڈرا وہ شخص تب اوسکی دہمک سے
تہا چہرہ اوسکا نوری بہت خوشنود
غضب سے پہر جکڑ کر باندہ فی الفور
بندی وان کر کے جہاڑ اور پر بٹہایا
کہ تم نے اسطرح اسکو کہا یون
ابہی پیدا کیا تہا اسنے جنجال
مسلمانون مین یہہ فتنہ اوٹہاتا
حدیث آیات پر سب کا چلن ہے
مجہے رستہ بتا کر وہ گیا تب

حکایت چہٹی از حکایات تمیم انصاری

غلامی چڑہ تو کشتی پر سخن کی
سخن کے بحر کا نہین ہے کہین تاک
جو ہووے آگ اور پانی کا غواص
جو اس دریا مین کو کوئی ہمت کو ہارا
تو دل کے بادبان دے کہول سارے
اسی دریا مین شیطان کو ڈبا وے
ملا کر ایسی حرکت کو بغارت
عزیزو تم سنو کر دل کو حاضر
تمیم انصاری بولے یا علی پہر

خبر رکہہ دل کے دریا کے پونکی
کہ اسمین آب ہے اور اسمین ہے آگ
تو پا وے اسکو کچہہ راہ گہر خاص
تو پہر وہ بے سمجہہ ڈوبا بچارا
کہ تا لگ جا کے جلدی سے کنارے
تو اس دریا سے جلدی پار جاوے
بیان مجلس مین کہہ چہٹی حکایت
خیال دنیوی دل سے بہلا کر
سنو تم کیا گذرتی ہے میرے پر

تماشا دیکھکر اوس باغ کا مین / وہ جان بیٹھے تھے آیا پہر وہا نہین
مجھے پوچھا کہ دیکھے رب کی قدرت / کہا مینے کئی دیکھے ہین رحمت
کہا اوس باغ مین میوے مین کہا کر / صدا کرتا ہون شکر رب اکبر
مین پہر پوچھا کہ حضرت اس مکان مین / لباس تن سو آتا ہی کہان سین
کہا مجھکو کہ ایک کشتی زوریا / مہینے چھ کے بعد آتی ہے اچھا
جو اس کشتی مین ہوتے ہین مسلمان / سو لنگر کرتے ہین اسجا گہہ ہر آن
اوتر کر آتے ہین مجھ پاس وہ چل / مجھے دیتے ہین لا کر صوف و کمبل
ادسے سیکر پہنتا ہون مین پوشاک / دعا دیتا ہون اون کو بادل پاک
تب اونکو رب لیجاتا ہی سلامت / لباس اور قوت کی ہی یہہ حقیقت
رہا مین اونکی خدمت مین کیتک روز / وہ کشتی آ کے پہونچی آخر ایک روز
کیا کشتی نے آ لنگر کنارے / وہین ملک مسلمان آئے سارے
یونہین کچھ کملیان اور صوف لا دی / وہین اوس مرد بزرگ نے دعا دی
کہا پہر مرد بزرگ نے کہ یاران / یہان ایک آئے ہین مرد مسلمان
یہانسے اپنی کشتی پر بہٹا کر / اوتارو ان کو خشکی مین لیجا کر
مجھے سارے مسلمان پیار کر کر / وہانسے لیچلے کشتی کے اندر
اوٹھا کشتی کو وہانسے اپنی لنگر / روان ہوئی کشتی اوس دریا کے اندر
سنو پہر یاں علے قدرت ربے / سنو میرے نصیبون کی تباہی
وہ کشتی قعر دریا مین گئی جب / اوٹھی باد مخالف یک بیک تب
اوٹھا وہان یک بیک طوفان اندہار / وہ کشتی جا پڑی گہرے مین یکبار

حکایت ساتوین

از حکایات نعیم الصفاری

غلامی یاد کر مولا سے علم کو
بجا سوز سخن کی باسن کی کو +
سنو نقد گوہر اران او دل جان
کرو آتش جلا کر شیطان کی جا مین
حکایت ساتوین اب لا دہا مین
تمیم انصاری بولے یا علی بات
سنو پھر کر جو تہا تہی خیالات
چلا جاتا تہا مین با خوف و دہشت
کہیں نزدیک و دور سے دیکھی علامت
بہت غصہ مین کرتا گنہگار سے
چلا آتا ہے دہ کالا ساری
مین او سکو دیکھہ بے اختیار ہا
ولیکن وہ مجھکو بھی لاگا
کہان بہا گون مین اس کالی بلا
پناہ او سوقت مین مانگا خدا سے

غلامی بول پھر گذری کیا آخر
تو مجلس مین بکھیر اب لعل و گوہر
کریگا کب تلک شیطان کی نالش
سخن کی شت دے اسکے دہن مین
سنو ایہ وستان پاکیزہ مذکور
تمیم انصاری بولے یا علی اب
مجھے جب حق نے دکھلایا کنارا
تو چلنے کی نہ تہی کچھ مجھہ مین طاقت
کہ اس جنگل کے دائم میوے کھاتا
کتینک روز چلتے چلتے اس مکان پر
نظر آئی مجھے کچھ روشنی دور +
مین سوچا دل مین وہان کچھ ہو گی بستی
صبح کے وقت دہان سے اُٹھہ چلا مین
وہان دیکھون تو کوئی پایا نہ انسان
ہزاران جنگلے ہین لال اور گوہر
مجھے لعل و جواہر خوش لگے جب
مین لیکر اپنے دل سے کہنے لاگا
کہ تو ایسا گرفتار مصیبت +
جواہر وہان کے وہان مین ڈال دیکر

سخن چن چن کے لا جون در گوہر
لگا شیطان کو لعنت کا تو پتہر
یہ موذی تو ازل سے ہیگا سرکش
حکایت ساتوین اب لا سخن مین
محبت دل سے دنیا کی کرو دور
سنو پھر کر کے کیا ہی قدرت رب
ہوا تہا مین تہی جیو سے اوتارا
غرض جیون تیون چلا کتینک مدت
چلا جاتا تہا سرو واہ کرتا
رین کے وقت مین بیٹھا جو جھک کر
برستا تہا گویا اللہ کا نور ہا
کہ ایسی روشنی مجھہ کو ہے دستی
اوسی جاگ تین دن مین جا ملا مین
زمین ہی صاف جون روشن گلستان
ہی اون کی روشنی کئی کوس بہتیر
کتینک موتی وہان کے مین لیا تب
ابھی حرص و ہوا ہے تجھہ مین زیادا
تو بہی دل مین تیرے دنیا کی الفت
چلا وہان سے مین اپنی راہ لیکر

خلاصہ دیسے اب قصہ کے تین بول
عزیزان دو گھڑی کوئی اون کہیونت
تمیم انصاری بولے یا علی مین
مین بہاگا چار دن لگ اوسکے ڈرسے
الیا دوڑا کہ بے دم ہو گیا مین
مین اوسکے ڈرسی بہاگا چار دن لگ
پڑا ایک جہاڑ کے نیچے مین جاکر
کہ یارب مجھہ مین کچھہ طاقت رہی نین
لگا ڈاوے وجھنے دوڑنے مین
وہان یک شخص آپہونچا ویسی مین
یکایک آگیا از غیب سینی
جوان تہا متقی با صورت پاک
وہ بولا اے تمیم انصاری اس آن
کرو خوشحال دل کو آشکارا
یہ خوشخبری مین سنکر یون کہا تب
یہ خوشخبری کی تو مجھکو خبر دے
مجھے اس شخص نے یون کرکہا تب
دیگر ایک ملک کی دونگا حکومت
ولیکن میرے کہنے پر چلو گے

حکایت آٹھوین کے ورکو اب کہول
سنو تو کیا عجائب ہے حکایت
بچا جسدم مین اوس کالی بلا سین
نہ اس جاگہ کو دیکہا پہر کے پیچھے
پڑا بیزار ہو کر زندگی سین
نہ دیکہا پہر مین جب پہونچا اوسی جاگت
دعا منگنے لگا تہان اوٹھا کر ہا
بہلا ہر مومنت آب آوے میرے تین
لگا جہاڑون تلے سر پہوڑنے مین
کہا مجھکو سلام اوسنے ادب سین
عجب کچھہ شکل اوسکی زیب دیتی
عمامہ سر اوپر پاکیزہ پوشاک
عبث کہوتے ہو یہان کسواسطے جان
کہ گھر نزدیک آپہونچا تمہارا
کہ ہووے بہائی تم پر رحمت رب
میرے دلکی غمی سب دور کردے
کہ تم کو گھر ابہی پہونچاؤ نین اب
کہ چند مدت کروگے عیش و عشرت
جو میرے قول سے تم نا ٹلوگے

قصہ تمیم انصاری

وہان اوترا کہ جہان تہا ایک بڑا غار ‏ ‏ ‏ ‏ نہ سوجہے رات اور کہین دن کا آثار
کیتنک مدت اندہارے مین چلا وہ ‏ ‏ ‏ ‏ اندہارے سے بہی کئی دن کو ٹلا وہ
اوجالے مین بہی تجہہ کو کہین چلا یا ‏ ‏ ‏ ‏ عظیم الشان دریا بہی ایک آیا
کہ پہر اوس نے بہی اس دریا کو چہوڑا ‏ ‏ ‏ ‏ کہ عالیشان یک آیا جزیرا
بہت اونچا مکان تہا اسجگہہ مین ‏ ‏ ‏ ‏ کہ وہ کرتا تہا باتان آسمان سین
محل آگے گیا وہ دیو جسدم ‏ ‏ ‏ ‏ چڑہا تہا قفل دروازے کو محکم
دیکہا مین قفل کے اوپر جو اس آن ‏ ‏ ‏ ‏ لکہا تہا کلمہ حضرت سلیمان
کہا پہر مجکو ہو قایم بچن پر + ‏ ‏ ‏ ‏ کہا مینے کہ ہون قایم مقرر
ہوا پہر لوٹ پوٹ کر شکل اصلی ‏ ‏ ‏ ‏ پہر اوسنے قفل پر رسی جو ملی
گرا وہ قفل تب کہل کر زمین پر ‏ ‏ ‏ ‏ وہ دروازے مین بیٹہا مجکو لیکر
وہان دیکہون تو کئی ہین دیو ملعون ‏ ‏ ‏ ‏ اونہون نے چاہا چٹ کرجائین مجکون
دیکہائی رسی اون دیؤنکے تین جب ‏ ‏ ‏ ‏ سبہون نے اپنے سر نیچے کئے تب
گئے دروازہ دویم پہ جب ہم ‏ ‏ ‏ ‏ وہان بہی کئی بلایان دیکہی اوسدم
وہان دیکہے ہزارون بچہو اور سانپ ‏ ‏ ‏ ‏ چڑہی دیکہے سے مجکو ہوج او کانپ
اونہون نے بہی مجہے چاہا کہ بلکین ‏ ‏ ‏ ‏ کہ پہر ماری رسی اونکو بہی جو سنین
انہون نے بہی وہان نیچے کئے سر ‏ ‏ ‏ ‏ کہ دروازہ سیوم پر ہم گئے پہر
سنو پہر یا علی وہان کی حقیقت ‏ ‏ ‏ ‏ کہ وہان کئی راکسان دیکہے بہیبت
ہوئے پہر سنعد کہانے کو سارے ‏ ‏ ‏ ‏ کہ پہر اوس شخص نے رسی جو ماری
اونہونے سر کئے نیچے اوسیدم ‏ ‏ ‏ ‏ گئے دروازہ چوتہے پہ جسدم

مین آنہی مخنتان پہنچی ہین جواب
کہا اون نے کہ مین لیتا ہون اس آن
کہا مین اوسکو تو کرتا ہے کیا بات
کہان رتبہ اونہون کا اور کہان تو
یہ سنکر یا علی برہم ہوا وہ
کہا اوسنے کہ تم کو کیا ہے تکرار
کرون کیا اسجگہہ لاچار تہا مین
دیا رسی کا ٹکڑا مجہکو اوسدم
دیکہو تم یا علے اوسکا بیان اب
یکایک غیب سے اوسپر گری آگ
مین اوسکی خاک پر رستی جڑی او
کہا مجکو کہ قایم رہو بچن پر +
انگوٹہی پر لگایا اوسنے پہر لاگ
کہ ماری پہر رسی اوسپر مین فی الفور
کہا پہر مجکو قایم رہو بچن پر +
کہ پہر اون نے انگوٹہی پر کیا جست
کہ پہر ماری رسی مین بار سیوم
کہا مجکو کہ تم پر رحمت رب
تمہارے گہر کو پہونچاؤن اوسیدم

سو اس انگشتری کے واسطے سب
کہ تا سب مانینگے میرا ہی فرمان
یہ پیغمبر ہین حق سبحان کی ذات
ترک کردے خیال منکری کو !!
مجہے گہڑی کی بتانے کو لگا وہ
جو تم کو مین کہون سو تم کرو کار !!
دل اندر ڈر کے چپ ہو کر رہا مین
کہا مین جل مرون تو ماریو تم +
اونے جب وار انگوٹہی پہ کیا تب
کہ اعضا اعضا جلبل ہو گیا خاک
کہ پہر جیتا ہوا ہے اس گہڑی او
کہا مینے کہ قایم ہون مقرر
کہ پہر وہ شخص جلبل ہو گیا خاک
کہ پہر وہ ہو گیا جیتا ہی اس ٹہور
کہا مینے کہ قایم ہون مقرر
کہ پہر وہ ہو گیا جلبل کے وہ پست
کہ پہر وہ ہو گیا جیتا اوسیدم
بس اپنا مدعا نزدیک ہے اب
دگر یک ملک کا کردون مین حاکم

تمت قصہ انصاری

حکایت نوین از حکایات

نہکا ہووے تو پی یک جام پانی ؛؛
دربے مول مجلس مین بکہیر اب
عزیزان موتیان سون بہر کے کہولے
تمیم انصاری بولے یا علی تب
مجہے جبریل نے جب راہ بتلائی
چلا مدت تلک مین اوس جنگل مین
محل روپے کے اینٹون سے بنا تہا
گیا مین بول بسم اللہ محل مین
میانہ عمر مین بہی چاردہ سال
جمال دیدہ از حد بشر دور
تہی اوسکے حسن کی گلدستہ کہیلی
کرون کیا یا علی مین اوسکے اوصاف
مجہے کر کر سلام اور بولے یون کر
جو تم کو لیگیا تہا دیو ملعون +
کہا مینے سلیمان کے پلنگ تل
بولی لڑکی بہت بہتر ہوا اب
کہ پیغمبر خدا کے ہین ای ملعون
جو کوئی پیغمبرو نسے ہووے منکر
مین پہر بولا کہ کیون مجہکو پہچانا

پیچہے کہہ قصہ کو تو در معانی
حکایت نووین کا نذکور کر سب
کہ پہر آگے غلامی قصہ بولے
سنو تو کیا گذرتی مجہپہ آ اب
چلا جنگل کا کہاتا گہانس چلائی
کہ عالیشان دیکہا پہر محل مین
اونے چونے کی گاریسے چنا تہا
کہ یک لڑکے کو دیکہا خوش شکل مین
نہ آوے ماہ پونجم اسکے تمثال
شنیدہ از پری نادیدہ از حور
نہ دیکہی تہی کہین ایسی شکیلی ؛؛
وہ گنج مارتہی بے شین و بے کاف
تمیم انصاری کیا گذری تمن پر
اونے لیجا کہان چہوڑا تمن کون
گیا وہ دیو غیبی آگ سے جل
کہا تہا مینے بہی اوس دیو کو تب
نہ رکہہ اون کی انگہوٹی پر نظر تون
کہ وہ بیشک ہلاکی پاوے آخر
بولی دیکہا ہی مین نوزیت میانہ

قصہ تمیم انصاری

پہاڑ اوپر سے جنگل مین پڑا ہون
پہر کسی بہولے سے اور سر پڑا ہون
مین پوچہا عضا عضا ہو گیا ہون
مشفق نے بچایا ہی کہ مر گیا ہون

حکایت چوبیسوین از حکایات
تمیم انصاری کی

جہان بہیجو وہان آنکہو سے جاؤن
غرض جیون تیون مین عرصہ ایکدن کے
مجہے اوس دیو پہ لڑائی کرکے اسوار
سنو پہر یا علی اوس دیو کی بات
گگن پر جب چلا کے کر بہیرے نین
سہت کرنے لگا سختی وہ بدذات
مگر وہ اسم جو اول بتایا
چلا مین زور اوس دیو سے لیبن کا
کنارے پر سونے کا تہا پہاڑ ایک
کہا یہان ہی بڑا ایک دیو ظالم
جو جائین تو اپن دونون کو کہا جائے
کرون کیا گہر پہونچنے کی خوشی سون
انگوٹہی لے کے مجہسے وہی بدبخت
پہاڑ اوپر بہت رویا کہڑا مین
وہان بہی ایک ملامت دیکہی مین تب
جواہر کا تخت تہا اک بڑا وہان
عضو اوس دیو کے گر مین بتاؤن
ایسا تو تہا کہ کیا بولون زبان سے
یکایک تخت سے اوڑنے لگا وہ

تمہارے حکم سے کیون منہہ پہراؤن
لیجاؤنگا مدینہ گہر مین اون کے
وداع ہوکر گئی وہ اپنے استہار
ہوا پہر لے اوڑا مجہہ دیو بدذات
وہان جاکرکے مجکو ڈالدے کین
ولیکن وہ انگوٹہی تہی میرے ہاتہ
جو مجکو اوس پری نے تہا سکہایا
کہ پہر دیکہا وہین پر ایک دریا
گرا وہ دیو تب اوس کوہ کو دیک
وہ ہی اوس کوہ اور دریا کا حاکم
انگوٹہی دو اوسے تا راہ بتلاسے
انگوٹہی دے اوتار کر اسکے تین یون
مجہے وہ چہوڑ دہان بہاگا اوسیوقت
کہ روتے روتے تک آگے چلا مین
گئی میری عقل اور ہوش بہی تب
بڑا ایک دیو بیٹہا تہا اس آن
نواہی قصہ کا پہر چہیڑا انیاؤن
کہ وہ کرتا تہا باتین آسمان سے
میرے کہانے کو آیا مستعد ہو

حکایت چوبیسوین تمیم انصاری کی

عزیزان اب ذرا گمراہ ہو کر
تمیم انصاری بولے یا علی
پہاڑ اوپر سے جب دیکہا
عزیزان کو نظر دیکہی مین اندر
دیکہا ایک محل مین

جواہر لعل و موتی سے بنی تھی
دیکھا وہان یک محل سب سے بڑا مین
عجب خوشبوی سے صحن و سقف تھا
کہ دیکھا صحن مین یک خوان نعمت
یک آب سرد کا کوزہ بھرا تھا
بہت دل سے بھوکا تھا مین ہی آن
اوٹھا کہا کر کے پہر دیکہون تو اسجا
وہ پردا کھولکر اندر گیا مین
جوانان ہین کیتنے لہو مین غلطان
ہوئے رکھکر سرہانے ڈہال تلوار
جوانون کے عجب چہرے تھے گلگون
کوئی ٹکا پا جدا کوئی کا جدا ہاتھ
مین بہاگا ڈر کے پردہ کہولکر بہار
لگا ڈرنے کو جب دیکھے ہی سہار
بوے چارون تمیم انصاری خوش ہو
بہت نزدیک آپہونچے ہو تم اب
مین پوچھا اون کو تم ہو کون انسان
وہ بولے چارون ہم ہین کے ملائک
سنو یہہ نوح پیغمبر کی جگہہ ہے

سونے روپے کی اینٹون سے چنی تھی
سو تب اوس محل کے اندر گیا مین
عجب کچھہ اوس مکان اوپر شرف تھا
دہرا ہی گرم بہر کر تازہ قدرت
دگر ایک پاندان آگے دہرا تھا
کہایا کہانا پیا پانی چکہے پان
لٹکتا ہے زری نقرے کا پردا
وہان دیکہا یک اسرار خدا مین
لہو جاری وے کسی مین نہین جان
گویا تازے ابہی سوتے ہین ہشیار
ولیکن تہے سبہی آلودہ پر خون
یہہ جانو یا سے کیا تھا خیالات
دیکہا باہر کہڑے ہین چار اسوار
میا وا کہوین کیون آیا تو اسہٹار
غبار و غم سے اب دلکے تین دہو
کہا مین اون کو تم پر رحمت رب
کہ اس جاگہہ کہڑے ہو گے بالشان
نگہبان ہین یہان روز جزا لگ
یہی اسباب یہان محشر تلک ہے

تمیم الضاری بولے یا علی پھر
چلا چند روز مین کئی تک فرسنگ
گیا مین باغ مین کر کے قوی دل
بڑی ڈاڑہی تہی اک نورانی صورت
سلام اون کو کیا مینے سوچا کر
تمیم الضاری کہتے ہین تم کون
کہا مجکو بہا نسے بہاگ اوسدم
جوان ایک خوبرو دیکہو گے آگے
مین نکلا یا علی ڈر کر اوسی آن
کہ پہر یک باغ دیکہا سبز و خورم
لگے تہے باغ مین میوے گوناگون
بہت بہو کا بہی تہا مین کئی دنو نسے
روان تہے چشمے آب آسمان پر جا
تہے میوے باغ مین کئی کئی مزیدار
سنو تم یا علی وہان کی حقیقت
بہت وہ باغ تہا چوڑا او لنبا
بیٹہا ہی جہاڑ تل ایک آدمی ذات
وہ روتا ہی دیکہو تو زار اور زار
کہا اسنے کہ میرے تین ہین دو پا

سنو کیا مشکل آتی ہے میرے سر
کہ پہر ایک باغ دیکہا خوب خوشرنگ
کہ دیکہا ایک ولی اللہ کامل +
دیکہوں تو ہی وہ مشغول عبادت
وہ بولے میرے سا مین منہ اٹہا کر
کہا مینے کہ ہان حضرت وہی ہوں
روانہ ہو وہ قبلہ کی طرف تم
نہ اپنا حال کہیو اوس سے جا کے
چلا پہر تین دن تک در بیابان
کہ ایسا باغ پہر کہین ہوئیگا کم
ہوا خوش اوسکے دیکہے میں اور یون
وہان نے توڑے میوے اور چکہے
مین تب کرتا چلا وہان سیر گلزار
ولیکن تہے بہت انگور کے جہاڑ
کہ مجکو کیا بلکتی ہے ملامت
وہان مین اک عجب دیکہا اچنبا
پن اسکے پاؤن تین اور نہ دونو ہاتہ
کہا مینے کہ کیون روتا ہی ای یار
کہا مینے بڑے میوے سوچن کہا

کرون زاری تو مارے سر مین ٹوڑے
کہون اوترو تو وہ ہرگز نہ اوترے
ایسی سے چپٹیان لوہو نکالے
میرا تن ہوگیا پچپال پچپال
مین تہک کر گر پڑا اور روؤن جسدم
نہ چہوڑے نا سنے میری کچہو بات
خبر نہ تہی کہ البلا ہے یہہ کم بخت
کرون مین عاجزی اور ہاتہہ جوڑے
نپٹ عاجز ہوا مین کر کے منت
کیتیک مدت گئی جب دکہہ سہہ بہرتے
مصیبت بہرتے بہرتے مر گیا جب
کہ یارب موت دے عاجز ہوا مین
خدا کے فضل سے اس بلغ اندر
جوان خوبرو پاکیزہ تر ذات
وہ آکر میرے آگے یون پکارا
مین اوسکو دیکہکر رویا بہت زار
خدا کے واسطے مجہہ کو چہوڑاؤ
دے بوسے تم اسے بہلائے تہی کیون
کہ یہ مردود ہی دیوال پائے

میری گردن مین پڑ گئے کئی پہپولے
پہپولون کو بہی وہ ناخن سے کترے
میرے سر سے اپنی کا سر لگا لے
ہوا تو وہ میرے ایک جیو کا جنجال
تو مارے مکیان سر پر دہما دم
کرے مردود مجہپر ظلم دن رات
میرے پر ترس نہین کہاتا یہ اسوقت
ولیکن وہ نہ اوترے اور نہ چہوڑے
پران نے کچہہ نہ کی مجہپر شفقت
نین سے انجوان ہر دم برستے
اوٹہا دو ہاتہہ مانگین یون دعا تب
وگرنہ دے خلاصی اس بلا مین
کہین سے آیا ایک انسان خوشتر
کہ اسکی خوبی کی مین کیا کہون بات
تمیم الضاری کیا ہے حال تیرا
کہا مینے کہ ہون دکہہ مین گرفتار
دیا کچہہ چہوٹنے کی راہ بتاؤ
شفقت اوسپہ تم لائے تہی سو کیون
بہت ہی قوم اسکی بہی اسجائے

خلاصی پاؤ گے تم یون مقرر
مین ایسا یا علی ولی کیا کام
کہ لاستے ہی گرا وہ مست ہوکر
خدا کا شکر کر آ سے گے چلا مین
دیکہون تو ہے جوان مشغول اس سے
کیا سینے سلام اسکو ادب سے

وہ ملعون بہی پہر اسکو کہا کر
یہ آئی گر پڑے ناگا مست ہوکر

حکایت بارہوین از حکایات تمیم انصاری

ابہی لگ تو نے در گوہر بکہیرے
سخن کے پہول تو مجلس مین پہر مار
معطر ہو گے یاران گہر سد ہارین
درود ان بہیج ختم المرسلین پر
عزیزان اب تلک موتی تہے چنتے
خوشی کی اب سنو بارہوین حکایت
تمیم انصاری بولے یا علی مین
وہان پہونچا کہ تہا اک باغ محبوب
کرون کیا باغ کی خوبی کی تمثال
وہان موجود کئی حور اور پری تہے
عجب خوشبو کی مہکارین تہین معمور
غرض اوس باغکے اندر گیا جب
چلا مین سیر کرتا ایک جانب
خمیدہ قامت اور گریہ چشم ہے
جواہر کا بہت پہنے وہ زیور
دیکہون تو وہ کہڑی ہنستی ہی کہل کہل
جواب اوسنے دیا مین کچہہ بہی مجکو
مین پوچہا ای پری دو کون ہو تم
یہان کسواسطے ہنستی ہے اس طور

پن اب سبکو پہنا پہولونکی سہرے
کہاڑے پہنا گجرونکے دو ہار
کہ اس قصہ کو دل سے نا پہاڑین
اب آجا داستان آخر کر پر
کہ اب چن لو نہوڑ پیسے گلکے بولے
بجاتا ہون صبح صادق کی نوبت
چلا پہر تین دن تک بے کلی مین
روان تہے چشمہ اور میوے لگے خوب
کہ اوسکے وصف کرتے ہو زبان لال
نہ جانون آٹہوین جنت وہی تہی
برستا تہا وہان اللہ ہی کا نور
کہ پہر دیکہا اچنبا بہی وہان تب
وہان دیکہی مین اک بڑہیا عجائب
گلاب عنبر سے پوشاک اوسکی نم ہے
جڑے ہین سر سے پا لگ لعل و گوہر
مین یک تسلیم کی جاکر مقابل
اشارے سے کہا مجکو کہ جا تو +
تمہاری ذات کیا مجکو کہو تم
بتاؤ مجکو یہہ اسرار فی الفور

حکایت تمیم انصاری

قصہ تمیم انصاری

کھڑی ہنستی تھی بڑھیا جو بایں طور
سنا آواز پر ہیبت جو پھر کر
حقیقت ساری کی ظاہر مین تم سین
خضر کا یا علی جب مین سنا نام
کہا مینے زہے طالع کہ اس جگ
جو ہووے امر اوس بندے پہ ظاہر
خضر بولے تمیم انصاری اب تو ہا
مجھے لازم ہے تجھے گھر کو پہونچاؤن
یہہ سنکر یا علی مین خوش ہوا تب
کہ حضرت یہانسے اس بندے کے گھر کا
خضر بولے مدینہ شہر النور
یہہ سنکر پھر ہوا دلگیر مین جب
خضر بولے کہ کیون ہوتے ہو دلگیر
ہزارون برس کا رستہ گذارے
خدا کے حکم سے پہونچوگے کل گھر
ہمارے پاس چند مدت رہو تم
رہا مین یا علی کئی دن تلک وہان
کہ یکدن حکم ربانی ہے یکبار رہا
لگی بجلی کے چمکارے چمکنے

سو وہ دنیا کھڑی ہنستی تھی فی الفور
سو وہ یاجوج و ماجوج تھے مقرر
خضر ہے نام میرا کہو نین تجھ سین
مین دوڑا اوٹھ تب چوما با کرام
مین دیکھے آپ کے قدم مبارک
تو ہووے کفش برداری مین حاضر
بہت مدت سے تم حیران رہے ہو
تیرے بالون بچون سے پھر ملاؤن
مینے حضرت خضر کو یون کہا تب
ہی زیادہ دور یا نزدیک رستا
ہی یہانسے سو برس کی راہ اوپر
کہ اتنی عمر کہان پہونچے میری اب
وہ رہے دور نین دلمین رکھو دہیر
ابھی تو سو برس کی راہ پائے
جمل کا ہی وہ مولا آپ رہبر
تو کچھ دل و جان سے خدمت کرین ہم
خضر کی میری خدمت با دل و جان
گھٹا کالی فلک سے ہوئی نمودار
پون آندہی لگے بادل گرجنے

تو اس مجلس مین دامن جھاڑ کر جا
سخن کا ایک در دل مین تو دھر جا

دیئے تو مفت مین سب در لٹا کر
بس اس مجلس مین سب کے منہہ لگا کر

ہین آخر در تیرے کیا آینگے کام
غنیمت بوجہہ شاباشی کا انعام

سخن کے در تو ہو جاوینگے حاصل
ولے شاباشی پانا بہت مشکل

غلامی اس سوا مت مانگ کچھ غیر
رہے ایمان سلامت عاقبت خیر

مسلمانون یہ مانگو حق کی رحمت
تصدق سب کے دیکھے تو بہی جنت

تو کہہ اب ورد کلمہ کا صبح و شام
سنا قصہ کا جب آغاز و انجام

عزیزان سنکے اس قصہ کا مضمون
صلاح تم بخشنا میرے سخن کون

مین چندان ہین کہا کچھ تحفہ اشعار
غرض یک یادگاری تہی سزاوار

کہ آخر ہے فنا انسان کی ذات
مگر دنیا مین رہجاوے میری بات

مین اول شعر مین واقف نہ تہا کچھ
ابہی اس برس مین کہنے لگا کچھ

فدا ہینگے میرے اوستاد اشعار
مین سیکہا جس سے کہنے شعر گلزار

کتنا بہائی جو ہین لکہنے مین اوستاد
ہوا لکھنا میرے تین اوس سے امداد

غلام رسول نام ہیگا مرثیون مین
تخلص مطلب ہی سب ریختون مین ✣

مناقب مدح مین انور مدامی ✣
ہی فضون مین لقب میرا غلامی

میرا مولود ہے در شہر سورت
کیا کہبات مین چند مدت سکونت

یہہ قصہ فارسی تہا نثر منقول ✣
کیا اسکو مین ہندی نظم بہول

تہی فرمائش جو کہنا بہائیکے یون
کہ تم ہندی کرو اس فارسی کون

جدا لاکر دیا اسکی اصل کو
تتبع مین کیا ہندی نقل کو

شروع قصہ لیلی و مجنون کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خلیفه پیر کے ہین بہت جگ ہین
شریف ہی نام اونکا سب کے بالا
یہه عبد الله علا مون بیچ کمتر
زبان دکہنی مین ایک قصه بناؤن
گیاره سواو پر ستنے برس جہیون
وقت تہا ظہر کا تاریخ دسوین
سنا ہین غزنوی اک بادشا تہا
اونے آکر بکه مین کت خدائی
رہا تہا غزنوی مکے ہین مدت
ہوا فارغ اوا کر فرض حج کو
کیا سامان سلطان نے چلن کا
کہا عورت نے شه کو مجہه حمل ہے
حمل کی بات جو عورت سنائی
رہی باعث حمل کے جب وہ عورت
کہ ہی فرزند شه کا اس شکم ہین
تہوڑے دن بعد مین فرزند آیا
یہه ساعت نیک ہی یا بد سنا دو
شتابی تب نجومی نے کہا یون
آیا ہی نیک ساعت مین یہه پیارا

عراق و شام اور روم و عجم مین
اوسے رتبه دیا ہی حق نے اعلا
الٰہی کراسے وو جگ مین بہتر
۹۶ سنه ہجری ہین سو لکہکر سناؤن
لکہا ماه صفر مین لیلی مجنون
رکہی ہین پیر کے دن بات دلہین
کر اونے عزم مکه کا کیا تہا
عمارت خوب وہان شه نے بنائی
پیچہے شه کی اوٹہی اسباب سے قسمت
چلو شه نے کہا جاوین وطن کو
اراده اقرباؤن سے ملن کا
سفر مین حامله کے تین خلل ہے
رکہی عورت وہان کر کے جدائی
حمل کی ہوئی شہر کے بیچ شہرت
ہوا مشہور سب روم اور عجم مین
نجومی کو اونے جلدی بلایا
رکہین کیا نام اسکا تم بتاؤ
سچی ہی بات جو کہتا ہون تم کون
یہه ہوگا جگ مین جون روشن ستارا

یہہ باتین لیلی کی مخفی چہپاؤ
ہوا جب لیل کا قایل وہ مجنون
قیام اللیل وہ اندر رہتا کرتا
اسی حالت مین کہین آرام آیا
رسول اللہ کو دیکہا خواب اندر
رسول اللہ کو جب سے ملا تہا
پیاری لیل ہے ہر دم تہا کہتا
سنو تم لیل سے لیلے سو ہو گئی
دیوانہ ہو پہرے کہانسے ہو لیلی
کہین ایک آدمی آکر ملا رے
کہا وہ مرد سن مجنون دیوانا
عجب وہ نازنین نازک بدن ہی
پری ہی اور میان اوسکی کمر ہے
وہ قاضی کی ہی دختر نام لیلے
یہہ سن مجنون مصر کے تین چلا رے
کرونگا کس طرح مین اون کو راضی
دہتورا اکڑا ایرندے کے ڈورے
ایسے جہاڑ دنکے پتے ساتہہ لیکر
کہ پیچہے مصر کے عاشق دیوانے

حقیقت لیلی کی دلکو سناؤ
ہوئی دل مین محبت لیل افزون
تلاوت لیل مین تہا خوب کرتا
رسول اللہ نے چہرہ دکہایا
رکہا چہرا مبارک دے لگے بہتر
دونون دن مست ہوتا وہ چلا تہا
زبان سے لیل کی تسبیح کرتا
شہر مین بات یہہ مشہور ہوگئی
پہرے جنگلون جنگل چہوڑا حویلی
اونے مجنونکے تین یونکہہ کہا رے
بتاؤن تجکو لیلے کا ٹہکانا
نین اوسکے گویا در عدن ہی
ملک ہی یا کہ وہ جن و بشر ہے
مصر کے شہر مین جسکی حویلی
تہوڑے دن مین مصر کو جا ملا رے
مین کیا ہدیہ لیجاؤن پیش قاضی
تہوہر اور لیمڑے کر بیل توڑے
ہوا داخل سو مجنون مصر اندر
برہ کی آگ کو گئے تہے بجہلانے

قصہ لیلی مجنون

کہا قاضی کیا ہم پر تو احسان — پڑہاؤنگا تجہے مین از دل وجان

عجب تحفہ تو لایا ہے پیارا — تعجب مین ہوا ہے شہر سارا

رکہا قاضی نے گہر مین پیار کر کر — پوچہا قاضی نے مجنون کو سو دلبر

لگا مجنون سو قاضی پاس پڑہنے — دل وجان سے سبق کو یاد کرنے

سو وہ قاضی نتہے مجنون کو پڑہاتے — اپنکے ساتہہ کہانے کو کہلاتے

یہان رکہہ کر دن مین بات آگے — جو سنکر عاشقونکا دل سو جاگے

بیان کرتا ہون مین اب اختلافات — یہ دونون بیچ کیون ہوگئی ملاقات

ہے مجنون کے ملن کی بات یونکر — لکہا ہے راویون نے بہت نادر

ملے آخر ہین مجنون لیلی سن بات — بہت ہین مختلف اسمین روایات

دیگر راوی نے سن یون کی روایت — کہا اسطور قصہ پر ملاحت ✤

کہ پتے جب وے لیلی نے گئے نوش — محبت مین اوڑے لیلی کے تب ہوش

یہانسے پہر تجہے معلوم ہوگا ؛؛ — حکایت ہی سو تو آگے پڑہے گا

سیوم راوی سے ہے ایسی روایت — سورہ حٰمٓ کی کرتا تلاوت

انا انزلناہ فی لیلۃ پڑہا جب — ہے آیت کو لیلی نے سنا تب

یہہ میرا نام لیتا در تلاوت — مجہے ہے یاد کرتا بے تفاوت

یہہ سنتے ہی ہوئی لیلی کو محبت — کری مجنون سے لیلی بہت الفت

کہا لیلی نے جا درشن دکہاؤن — ملون مین جاکے یا اسکو بلاؤن

فکر کرتی تہی اپنے دل مین لیلی — ملون مجنون سے جاکب مین اکیلی

ملون دن کو و یا شب کو اہی سے — رکہی دلمین نہین بولی کسی سے

کہی لیلی کہین اوسکو اکیلی بلا
سے یک روز مین لیلی و مجنون
بہی مجنون سے کہ دلمین [illegible]
اوسی خاطر محل سے کہیچ [illegible]
کہ لیلی سے کہین وہ دیکہہ [illegible]
یہ بولا محل مین مجنون کی سے
کہا جب محمل اندر وہ خوشی سے
چلا مجنون محل مین [illegible]
کہا قاضی سے جا تو محمل اندر
محلکے بیچ اب تو جا سے مجنون
کہا ہے قاضی سے پیا یون

قصہ لیلی مجنون

[illegible]

ہوا بیہوش سنکر بات مجنون — محبت ہو گئی لیلے کو افزون

دیکھا یہ لیلے نے جی آیا حلق مین — ہیسے کر مجنون نہ رسوا ہو خلق مین

ہوا نزدیک مرنے کے تو مجنون — نصیحت کیون تو کرتا ہے سو مجنون

اچھا مجھہ کا رنے آیا تو مجنون — لگا پور ابرہ کا تیر اسکو ن

طرح یہہ دیکھہ کر یہ لیلے پکاری — تو آنکھین کھول تجھپر جاؤن واری

کہی لیلی کو اے جانی دیوانا — سنو نادان تو ہو جا سیانا

تمہارے پاؤن پر مین سر رکہونگی — اے مجنون جو کہو گے سو کرونگی

میری جان تجہہ مین قربان کرون گی — مین کعبہ جانکر پھیرہ بہرون گی

تجھے آسودگی کے دیکے بوسے — چنونگی مین تمہارے لب سے کے خوشے

جدائی تم سے ہرگز نہین کرون گی — کیا جو قول اس سے نہین پہرونگی

سخن مجنون نے سنکر آنکہ کھولی — لگو میرے گلے سے آکے لیلی

گلے مجکو لگا لیلے پیاری — ہیسے کر دلکو ہی نت انتظاری

گلے لگ کر سو مجنون شاد ہو گئے — وے غم مجنون کے سب برباد ہو گئے

ملے مجنون و لیلے ہر رین کو — سنا لیلی نے مجنون کے سخن کو

پڑہین قرآن مل مجنون و لیلے — نہ بوجہے بات کوئی اندر حویلی

کبہی رک ایک جاگی رات اندر — اوسے آواز آیا کان اندر

دیکھی احوال سارا وہ سہیلے — خیانت پا گئی اندر حویلے

کبھی روتی کبھی ہنستی ہے لیلی — بیٹھے باہم دیگر اندر حویلے

عشق ظاہر ہوا اندر حویلے — ہوئی مجنون اور پہ لیلی اکیلی

قصہ لیلی و مجنون

اسے ازماوین کیسی ہے محبت — پلاوین زہر کا کچھہ اوسکو شربت

کیا قاتل زہر سے پر پیالا — عداوت سے یہ فن قاضی نکالا

کیا تیار جب قاضی نے شربا — دیئو جا شربت تم مجنون کو لیجا

کہو اسکو تو یہہ شربت کو پی جا — تیرے معشوق کا ہیگا سو بہیجا

پیا مجنون نے خوش ہوکر وہ شربت — لبا ہس جام سے پایا وہ لذت

کہا مجنون کہ لاؤ اور پانے — کہ آب بہشت کی جس مین نشانی

پوچھا قاضی کہ ہی یہہ صاف عاشق — کہ سارے عاشقون پر ہے یہہ فایق

جو جانا پینے سو تو کچھہ ہوا نین — زہر قاتل سے مجنون تو موا نین

کیا نین زہر نے اسکو اثر کچھہ — کرو نین اب جدائی کا فکر کچھہ

اگر دونون مین ہو جاوے جدائی — رہے عزت بہی مٹجاوے برائی

بہانہ قحط کا مین کچھہ لگاؤن — کسی ڈھب سے مین لیلی کو چھپاؤن

فکر کر کر کیا وہ ایسے فن کو + — جدائی کے لئے چھوڑا وطن کو

کیا قاضی نے اپنے کارسازی — کیا وہ عاشقون سے حیل بازی

نہین محبت انہون کی آجکل سے — لیلی مجنون کی ہے روز ازل سے

فکر قاضی نے کی چھوڑون مصر کو — تہوڑے دن جا رہون دیگر شہر کو

مصر سے وہ چلا لیلے کو لیکر — جدا مجنو لنے کر مجنون کا دلبر

مسافر ہو کہا وہ شہر قاضے — کہ اس مجنون کو کرتا ہو نین راضی

چلا وہ چھوڑ کر حجرے حویلے — نہ چھوڑا محل مین کوئی یک سہیلی

گیا جب چھوڑ وہ قاضے مصر کو — کیا ظاہر اونے اپنے ہنر کو

قصہ لیلی مجنون

ہمارے ساتھہ مین آوے تو یہانسے
سنو یارو گر لیلی ہے بولی
ہوئی سب تن بدن مین میرے ہولی
نہ لانا کچھہ وہم تم اپنے دل مین
دیا مجنون کو لیلے نے دلاسا
تھوڑے دن مین ملونگی آکے تجھہ سے
کہا مجنون نے سن لیلے پیاری
گلے سے جب لگی مجنون کے لیلی
لگا آنکھون سے اونکی آب چلنے
کہا مجنون نے اے معشوق لیلی
مجھے کب تو ملے معشوق میرا
لگا تب آہ کر مجنون سو رووے
جدائی کی اگن سو کب بجھی ہے
ای عبد اللہ چل اب اس مکان سے
کہے مجنون نے لیلی کو زبان سے
بلا سے ہم مرین تو مرنے دیجیو
ای لیلے اب تجھے سونپا خدا کو ان
تیری التصویر کا ہی نقش دل مین
تو ہے گی مار لہو پوست اندر

میرا والد ہے یون کہتا زبان سے
زبان کو مینے ہو لاچار کھولی
لگائی باپ نے مجھہ دل مین گولی
یہان رہجا ملونگی تھوڑے دنین
فکر مت کر خدا بر لائے آسا
بھرے تھے چشم ان دونو نے غم سے
گلے لگ آ مرے ہے انتظاری
ہوئے معشوق عاشق دونو بیلی
لگے ساتون سمان او وقت پھٹنے
ملے گی کب مجھے اب تو اکیلی
نکلکر جائیگا اب جیو سو میرا
پچھاڑین کہا کے اپنی جان کھووے
مگر جب یار اوسکا آ ملے ہے
لکھون لیلی و مجنون کے بیانسے
نیاز و راز سب اوس دلربا سے
وہم میرا نہ کریو تم سو دل مین
نہ پوچھو ایک دم تم سے جدا ہون
بسی تو آن کر میرے بدن مین
تو ہے آمیز میرے گوشت بھیتر

وہ قاضی پہر مصر کے پہنچ آیا ہے
حویلی آکے جب دیکہی ہے خالی
کہاں ڈہونڈہوں تجکو یار مجنون
ای مجنون یار مجنون یار مجنون
تو مجکو کر گیا ہے گا دیوانے
مجہے نین نیند کچہہ تیرے سوا ہے
نہ خوش لگتے مجہے یہ باپ مائی
برے لگتے مجہے ہین بہن بہائی
لیا تیرے سوا اوس نے بیراگ
ہین تیرے ہاتہہ ای مجنون بکائی
تیرا یہہ درد وہ غم کسکو کہونگی
یہہ درد و غم سے تا پیر گذرتے
کہے لیلے مجہے مجنون بتاؤ
مین اوس جنگل مینے جاکر رہونگی
سنئے لیلی کے دکہہ سب کہہ سنائے
مین دیگر بات بہی تم کو سناؤن
نہ مجنون کا عشق تم سنکے کرلیو
کوئی مرنے پہ جب باندہے کمر یو
عشق مت کہو سے کہہ آگ کالا

تو سن لیلی نے مجنون وہان نپایا
گئی وہ سوقت سب لیلی کی لائی
ہوا غم دل مین تیرا میرے افزون
گیا دل مین پہر آکر کیا رکہون
مین چہوڑی سجہہ بتا کہا نا دپائی
کسیکی بات میرا دل نہ چاہے
پسند آئی نہین کسکی سگائی
ترک دل سے کیا دائی ودائی
لگائی زیور وپوشاک کو آگ
لگے سیلے والفی مین سلائی
تیرے ان دردسے ہر دم مرونگی
کہ جون دریا مین موج موج چڑہتے
جنگل مجنون کا چلکر مین بیٹہاؤ
جہان مجنون رہا جاکر رہونگی
غرض قصہ سنے جو تجکو آسکے
نمک کہاںل کلیجے پر لگاؤن
گلے سے اوتارڈ جسے اندر تم جانہ کرلیو
تہ گلی کی سو وہ پکڑ لے سیر کو
اونہین گئی عاشقون کو مار ڈالا

قصۂ لیلیٰ مجنون

لیلیٰ مجنون تو ظاہر مین جدے تھے
جدے سے بول تو لیلے و مجنون
سخن راوی سے یون ہمنے سنا ہے
سنو وہ بات جو یار و نشر ہے
فصد ایک روز وہ لیلے لگائی
سو تہا نہر سے مجنون کے جاری
تھی یک تن یا دو مین مجنون کی لیلی
اوسے اوس یاد کا چبتا تھا کانٹا
کہا لیلیٰ نے مچھر کو بہیر اکر
تاچہ تیز سے اوسکو لگائی
خدا کا خوف رکہہ کچہہ اپنے دلپر
جبھی مارا تہا لیلے نے وہ مچھر
تومین کہتا ہون پہر احوال مجنون
کہ جہڑہ گئی خاک تہی مجنونکے تن پہ
ہوا ایک سبز بیلا ہی اوسی جا
عشق بچا تو نکلا تن پہ بیلا
وہ مجنون سو کہکر لکڑی ہوا تہا
کہا لیلی سے مجنون عشق اندر
لگا اون سے زیادہ شوق بڑہنے

وہے باطن مین وے دو نو یک تھے
حقیقت مین تہے وہ سو ایک دونون
اوسی موجب بیان ہمنے لکہا ہے
سنو ایک روز کا بہایو ذکر ہے
سو وہ رگ قیس کا بہی خون لائی
کہلائی ہو فصد لیلے پیاری
کہ کہوت آ دیکا مجنون وہ جو لیلے
یکایک آوے مچھر نے کاٹا
پیرے اس جال پہ کچہہ تو جسم کر
وہ مچھر کو زمین اوپر گرائی
نک تو سے لگا اسے زخم پر
تاچہ آ لگا مجنون کے تن پر
کہون فصد سنو یا وردا افزون
اوگے گئی جہاڑ بہی اوسی جاکے اوپر
کہین سب لوگ اسکو عشق پیچے جا
یہہ تو مجنون کی ستر پر سبے بیلا
کہ لکڑی بیچ وہ لکڑی ہوا تہا
رسول اللہ کو دکہیا لفظ سب
لگا تب نام لیلے کا وہ پڑہنے

نہ دیکھے ہاتھہ اور پاؤنے چلتے
گیا نزدیک وہ آواز سنے
ہوا نزدیک جو دیکھا ادب سے
وہ تب سمجھا کہ یہہ مجنون دیوانا
لکڑہارا گیا جب اپنے گہر مین
لکڑہارے نے عورت کو کہا جا
توجا لیلے کو اب یون کر سناؤ *
لکڑہارے کی عورت گئی محل مین
کہ جسکو رات دن توڈہونڈہتی ہی
مین اوسکی لے خبر تجہہ پاس آئی
میرا خاوند اوسے ہے دیکہہ آیا
تیرے ہی نام کا ہے درد اوسکو
میرا شوہر گیا تہا آج کل مین +
لگا یا گہاؤ دیکہا خون جاری
درختونکے تلے بیلے بہرے تہے
میرے شوہر نے دیکہے ہونٹ ہلتے
خبر تجہہ کو سو مینے آکہی سب ہے
جو تجہہ سے ہو سکے سو تو فکر کر
یہہ سنکر اوسنے ہی اک آہ ماری

نپایا ہوش لیکن مونہہ ہلتے
ورو مرجان اوسکے لب سے چہنے
اسم لیلے نکلتا اوسکے لب سے
لیلی کے نام کو سنکر پہچانا
کیا جا بات یہ اپنے نگر مین
کہ جاکر بات یہہ لیلے کو سمجہا
کہو سب بات ظاہر نا چہپاؤ
کہی لیلی کو رکہہ مجہہ بات دلمین
خبر جسکی تو ہر دم پوچہتی ہے
میرے شوہر نے سچی ہی سنائی
جو مجنون ہی تیرے دلمین سمایا
تیرا لیلے بڑا ہے درد اوسکو
وہ کاٹتا جہاڑ کو جا کر جنگل مین
ہوئی اس مرد کو تب بے قراری
وہ بیلون کے تلے مجنون کہڑے تہے
سخن لیکی کہا مونہہ سے نکلتے
پہچانا وہ کہ یہہ مجنون صحی ہے
اگر تیری خوشی ہی تو ہے خوشتر
کئے مجنون کی خاطر نین جاری

بدن لیلی کا سو کہا اسگھڑی مین
میرے کارن بدن اپنا سکہایا
اہی افسوس مین گئی سو کہہ لیلے
سنا مجنون نے جب آواز لیلے
نظر مجنون کی لیلی پر پڑی جب
ایسی لاغر ہوئی کیون ایک دم مین
تصدق جان تجہہ اوپر کرون مین
وہ مجنون مر گیا یہہ بات کہکر
گلے مجنون نہین تجکو لگائی
نہ کی کچہہ بات مجنون کیا ہوا رے
یہ مدت کیون سو گذری کچہہ نہ سوجہا
اے مجنون اب مجہے جلدی بلا لو
مین آتی ہون مجہے بہی ساتہہ لیجا
میرا یہ جان و تن تجہہ پر سے وارا
مجہے ہی زندگی مانند سکرات
یہ تن چہبتا ہے مثل خار تن مین
یہ مجنون مر گیا سو نہ کیا دکہاؤن
خدایا دے ملا مجنون سے لیلے
دعا یہ لیلے نے کی باری تعالے

بلا مجنون کے سر اوپر دہری مین
کرون کیا اب دوا اسکی خدایا
پکاری روئی اور ہوگئی سو گہیلے
سو تب آنکہہ مجنون نے ہی کہولی
کہا مجنون نے لیلی کیون جہڑی اب
کرو نہین جان قربان آ قدم مین
تیرے بدلے بلا لے کر مرون مین
بزاری لیلے گری اوسکے قدم پر
تجہے مین ڈہونڈہتی جنگل مین آئی
میرے کارن تو دنیا سے گیا رے
قدر مجنون کی مینے کچہہ نہ بوجہا
شفقت سے گلے اپنے لگا لو
فدا تم پر کرون جان اور کلیجا
تیرے بن کوئی نہ مجکو پیارا
ملون مین کس گہڑی آکر تسن بات
نہین طاقت رہی میرے بدن مین
گہڑی ساعت مین مجنون پاس جاؤن
تو کر یکجائے پر دونون وے پہلی
دکہا مت نجر کا مجہہ کو اوجالا

قصہ لیلی و مجنون

[illegible]

کہیلے سر ہو گیا ہی وہان سے پہلے
سنو مجنون و لیلی ایک ہو گئے
جیسا مجنون نے اپنا جی دیا ہے
مرد مجنون سا ہین کہین نہ پایا
عشق اب سے کئی کرتے مرد و عورت
سنو اب عورتو نہین کچہہ وفا نہین
ہزاران چہند ہین سن عورتو نہین
زبان پر جہوٹہہ اور دلمین دغا پر
کسیکو دل دیا نہین ہی انہون نے
دغا دے بہت سے سولی چڑہائین
وطن سے بیوطن ہو گئے ہزاران
خوشی کو کیا اب چہوڑ سکو ا
ای عبد اللہ عشق تو شیر نر ہے
کیسا عاشق تہا وہ مجنون قلندر
وے مجنون بات سن مین تمسے پوچہون
تجہے سکرات کیو کیسے بیٹہی تہی
کہا مجنون نے یون اسکو پہر اکر
فرشتہ نے کہا تب آ کے مجنون
فرشتہ کو کہا مینے پہر آ کر

کہ ہم سے کب ملینگے آ کے لیلی
کہ جیسے دودہ اور شکر سے لگ گئے
دیکہو معشوق لیلی کو لیا رے
کسی عورت پر نہین لیلی کا سایا
ولیکن عشق سے پانے کو ہمت
وفا نہین ہی وفا نہین ہی وفا نہین
ہزاران کیہہ ہین سن عورتون مین
دغا پر عورتین ہو جہوٹ سے آ بہر
وفا عورت سے نہین دیکہا کسو نے
ہزارون عاشقونکے سر کٹا ئین
انہونکے سر پڑے غم کے پہاڑان
وقت اب تنگ ہی تو چہوڑ یکو اٹہا
سنا مجنون کا جو باقی ذکر ہے
اوسے دیکہا کسینے خواب اندر
حقیقت موت تیری کی مین پوچہون
تہی لیلی یاد یا وسے ٹلی تہی
میرے بازو مین تہی لیلی برابر
مین جیو لینے کو آیا ہون ای مجنون
میرا مین جیو لیلی کا سہارا ہمر

[illegible]

میرا یہ دوست ہی مین دوست اوسکا ۔ تو کر اسواسطے چاہا ہو اوسکا
کہے جو کچھ تجھے اس طور کریو ۔ تو میرے دوست کو جا فرح کریو
فرشتہ بعد ساعت کے جو آیا ۔ وہ لیلی کی بنا صورت دکھایا
اوسنے پیغام یون آکر سنایا ۔ کرے رب عاشقونکے دلکا چایا
حکم رب کا مین لے آیا ہون تجھہ کن ۔ چلو تم ساتھہ میرے اب سو رب کن
مجھے لیلی کا جب چہرہ دکھایا ۔ دیا مین جیو اور مقصد کو پایا
غسل دیکر کفن مجھکو پہنایا ۔ سبھون نے مل قبر اندر سلایا
فرشتے دو ہوئے حاضر قبر مین ۔ ڈرا مین دیکھہ اون کو اپنے دل مین
کہا مجکو خدا کہہ کون تیرا ۔ نبی اور دین بہی کہدے تو تیرا
فرشتون کو کہا مینے سو یون کر ۔ میرے دلکا جو مطلب تہا سنا کر
کہا مین سبحان الذی اسکے ۔ بزان اوسکے شروع لیلا کہا تہا
مین یہہ آیت کو کہکر چپ رہا تہا ۔ جو میرے دلمین تہا وہ ہی کیا تہا
فرشتون نے کہا آگے بتاؤ ۔ رہا باقی ہی سو ہم کو سناؤ +
یہہ دل لیلے تلک واقف ہوا ہی ۔ سو وہ مینے تجھے تبلا دیا ہے
یہہ ساری بات سپنے مین سنائی ۔ قبر اور موت سب تجکو بنائی
نئی ایک بات مجکو یاد آئی ۔ تعجب بہت ہوگا سنکے بہائی
حشر مین سب کو جب دیدار ہوگا ۔ اے مجنون تب وہان کیا تو کہیگا
کہونگا رب کو سب تیرے یہ بہیدن ۔ دکہا یا رب مجھے لیلے کا درشن
نظر لیلے بنا کرتے نہین رے ۔ اسم لیلے بنا پڑہتے نہین رے

یقین لا تقنطوا تو نے کہا ہی
بہوا امید بخشش کی کیا ہے
اول آسان کر تو سب کی سکرات
یہی درگاہ مین ہی میری مناجات
یہی جنت مین تو مولا سبھونکو
محمد کی جو امت ہی اونہون کو
نخشدے عاصیون کو تو سبہی یارب
تو تو ستار اور غفار یارب
پہر اور سے تو نرسے کوئی نہ خالی
بڑی درگاہ تیری ہمت عالی
لمت دسے نیشن تیری سبھونکو
خدایا دین اور دنیا مین اون کو
پہر عبداللہ کی یہی مناجات
طفیل حضرت صاحب کرامات
قبر مین روشنی کر مثل مہتاب
طفیل چار یاران آل و صحابہ
کرین پرسش جہان منکر نکیر آن
جواب باصواب آوے اوسی آن

تعریف لیلے و مجنون

ٹپک ڈالے کتابون کو بغل سے
وہ دنیا دین کے گذرے شغل سے

وصیت ترک کر چھوڑے تلاوت
کہ جسکو عشق کی پہونچے طراوت

وہ جاوے بہول کر نظم و نثر کو
جو کوئی پاوے محبت کے اثر کو

اے عبداللہ عشق کعبہ ہے تیرا
یہی اسود یہی زمزم ہے تیرا

اسے عشق ہی دیدار ہے میرا
یہی جنت یہی کوثر ہے میرا

مجھے دوزخ سے اب کچھہ ڈر نہ آیا
میزان مین دل نا چڑھایا

دیا حق نے مجھے ایسا دلاسا
کہ ہون نزدیک شہ رگ سے زیادا

خدایا تو دیا مجنون کا مطلب
ملا میرے مجھے اسطور کے سب

اول دے دین پہر دنیا ملا دے
جدے جو دوست ہین وے سب ملا دے

فراق یار سے تو رکھہ امن مین
جو ہو امید پوری کر جہان مین

یہ عاجز ہے گا عبداللہ کمتر
کرے تو مہر سے اسکو نکو تر

دنیا مین تو سبھونکی لاج رکھیو
کسیکا نہین مجھے محتاج رکھیو

میرے جو دوست ہین اونکی مرادان
قریبونکو ہمارے رکھہ تو شادان

انہونکے کام سب کر دے تو اتمام
بحق احمد اور اون کی آل اکرام

میری اولاد کر صالح خدایا
محمد کے مطالب سب تو بر لا

درازی عمر کی اور نیک رستا
میرے تینون کو تو سو بتلا

ہووین یہہ نیک بندے اور خالق
ہوئے کامل علم مین با حقایق

تو رکھہ عزت میری اور دلبر کی میرے
پڑے تیرے شہر مین بندے تیرے

میری مجلس مین جو ہین لوگ حاضر
انہونکا ہر وقت مین ہو تو ناظر

ہوئی جب ایک نافرمان انہوں نے
یہان دم مارنے کی جا نہین ہی
فضل سے اوسکے تم مشتاق رہیو
سناؤنین سو ایک بزرگ کی حکایات
ولی تھے ایک سو جنگل مین رہتے
پڑا تہا ایک پتھر اس مکان پر
کبھی سوتے تھے اوسپر وہ ولی ذات
ہمیشہ بندگی کرتے اوسیجا +
دعا ہر دم عدل کی مانگتے تھے
عبادت کرکے وہی کہتے تھے بھائی
لفظ جاری عدل کا تہا زبان پر
اے بہائی تم یہان عبرت سو کریو
یکایک حکم خالق کا ہوا یون
عبادت کرکے وے پتھر پہ سوتے
پتھر آکر پڑا چہاتی کے اوپر
کیا تب شور و شر بزرگ نے بالا
مینے تقصیر کیا کی تہی اے یارب
حکم آیا خدا سے سن تو عابد
دعا مینے قبول آج تیری +

کیا خارج اوسے جنت برین سے
کرے گر فضل تو کچھہ ڈر نہین ہے
عدل سے اوسکے تم ڈرتے سو رہیو
فضل اور عدل کے سن تو خیالات
عبادت حق کی صبح و شام کرتے
وہ عابد بیٹھے تھے اوس جگہ پر
کبھی کرتے عبادت اور صلوات
کرین آرام وہ بزرگ اوسیجا
فضل کی بات سے وہ بہاگتے تھے
عدل ہی پر بسے کریو یا الٰہی
فضل کا حرف وہ لاتا نہ دل پر
نہین یہ بات ہنسنے کی سمجھہ یو
کہ وہ بزرگ عبادت کرتے سن یون
دیکھون وہان بہید حق کا کیا جو ہوتے
نیچے بزرگ اور اوپر اون کے پتھر
کہ تونے کیا کیا بارے تعالے
میرا احوال ہے معلوم تجھہ سب
تو تو بزرگ بڑا ہی بہت زاہد
عدالت ہی تو سن ایسی ہی میری

یہ آیت جب کہ حضرت نے کی اظہار
کہون جو کچھہ کہ ہی اظہار مجھہ پر
کہا حضرت نے یا بی بی سنو تم
کلیم اللہ موسی دوست اوسکے
پیا تہا معجزہ اون ید بیضا
کہا حق آیۃ الکرسی مین ممتاز
اگر اون کو جہنم بیچ بہیجے +
رکہا ہی نام اوسکا عرش اعظم
نہین حق سے کہیگا کوئی نبی ذات
نہ وہان موسی کلیم اللہ بولے
کہ خاوند کیون کیا تو بات ایسی
نہ طاقت کسکے نین ہوگی ذرا کی
مقابل اوسکے دیگر بات سنیو
بی بی ایسا خدا واحد اکیلا
بی بی بیہوش ہوگئی سنکے معنے
ہوئی جب ہوش مین بیدار بی بی
بی بی کو بات حضرت نے سنائی
یہان قصہ ہوا اتمام بہائی
ہوئی قصہ کی اب یہان سے تمامی

صدیقہ عائشہ سے سب با نوار
تعجب بہت ہوگے تم سو سنکر
جو ہی معلوم سو سب بولتے ہم
ہوا توریت نازل شان جسکے
کہا حق نے کہ اقبل پاوے موسی
عطا اوسکو کیا حق نے یہ اعجاز
قہر سے اوسکے سارا عیش دہوبے
سورۂ توبہ کے آخر مین پڑہے ہم
ولی اور اصفیا صاحب کرامات
مقرب چار سے کوئی موہنہ نہ کہولے
مگر بولین وہان سب نفسی نفسی
سنی یہ بات بی بی مصطفی کی
دلون کے کان مین تم یاد رکہیو
نہ زن فرزند ہی اوسکو نہ چیلا
نبی کو حق دیا ایسا خزانہ
کہا ستار ہے خاوند وہ غیبی
یہ بے پروائی کے معنے بتائی
کرے سب پر فضل اپنا الہی
کرو تم عاشقون کی سب خدامی

سنو سو بیت مین یہ قصہ بنا ہی
شروع قصہ کیا گونڈل کے اندر
تصنیف ایک مین قصہ لکہا ہے
وقت ظہر کا دن سہ شنبہ خوش تر
ربیع اول سے گئے مین تو ماہ ۱۵ اندر
گیارہ سو چہنون اندر لکہا ہی
ختم دیکہوں ربیع اول کیا ہے
وہ دن تہا پیر کا وقت ظہر کے
شروع قصہ کیا دسوین صفر کو
ملایا بیچ میرے غم کا تریاق
مین عبد اللہ واعظ ابن اسحاق
اوسے [illegible] ایک دہوراجی بہیہ
پہنچیو یار درود ان تم ہزاران
نبی پر آل پر اور چار یاران
خدا کا قہر ہو اوس رد بیہ پر
کہ جو اصحاب احمد کا ہی مشکر
کہو کلمہ نبی کا یاد جنت
امان روز قیامت

تیری قدرتان نجهه سزاوار هین
کیتے وصف تیرے کرونمین بیان
جهانمین جتنے جهاڑ دیگر قلم
عمر تا قیامت کرون گر رقم
تو واحد فرد هی علیم اور خبیر
محمد نبی شاه لولاک هین
دونو جگ کے اول نبی کریم
مشرف هوئے لی مع الله سے وے
هوا نور اونکے سے سارا ظهور
وه مخصوص ربکا نبی بالیقین
نبی مصطفے سرور کائنات
محمد نبی سرور شاه دین
هی رحمت همیشه تیرے پر عیان
درودان انهونپر اچهوبے شمار
امیر ونکے صدیق بنیگے امیر
مشرف مکرم معطر هین وے
ابا بکر اونکا هے روشن خطاب
عمر سرور دین عادل تمام
او سرور هین فاروق اونکا لقب

تیرے غیر رب اور کوئی نهین
تیرے غیر کوئی کرے نا عیان
سیاهی بهی دریا لکهے سب جنم
بیان وصف تیرا نه هو ذوالکرم
تو عالم و قادر سمیع اور بصیر
محمد نبی گوهر پاک هین
انها نور روشن او نهونکا قدیم
مظفر هین نصر من الله سے وے
هوا نور اونکے سے ظلمات دور
بیان پهر کیا سید المرسلین
ثنا جس کرے دو جهان باصفات
کها رب که هی رحمت العالمین
شفاعت کرو مجهه حشر کے میان
جتے اهل و اصحاب اور چار یار
سعادت ولایت شرافت پذیر
مقرب مظفر بنی نور سے
نبی کے هین اصحاب عالیجناب
وے هین پیر پیران امام انام
وه فیاض فیروز والا نسب

سنا اور قاضی پکڑا اپنے کان
کہی موت کا بہانی غفلت کو جان
کیا یون نبی نے نصیب الصلوٰۃ
کہے ہی فی الجنان یہ وہ بنتا کی بات
اجب الصلوٰۃ الا فی الجنان والبستان

دیکہو کر و باغ مین تم نماز
کرے لطف تم خند الکارساز
وہ قاضی شریعت مین تہا پر مغز
کیا ترک سو کو اپنے اوپر

قصہ پیر و قاضی

قیامت تلک او نکا روشن چراغ
مریدان ستارے تھین آپ چند
چہڑاوگے تم سب کے ہو کر شفیع
جلالت تمہاری کہون کیا صفت
بزرگی انہون کی انتہی بے قیاس
جو کچھ بولکر وے ہوئے تھے خراب
محی الدین سے جو کوئی پہر جائیگا
ایتی کہان سکت نور اللہ دہرے
مرد پیر کے سے مین قصہ لکھون
یکایک میرے دلمین آیا خیال
بہت محنتو نسے بنایا اسے
بجد ہو کے واسع لگا مجہہ و نبال
احادیث آیات سے ہی بیان
حکایت لکہا ہون بہت بے بدل
تہا مشہور اوسکا سو مارون نام
زمانے مین قاضی تہا اوسکے سوا ایک
تہا ہر اک علم مین وہ روشن ضمیر
محی الدین قاضی کا سن نام تھا
شرع دین تہا باپ کا اوسکے نام

مریدان ہو بلبل پہرین باغ باغ
قیامت کو آوینگے سب غول بند
خدا نے کیا ہی تمن کو رفیع
نہ کہنے مین آوے ذرا معرفت
مریدان اتہے سات سو انکے پاس
نہین مجکو طاقت کہ بولون جواب
بڑا ہو کے موذی وہ مر جائیگا
زبانسے صفت تیری ساری کرے
مریدان مین حضرت کے دایم رہون
کہون ایک قصہ سنو تم آتا ل
عزیزون کو اپنے سنایا اسے
بزران مین سے نے قصہ کہا با جمال
تمن پر عزیزان کرون مین عیان
سو اسکو مین لکھتا ہون نادر نول
ہمیشہ کرے رنج با فرح تام
شریعت پناہ تہا بہت وہ بہی نیک
عبادت قناعت مین تہا بے نظیر
سبھی خلق کو اوس سے آرام تہا
شرع دین کرتا بیان صبح و شام

کہتے ہین کہ اسوقت قاضی کرام
سبحان الذی بولے سخر لنا

یہہ آیت کو پڑہ کر گیا وہ السلام
غلام اور جا کر کو کہکر سنا

سُبْحَانَ الَّذِی سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا کُنَّا

ہوا اسوار گہوڑے اور پرشوق سے
انہا باغ خوش جائے روشن صفات
کتے جہاڑ اسمین بہت زیب دار
انہا اسمین پانی روان سلسبیل
انہا باغ اسد ہات کا شہریار
کتی رات گذری نہ تہا کچہہ شمار
روان جب ہوا اشک آیا اوسے
خرابی سے آکر کرے مجہہ زور
اسی فکر مین ہوکے نکلا بہار
قضا را اوسی راہ چہپا ایک چور
کہا چور دل مین مجہے اب ہی لاب
یکایک جو قاضی گیا اوسکے ہتہور
پکارا وہ قاضی کو تب شور کر
وہ قاضی بیچارہ ہوا در خطر
کہا اوسکو ای چور عیار تو
خدا کی نہ دہشت نہین کچہہ ترس

چلا باغ مین وہ بڑے ذوق سے
دیکہے باغ مین جا کے پاوے نجات
بہت پہول کلیان گل گلعذار
اوسے دیکہہ انسان کو ہووے دلیل
شریعت پناہ ہی چلا ہو سوار
دیے نیم شب کو سو دیتے قرار
ملے چور رستہ مین آکر وے
یکایک مچاوے میرے پر وہ شور
اندہارے مین چلتا تہا بے اختیار
وہ پہچانا قاضی کو دیکہہ اسکا طور
لٹون کپڑے قاضی کے مین اب شتاب
اوٹہا کہینچ تلوار عیار چور
کہڑا رہ اسیا ہے جاتا کدہر
لگا دیکہنے چور پر کر نظر
تو پکڑا ہے گیا ہاتہہ مین کار تو
دنیا کا لگا ہے بہت تجہہ حرص

قصہ چور و قاضی

ہشتم والسماء ذات البروج
[illegible] سے تو کرتا ہے حجت
اس آیات سے تجکو انکار ہے
جہان مین بہجے کون قاضی بڑے
قاضی سنے یہ آیت سنی چور سے
ہوا بہت حیران پہچان سے
وہ عاجز ہوا بہت اور لاجواب
لرزنے لگا او لیین وہ بے حجاب
کہا او لیین قاضی سنو ایک بات
[illegible] کام کیا [illegible] سات
[illegible] کہا سن تو عیار چور
کہ چوری کیا مین رکہا بہت ہی زور
نجومی تو ہای سب سمجہتا حساب
مین سے سوال کا دے تو زود جواب
یہہ طالع میں [illegible] یک بول
ستارہ [illegible] کون [illegible] کہول
کہا چور قاضی کو سن [illegible]
[illegible] مین محبت [illegible]

اگر بولتا ہے کہ بہولا نہین راہ ۔ تو عالم شریعت کے اندر ہی شاہ
اہی قاضی تو فاضل ہی معدن علوم ۔ عجب سے نہ معلوم کرتا نجوم
کہا ایسا قاضی نے اہی چور سن ۔ حدیث ایک بولے ہین حضرت سخن

مَنْ اٰمَنَ بِالنُّجُوْمِ فَقَدْ كَفَرَ

نجوم پر جو کوئی کہ ایمان لائے ۔ ہو کافر سراسر جہنم مین جائے
رکہے ایسے کامو سے مجکو خدا ۔ تو کر ایسی باتون سے دلکو جدا
اہی قاضی حدیث ایک تو ہے پڑہا ۔ مین آیات قرآن دیون تجہہ سنا
میری سن اہی رب نے بولا تمام ۔ یو تحقیق رب کا ہی شیرین کلام
نہین ایسی آیات سے تجہہ خبر ۔ تو کس طور کہو بات ہے اہی عسر
او قاضی لگا کہنے یون چور سات ۔ وہ کیسی ہی آیت کہو مجکو بات
اول ہے انا زینا کو تو مان ۔ کواکب و حفظا یقین سے تو جان

اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ الْكَوَاكِبِ ط

یہ آیت دویم کے تو معنے ببین ۔ بُرُوجًا وَّزَيَّنّٰهَا لِلنّٰظِرِيْنَ
ہی والشمس والقمر اور والنجوم ۔ مسخرات بامرہ دہر اسمین فہوم

وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ

ہی والشمس تجری چہارم کہا ۔ سن اکان دہر کر تو مستقر لہا
پنجم لا یعلمون کا ہے گا جواب ۔ عدد السنین آئی ہو والحساب
ششم لا الشمس ینبغی سن تو کہا ۔ ہی ان تدرک القمر ہفتم کہا

قصہ چور و قاضی

[illegible]

نہ اس خوف و دہشت کسی بات کا
اگر دن کو جاوے اگر رات کا

اگر تیری صحبت مین ہوتا غلام
مجھے کیا ہتی طاقت یون تیرا نام

تو قول پیمبر ؐ لسر کیون گیا
ظلم جان اپنے پہ تو نے کیا

تیرا جامہ مجکو ابہی دے نکال
مجھے اوسکی درکار ہے بے محال

وہ قاضی شریعت کا بولا پکار
شرم رکھہ تو میری نہ کر خوار و زار

نبی نے کئے ہین یہہ میٹھے بچن
پشیمان تو ہوویگا ای چور سن

حدیث نبی ؐ اون پہ ہووین درود
تو اسکے اور کام کر اپنا زود

المسلم من سلم المسلمون

جو فرماتے ہینگے رسول خدا ؐ
مسلمان ہے اسکو کرتا ادا

جو المسلم من سلمان سے کہے
ہے المسلمون اللسانی کہے

مسلمان وہ جو مسلمان کو
نہ آزار دے کس بہی انسان کو

نہ بولے زبانسے بہی کچہہ اسکے تین
جو بولے تہے حضرت سو بولا ہون مین

یہی بات سن چور قاضی کے تین
لگا بولنے چور قاضی کے تین

خدا بولتا ہے سو قرآن مین
ہے آیت عجب وہ میرے دہیان مین

سو مین بولتا ہون تیرے کو ابہی
وتکلمنا ایدیہم کہا ہے نبی

وتکلمنا ایدیہم وتشہد ارجلہم بما کانوا + +

تو فردا قیامت کے تین دست و پا
دیوینگے گواہی خدا پاس آ +

مین میٹھا تہا اپنے جنگل کے میان
تو آکر پڑا میرے جنگل یہان

مین کچہہ تجہہ کو گہر سے تو لایا نہین
تجھے لا کے جنگل مین ڈالا نہین

نشانی اوتار اپنے جامہ کے تین
مجھے دیو یہہ موتی ہاری جانے کے تین مجکو بہیج
قاضی نے کہا تو نہ دے نہین دیو بہیج
کہ دنیا ہی آدم سے ہے بالا ہی سبہی اول
تو ہے یہہ بہوت جن کے سبہی آہہ سے اول
حقیقت تیری کہہ اوسوقت قاضی کو اون
کہا چور اودہر مین ہون تو کافر ہی تو اون
قاضی بولے اسلئے کہ کیا ہی رب جلیل
کہا چور کہتا ہے رب الجلیل
بحق قرآن مین آیت تو کافرین
بحق قرآن مین شیطان ار کافرین
سلطان کی الشیاطین علی الکافرین
انا ارسلنا الشیاطین تؤزہم ازا
خدا بولتا ہے یون قرآن مین
ہم شیطان کافران بہیجا دیودن کون
لگا بولنے چور قاضی اس نکات
حدیث ایک بولے نبی کا نبات
قصہ چور و قاضی
حدیث نبی کو تو سن ریان
کہا الحیاء من الایمان جان
الحیاء شعبة من الایمان
حیا جسکو نہین اوسکو ایمان نہین
نہین جسکو ایمان ہے ایمان نہین
کہا چور قاضی کو سن مین
یون فرمائے ہین رسول کبار
حیا نہ رکہے روزی کو منع ہوا
چلا جسکو وہ تو بہیجا اون سنگار

ان بطش ربک لشدید
خدا بولتا ہے یہ قرآن مجید
اس آیت اوپر کان دہر تو شتاب
کہا چور کو تب پہر اکر جواب
مجہے عقوبتی ہے اسکی دستے تو اتال
ای قاضی ادب سے تو کر ظلم سے نکال
ابہی ترس کر مجہ سے سو بیتا ہون مین
ہوا تو بہت ظالم او لعنتی ہو مین
بہی لعنت ہے سیاہ تو زنار کہا
ابہی تجل کر [illegible] بہار

تیری عاجزی بہت ہی کیا
عجب وضع کا سخت تیرا دیا
ارے سپاہی سن میں تو کرتا ہی سخت
دے جانے کو مجہ بہت لگا ہی وقت
عبادت مین پڑتا ہی میرے خلل
خدا واسطے بہا سے نہین بل
لگا چور کہنے کو قاضی سنگات
ای قاضی شریعت کے سن میری بات

قصہ چور و قاضی

حدیث یون کہے سید المرسلین	کہ عالم ہے وارث نبی کا یقین
مین بندہ خدا کا ہون خاص ابہی	کہا چور قاضی تو وارث نبی
حدیثین اُنہون کی سنو تم قدیم	یہہ فرمائے سب کو نبی وکریم

اَهْلُ الْقُرْآنِ اَهْلُ اللّٰهِ خَاصَّةً

سو یون بولتے ہین نبی الہدا	کہے اہل قرآن اہل خدا
خدا کا بڑا اوس سے اخلاص ہے	پڑہے جو کہ قرآن وہ خاص ہے
دہرے پیار اُس پر خدا بیقیاس	او پیارا خدا کا ہمیشہ ہے خاص
مجھے یاد ساتون قراءت تمام	پڑہن ہار قرآن کا ہو نمین مدام
او پڑہنے تیئن دل میرا شاد ہی	زبان پر میرے ورد او یاد ہے
تو کیا ہی سو پڑہتا مجھے دے جواب	لگا پوچھنے اسکو قاضی شتاب
بکرہ ہوش قاضی ذرا سن لے بات	لگا بولنے چور قاضی سنگات
بہی عاصم کی دوسری میری سن تو بات	اول ہے گی عمرو کی تو روشن قراءت
ہی ہفتم او حمزہ کے نادر اتم	ہے نافع کے پنجم کسائی اشششم
ابہی جامہ اپنا بدن سے نکال	دیا سات قراءت تجھے مین اتال
کتابان حدیثان سو اوسکو قیام	سنی آیتان چور سے وہ تمام
ظلم ہیرے اوپر نہ کرنا تجھے	بہی قاضی وہ بولا نہ دہشت تجھے
ہے ظالم اوپر بہیج قرآن دیا	خدا ظالمون پر ہے لعنت کیا

لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیْن

کہ ہے لعنت اللہ علی الظالمین	کہ ای چور قرآن تو جا او بہین

[illegible]

سنا [illegible] عاصم [illegible]
[illegible]

کرو روزی تمہاری ہی آسمان سون
جو آیت اسی دا ... یہی جان تو
اگر ... عمل نیک ... ہے
... قاضی ... کو ... حضور
... سلام کر ... استوفت
... بیکھو مین ... نکار ...
... تمہنا ... بین ... عقل
ای قاضی ...

مین بہوکا ہون، ہی پیٹ تیرا بہرا
مین کسطور تجھکو ابہی چہوڑ دون
اوٹہا شور کر چور قاضی اوپر
جو بدکار ہووے سو ڈرتا نہین
جو جاہل اپہے اوسکا ہی نام کیا
جو ہی تجہہ کنے سو نہین کسکے پاس
کہ بہو کہا ہو نہین اور کہا تا ہی تو نہ
کہا تب ہی قاضی نے بندہ خدا
کہ کہتا ہی اسطور خالق جہان
کہے والذین اوتو العلم او

اسیواسطے مین کیا تجھہ کہڑا
اکیلا آج گہر سے تو آیا ہی کیدن
کہی اک رباعی اسنے خوب تر
کسی کا مددگار ہوتا نہین
بہلی ہند نہین اسکے تین کام کیا
سمجھہ دلمین بولا ہون مین تجکو خاص
تجہے چہوڑ تجہپر کیون رحمت کرون
تو کر کام اپنا قرآن سے سدا
اپسکے وہ شیرین وہ فرقان بیان
کہ درجات کہتا ہون سن اسکو تو

وَالَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ

علم جو پڑہے اوسکو درجات ہی
جو عالم کنفس واحد سو کہے
جتے حاکمان سب ہین آپسین بہائی
تو میرا مین تیرا تو مت کر فکر
قاضی نے کہا یہہ نہ کر کام تو
ای چورون کے سردار سن تو سخن
یہ آیت ہی قرآن کی اس اوپر

یہی بات سن چور یونکر کہے
خدا اوسکا بہتر جو شاہد رہے
گویا سب کو ہے گی جنہی ایک مائی
دے جامہ شتابی سے اسبان پر
خدا روزی دیوے گا سچ مان تو
لگا بولنے اس سے قاضی بچن
عمل کر ارے چور تو بے خبر

وَفِي السَّمَاءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوعَدُونَ

وہ مومن کہ جسمین عمل نیک ہے
ہمیشہ خدا اسکے وہ نزدیک ہے
انما المؤمنون اخوة
... قاضی ...
... کا حضرت ...
... بین ... کسے ...
ای قاضی تو ظالم کہا ...
بکار شہر سے ...
... بہی شکم اندر ...
خلائق کو تجہ سے ...
ای قاضی خدا تجھہ سے ...
مین یون چوریز ... بہت
تو جاہل جمع مال کرتا ...
نکل باہر آیا ای ظالم ...
کرونا ہو ... دان کیون ... بیوقوف

والذین ...
یہی آیات قرآن کی ... سن
مین کہتا ہون ...
...
کہ روزی تمہاری ... نکال
... قاضی وسے ...

عمل نیک تجھہ مین نہ دیکھا ہی ایک ۔ تجھے کیون کہون مین کہ قاضی ہی نیک
وہ قاضی لگا بولنے چور سون ۔ ای مفسد و بدکار مجھہ بول تون
یہہ سن چور قاضی کو بولا شتاب ۔ مجھے اب تو بولا ہے مفسد عیار
ہوا مجھپہ لازم کہ تیرا لباس ۔ لیون تجھہ سے خنجر کرون تجھہ نراس
مجھے اب دیا ہی تو مفسد کا نام ۔ کہ مفسد سے ہرگز نہو نیک کام
خدا نے یہہ آیت دیا بھیج ایک ۔ جو مفسد کے حق مین کیا ہی سو دیکھہ

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ

عمل نیک مفسد سے ہوویگا کب ۔ اسی دہات آیتہ یہہ بولا ہے رب
وہ قاضی لگا بولنے چور ساتھہ ۔ حکایت کہون تجکو سن میری بات
بیابان جنگل مین پہرتا ہے تو ۔ بلاؤن سے ہرگز نہ ڈرتا ہے تو
تجھے دیکھتے سب ہمیشہ سے چور ۔ تو پہرتا ہے ہر روز سب کے حضور
دیا چور قاضی کو سنکر جواب ۔ کہ ہون علم حکمت مین مین کامیاب
کہ جو کام حکمت سے کرتا ہی کوئی ۔ اوسے ایک ذرہ خوف و دہشت نہوئی
میرے مین بہری حکمتان بے شمار ۔ ہر اک کام اپنا کرون استوار
اول میرے طالع نظر مین پکڑ ۔ نظر مین بہی کرتا ہون اسمان پر
ستارہ ہو جب مشتری کا نچہل ۔ برج مین وہ سنبل کے جاتا ہی مل
سورج چاند ہوتے ہین میرے جو یار ۔ مین اوسوقت گہر سے نکلتا بہار
میرے یار ہوتے ہین سب رات مین ۔ بڑے اور چہوٹے میرے ہاتھہ مین
بہی آتا ہی جب روز جاتی ہی رات ۔ پہچانے نہ کوئی کہ مجہسے بولے نبات

پریان جن و شیطان کا ڈر نہین ہی مجھے
تو کہتا ہی کیا مجھ سے کہہ وہ عالم
تو رہتا ہی درات نہ دیون کا ڈر
خرابات مین اور ویران مین
ہمیشہ تو جنگل بیابان مین
کہ سن چور کرتا ہون تجھہ سے بات
وہ قاضی لگا بولنے چور سے
دست جام ہو کسے کیون تو ہنوز
ای چور گذران کرتا ہون روز

تو رہتا ہی کس دم مات کہہ تو سے مجھے
جواب یون دیا قاضی کو چور نے
ای قاضی مین کہتا ہون سن بات ایک
پڑہا ہون مین انجیل اور مین زبور
پڑہا اسم اعظم ہون افسون لور
کسی علم سب کا ہون عالم تمام
مسخر مطیع ہو سکے کرتے ہین کام
بہی قاضی لگا بولنے چور سے
نہ ڈرتا ہی مظلوم کے شور سے

قصہ چور و قاضی

حدیث ایک ہی مظلوم کے حق مین بولے نبی
یہہ نادر ہون کہتا ابی
اتقوا دعوۃ المظلوم و لو کان کافرا
اگر ہووے کافر [illegible]
[illegible] تا قبول
[illegible] خدا کے رسول

[illegible]

ہین فرمائے یون کر خدا کے رسول	ای قاضی تو کر دل و جان سے قبول

جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ

قلم سنے لکھا وہ جو فرمایا رب — وہ فارغ ہوا اور آسودہ سب
بزان خوف تھا وہ کچھ اندر نصیب — لکھا رب کہا یون خدا کا حبیب
نصیبون مین تیرے لکھا تہا یہی — کہ یکدن تیرا گھوڑا جاوے سبھی
میرے ساتھہ حجت ای قاضی نہ کر — مجھے دے تو جامہ شرم کچھہ نہ کر
لگا بولنے چور قاضی کے ساتھہ — ارے بے کمر سن میری ایک بات
یہہ کیا کام پکڑا ہی تو اپنے ہاتھہ — نہ کہا تا کیون روزی ملا اپنے ہاتھہ
نہ ہووے گی برکت بہی ہرگز کبہی — مجھے چھوڑ چل جا یہا سنسے ابہی
کہا چور قاضی کو پھر کر سو یون — تجھے جان اور بوجھہ چھوڑون سو کیون
مجھے ابہین برکت سو ہوتی گھنی — میرے گھر مین روزی ہی دیتا دھنی
تیری ایک پگڑی مجھے بہت دہن — بنے چار ہن سے میرے پیرہن
بہی جبہ تیرا اور تیری ازار — مجھے اوسکا آویگا زر بے شمار
اوسکو مین بیچونگا بازار مین — کئی روز کہاؤنگا گھر دار مین
خدا جسکو دیوے گا ایسا لباس — تو برکت اسے کیون نہو بیقیاس
وہ قاضی بچارا ہوا جل کباب — کہا چور کر شور اسکو شتاب
میرا کیون کیا ہے پریشان دل — قیامت کی دن کو تو ہے گا خجل
حدیث ایک فرمائے ختم الرسل — اہی پر کر اپنا تو سنکر عمل

اَلْقَنَاعَةُ مُمَلِّكَةٌ

توکل میرا ہی خدا پر تمام ✢ توکل مین رہتا ہون ہر صبح و شام

یہہ کہکر سو فے الحال قاضی اوتر ✢ لگا کہنے سارق کو ہو بے خطر

میرا باغ خوش طور ہے دیکھہ لو ✢ چل اس باغ مین ہم بہی جائین دونو

تجہے اس بہکانے یو سارالباس ✢ دون گہوڑا و کپڑا دگر بے قیاس

لگا چور کہنے ای قاضی شریف ✢ دغا دیکے ہوگا تو میرا حریف

برابر تیرے باغ مین آونگا ✢ پکڑ کے غلامون کو فرمائیگا

پکڑ مجکو باندہینگے تیرے غلام ✢ بہی کٹواوگے ہاتہہ میرے تمام

بہی قرآن مین کہتا ہے رب الجلیل ✢ تو مارینگا مجکو پکڑ یہہ دلیل

اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَيْدِيَهُمَا جَزَآءً بِمَا كَسَبَا ✢ ✢ ✢

یہہ آیت ہی چور دن کی چوری اوپر ✢ ضرور مجکو دیگا تو قاضی ضرر

بہی آیت دیگر مین بولا خدا ✢ میرا جیو قدرت پہ اوسکی فدا

وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ ط

ای قاضی خدا اس رکش بولتا ✢ حقیقت وہ بندہ پہ ہی کھولتا

ای بندہ ایس کو تو اپنے ہاتہہ سے ✢ ہلاکی مین مت ڈال خود دانسے

اپنے ہاتہہ سے مین ہونگا خراب ✢ کرون کام ایسا مین کیون بیحساب

ای قاضی تیرے باپ کو ہے سلام ✢ مین وہ ہون کہ میرا ہی عیار نام

مجہے باغ تیرے سے کچھہ کام نین ✢ لئے بن یہہ کپڑے مجہہ آرام نین

ابہی باغ جانیکا چھوڑو خیال ✢ دے گہوڑا مجہے اور جامہ نکال

قاضی بولا سوگند کہاتا ہون مین ✢ کہ گہوڑا و کپڑا دیوونگا نہین

کہا ان الابرار تو ہی نیک چور — بھی ان ان الفجار کہا ہے غفور
جو نیکی کرے اوسکو جور و نعیم — جو بدکار ہے اوسکی جا گہ جحیم

يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ

نبی کو کہا سب پہ ظاہر کرو — رکھو دلمین دہشت میرے لیے ڈرو
بولا چور سب خوب بولا ہے رب — سناؤن مین آیت تجھے اک عجب

لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا

نہ ہو میری رحمت سے تم ناامید — مین رحمت سے بخشون شقی و سعید
جو نیت بھلی اپنے دلمین رکھے — ترک کر گناہون کو راہ نیک لے
مین توبہ کرونگا بعجز و ادب — تو بخشے گا مجھ کو گنہ میرا رب
قرآن مین کہا ہی وہ دافع الم — کہا ہی کہ توبہ کرو دل سے تم

يَا اَيُّهَا الَّذِينَ اٰمَنُوا تُوبُوا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَصُوحًا

اے ایمان والو سو توبہ کرو — نصوحا کے مانند خدا سے ڈرو
وہ غفار ستار ایسا ہے رب — وہ لحظے مین بخشے گنہ سبکے سب
اگر چور توبہ کرے کیا عجب — مجھے دے تو کپڑے اوتار اپنے اب
قاضی نے کہا چور تو ہے شدید — کہا یون ہی قرآن مین المجید

وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ

جو کوئی مارے مومن مسلمان کو — جلے گا وہ دوزخ مین غضبان ہو
یہ سن چور بولا ہی شاباش تجھہ — تو کیا اس بولا ایجن خوب مجھہ
نہ مارونمین تجھہ کو نہ دوزخ مین جاؤن — جو ماردون تو چھوٹک نہ توبہ سے پاؤن

ننگے تن سے جائز نہین ہے نماز ‌ ‌ ‌ ‌ ڈرا کیون رہے کہے گا تجھے کارساز

تبھی چور بولا ہے اسکو پکار ‌ ‌ ‌ ‌ اپنے گوش قاضی سے اب گذار

ننگا ہو کے جائز ہی کرنا نماز + ‌ ‌ ‌ ‌ حدیثون سے ثابت یہی ہے گا راز

صلوٰۃ العُریان جائزۃٌ +

وہ قاضی نبی کی سنا جب حدیث ‌ ‌ ‌ ‌ کہا اوسکو لے پیرہن ای خبیث

ہوا بے ستر او شریعت شعار ‌ ‌ ‌ ‌ لگا رونے اخوان کی جاری تہی دہار

وہ پوشاک گہوڑا سبہی قبض کر ‌ ‌ ‌ ‌ پڑی جا نظر چور کی ہاتہہ پر

جو انگلی مین دیکہی ہی انگشتری ‌ ‌ ‌ ‌ کیا اوپرا وپر نقش کاری گری

وہ انگشتری چور قاضی کے پاس ‌ ‌ ‌ ‌ لگا مانگنے اس سے ہو بے ہراس

انہا ایک جوہر انگوٹھی بہیتر ‌ ‌ ‌ ‌ وہ جوہر تہا بے قیمتی سر بسر

ستارے سے روشن تہی انگشتری ‌ ‌ ‌ ‌ بہت بیش قیمت کی وہ خوشتری

اسے قاضی دے نیز امجہے یادگار ‌ ‌ ‌ ‌ حدیث ایک سن لے تو ای نامدار

اَعطِ السائلَ وَلَو کانَ کافِرًا

نبی بولتے ہین صحیح یہ خبر ‌ ‌ ‌ ‌ دے سائل کو ہووے گرچہ کافر گر

کہا وہ لعین قاضی سے عیار چور ‌ ‌ ‌ ‌ انگوٹھی لئے بن نہ دیونگا چھوڑ

انگوٹھی نکال اپنے تب ہاتہہ سے ‌ ‌ ‌ ‌ لگا بولنے چور بدذات سے

یہ میری انگوٹھی نجومی ہے تو ‌ ‌ ‌ ‌ ہی ظالم و قاری و سارق ہی تو

یہی شاعر ہے مفسد بڑا ہے کٹر ‌ ‌ ‌ ‌ کرے قہر کی حق تیرے پر نظر

کبہی تجکو برکت نہ دیوے خدا ‌ ‌ ‌ ‌ خرابی خجالت مین رہ تو سدا

غلامان گئے دوڑ قاضی کے پاس — ادب سے کھڑے ہو رہے اوسکے پاس
کہے اپنے صاحب کو ای سر کے تاج — بندگی کا تیرے رہے نیز اراج
پھرا باہر آ کر کے ہی ایک سوار — وہ پہنا ہی کپڑے نیز سب سنوار
وہ گھوڑا او ہتیار کو سب سنوار — انگوٹھی بھی پہنا تیزی نامدار
بڑی ہاتھ مین ایک لایا کتاب — کہے کیا اسے ہم کو دیو تم جواب
لی ہی مجھے رات کو یہہ کتاب — لیا لوٹ ہس سے مجھے وہ شتاب
وہ گھوڑا وہ کپڑے وہ سارا لباس — انگوٹھی وغیرہ لیا ناسپاس
ابھی ہاتھ لے کر کے لایا کتاب — جواب اوسکو دیوے نہین کسین تاب
جو گھر بیچ آوے پڑے گا خلل — قضاۃ نے کہیگا بے مجھے تو نکل
غلامون نے صاحب کے فرمان پر — دسئے ڈھانپ گھر کے تمامی جو در
سبھی گھر مین بیٹھے خبردار ہو — نہ آئے یکایک سے گھر مین جو او
سبھی قاضی کے مسند کا تہا جو مقام — گیا بیٹھ وہان نین کیا کچھ کلام
وہ قاضی لگا بولنے چور سے — پکارا او پر چور رکھ زور سے
ملا تہا بے مجھے چور تورات.. مین — خدا اور دیو سے تیرے ہاتھ مین
وہ دونو پیرہن اور جامہ ذری — بھی دستار گھوڑا وہ انگشتری
لیا چھین سارا نواسے بے کسر — دیا مجکو رخصت کیون آیا ہی پھر
تو ہے چور آیا کیا نہ سلام — کیا ترک سنت تو خیر الانام
کہون تجھہ سے کئی سن ای قاضی کرام — روش مین ہماری ہی کرنا سلام
طمع تجھہ سے یک تل نہ رکھتا ہون مین — ذرا تجھہ مین آسانہ دہرتا ہون مین

وہ قاضی اوپر تب ہوا ہے ضرور
قاضی چور سے قصہ کی یہہ دلیل
حکایت عجب ایک ہی بولتا
سنو کان دھر کر کے ای مومنان
حکایت دویم کو بہی کہتا ہون لیک
سنا ہون کہ قاضی کو تہی ایک زن
وضو کر کے پڑھتی وہ گہر مین قرآن
کنیزک کہی جا کے بی بی کو یون
میان کا اخون آج آیا ہے ایک
لیا بہت پیسے میان کن سے منگ
یہہ سنتے ہی وہ نار غصہ ہوئی
وہ قاضی کو لائی وہین ہانک مار
یہہ ہی کون انسان مجہکو تو بول
کہ یہہ چور عیار بدکار ہے
لیا میرا جامہ بخمل زر زری
ابہی آ کے کہتا ہے تو ہے غلام
کہی زن کہو جا کے اس چور کو
رہو آج کی رات تم اس مکان
نہین وے سکے تم اودسے کچھ جواب

بلا لوگ سب کے دیا ہی حضور
نور اللہ نے بولا کثیر و قلیل
گویا کان گوہر کے ہے کہولنا
ملیخان تم پر کرے ہی عیان
بیان ایک اس مین جو قاضی کو نیک
بہت خوبصورت و نازک بدن
سنا اوسنے آوازہی نت جوان
سنو بات میری جو تم سے کہون
پہنا جامہ میان کا نی دستار نیک
بہی انگشتری اور میان کا تنگ
بلالا میان کو مین پوچہون سبہی
لگی پوچہنے تب وہ قاضی کو نار
کہا اسنے احوال سب اسنے کہول
عجب سخت بیرحم مردار ہے
لیا شب کو گہوڑے نے انگشتری
لئے چہین پیسے ٹکے سب تمام
او عیار بدکار سر زور کو
کہو اسکو ہے یہہ تمہارا ٹہکان
مین کر فکر اوسکو بہی کرتی خراب

قصۂ چور و قاضی

[illegible marginal text]

تیرے دلمین اندیشہ کر دیکھہ تون
کہا چور قاضی کو جلدی کرو
کہا ہے وہ قاضی ارے چور تو
یہہ حصے سے راضی نہین میرا من
ای قاضی تجھے کچھہ ذرا نین خیال
مرغ کی تو خاطر میرے پر گرم
تیرے سر پہ لازم و واجب ہوا
یہہ سنتے ہی قاضی سو چپ ہو رہا
کہا اسکو ای چور ہو بے اندیش
مین تجکو حرام خور بولا نہین
کرو معاف مجھکو براے رسول
حصے بہی برابر نہین کچھہ خلاف
کیا نرم یون بول کر اوسکا دل
کہانا کہا کے فارغ ہوئے جب سبہی
اوجالا ہوا صبح صادق کا جب
اوٹھا پاؤن جانے لگا جسوقت
کہ پہر شام کو یہان پہ آؤ ضرور
اگر آؤ تم ہین ہمارے نصیب
کہا چور نے باچشم آؤنگا

کہ آخر مین باہر کا مہمان ہون
شتابی سے سفرے کو خالی کرو
حرام خور ہی رے حرام خور تو
یہی بات سن چور بولا سخن
بڑا بول بولا مجھے تو انال
حرام خور کہتا ارے بے شرم
موافق شرع حد جاری ہوا
زبان سے سخن ایک بہی نین کہا
کہ مین جانتا ہون تجھے اپنا خویش
کہا گرچہ دل سے بہی بولا نہین
کہا چور کہ تم نے مجھے وہ قبول
کہا چور کہ مینے کرو سب معاف
تناول کو بیٹھے سبہی آن مل
موذن اذان او ٹہلے بولا نہی
کہا چور گہر کو مین جاؤنگا اب
قاضی نے کہا اک سخن اوسوقت
شفقت ہمن پر رکہو تم ضرور
کرو مہربانی کہ ہم ہین غریب
جو فرماؤگے وہ بجالاؤن گا

گئی رات جب کہ ہوا وقت سحر
کہ چون چور اپنا اوٹھایا چرن
سو مت جاؤ رہو تم اہی کہار پر
کہا چور کیا کام ہے سو کہو
وہ بولی رہا چور ہو لا علاج
کہی زن کہ کیا خبر منگنا ہے اب
گیا چور قاضی کے مطبخ جہان
کہا چور آپس کو ہشیار ہو
تغافل نہ ہو گھر سے زن تھے تو اب
رکہا لا کے کہانا سو تب چور گن
انڈے سات ہین پانچ آدم اپنا
اٹہانا اسکو نہین توڑنا ایک ذرا
بہت فکر کیتی اہی چور نے
کہی زن کہ اے چور حیران کیون
اگر تو نہ سکتا حصے کرنے کون
وہ عاجز ہوا تب نہ بولا وہان
اوسے دیکھہ بولی تبہی زن چتور
بنزاد دیکھہ طالع تو اب کھو لکر
ایسا مارون گھونسا نہ روئے غضب

کہا چور جاؤن مین اب اپنے گھر
اوٹھی بول اوسوقت قاضی کی زن
کہ حصہ کرو کام میرا او گر
کہی کام یہہ ہے کہ تم یہان رہو
الٰہی تو کر خیر رکھہ میری لاج
تجھے دیکھہ کسد ہات لیتی ہون اب
تو پھر آیا باہر اوسیوقت وہان
خبردار ہو رہے خبردار ہو
اہی گفتگو مین ہوا وقت شب
لگی بولنے چور سے تب وہ زن
کہ اسکے حصے برابر تین
سنا چور نے تب فکر مین پڑا
اس عیار بدکار سر زور نے
نہ کرتا تو حصے پریشان کیون
تو دے مجھکو مین تجھہ حصے کرکے دون
و حصے زن کو قاضی کی بھیجے نذہان
تو عاجز ہوا اب اوٹھا وہ عزدر
کہ دیتی ہون گھونسا ابھی تو لکر
پڑین گر کے تیرے یہ دندان سب

قصہ چور و قاضی

[illegible]

کہا چور قاضی کو سن ایک بات	دیا لا کے وہ سب مجز کے سنگات
خدا تیرا حافظ یہ آخر سخن	دلائی یہ اجناس بخشہ تیری زن
آئی اوسکو تیز سے اوپر کچھ دیا	دگر نین تو تو مجھ سے لیتا تھا کیا
بیٹھی بہول عورت وہ فرخندہ تب	یہہ کہکر کے جانے لگا چور جب
خدا کو یقین ایک کر جان تو	کہی چور کو اک سخن مان تو
گیا چور بغداد کے شہر کون	کیا خط لا دعوی کا مہر سون
خلق مین شرم سے رہون سب ایام	الٰہی طفیل نبی الکرام
بنا کر حوالے خدا کے کیا	اول فارسی تہا سو کہنی کیا
علی خان بہادر نے چھاپہ کیا	بنایا نور اللہ نے قصہ لکھا
نشانی تہی مومن کی ایمان کی	وہ تاریخ چھٹی تہی رمضان کی
اٹھارہ برس بارہ سو مین تہے کم	رجب کی دہم کو ہوا اب ختم
درود ان محمد پہ بولو سلام	قصہ چور قاضی کا کیتا تمام
حمایت سے حاجی کی چھاپا گیا	قلم سے محمد کے لکھا گیا

تمام ہوا قصہ چور و قاضی کا

شروع قصہ تنبولی کی عورت کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بد افقصہ تنبولی نے باہری جاکہ با زوج خود مکر کہید ایک مرد بیگانہ پر عاشق تھی کری نے گھر وار مرد وا جا بیدہ ویران کید و آخرش مرد نے حیران کینا اوپر بار نال رنگ رلایا کوئی بھیگی آخر سہو پچائی بہارے وی رن بہرو رکی بیچائی مگر ہرگز

[illegible]

تجھے بھائی پن بہی کہتا ہون مین
یہ کہکر اوسے پیار سے لے چلا
بٹہایا بہت ناز و نعمت ستین
وہ تہا بادشاہ کا تنبولی جو خاص
زر و مال اسکن اتہا بے شمار
محل اور عمارت بڑی شان کی
تنبولی اتہا بجنت و ربے حساب
لگا مرد مفلس جو خدمت کرن
ہمیشہ رہے اسکی دوکان پر
تنبولی تہا نوکر وہ شہ کے سنگنے
بناوے کئی بہانت بڑے عجب
گہڑی دو کی رخصت تنبولی جو پائے
بڑان پہر کے جاوے وہ دربار کو
کہ اس مرد مفلس کی خدمت کرو
ہوئی چند مدت اسی بات سے
یکایک خدا کا حکم یون ہوا
رکہی پیش اوسکے مزے کے طعام
یکایک وہ عورت کے دلمین گیا
کہ کیسی ہی صورت جوان مرد کی

میرے گہر کا ٹکڑا قبول تو ہتین
اوسے لے کے گہر مین اپنے گیا
ضیافت کیا بہت عزت ستین
ہمیشہ وہ رہتا اوسی شہ کے پاس
کہ گنتی نہ آوے کبہی اوسکا پار
غلامان کنیزک بڑی مان کی
لکہون اوسکی دولت تو ہو صد کتاب
ہمیشہ اوٹہاوے جو اسکا چرن
وہ کہانے کو جاوے تنبولی کے گہر
اتہار و روز و شب عیش و عشرت منے
کہلاوے وہ شہ کو بوقت طلب
تو اوس وقت گہر بیچ کہانے کو آئے
نصیحت کرے اپنے وہ نار کو
جو مانگے سو کہانے کو نعمت دہرو
وہ کرتا گذر تہا اسی دہات سے
محل مین جوان مرد کہانے گیا
کرو نوش اول زان پس کلام
جوان مرد دیکہون جو آیا نیا
حقیقت ہی کیسی اہی فرد کی +

[illegible]

قصہ تنبولی کی عورت کا

[illegible]

انتی عذر خواہی سے کیتا سلام — کہ اے مہربان مجھسے ہو ہم کلام
مجھے آرزو ایک دل بیچ ہے — سو کہتی تجھے ہون جو دل بیچ ہے
میرا تن زمین پر فرش کر بچھاؤن — کہ تجھ شاہ کو اوسکے اوپر بٹھاؤن
بہت منتان کر کے یہہ کہتی کلام — بجا لا کے آداب کرتی سلام
پیچھے پاس آکر کہی اے بچن — لگی بولنے موں سے شیرین سخن
دیا تب جوان مرد نے یون جواب — سخن ایک کہتا ہون ای ماہتاب
کہ جسوقت خاوند یو تیرا اسنے — کہو کیا نیزے پر میرے پربنے
کہا نازنین نے تبہی یہہ سخن — کہ اسباب مین ڈر کیا ہی نمن
کہ گہر سے تو نکلے توکل اوپر — نمن کیون نہ رکہنا ہے خوف وخطر
خدا پر توکل کیا ہے جنے — سبہی مشکلان حل کیا ہی اونے
جوان مرد اسباب پر ہو قوی — لگا بولنے اوس سے باتان تبہی
جوانی مین وہ خوب ہشیار تہا — بڑا شوخ بے باک طرار تہا
ہوا ایک دل تب سو دونو سنے — ہوئے متفق تب وے دونو جنے
کیا ذوق دونو نے مل ایک ٹہار — کہی تب وہ عورت کہ ای غمگسار
اوسک ذوق سے دونو فارغ ہوئے — اپسمین دونو آپ نعمین ہوئے
کیا ایک دیگر سے یونکر کلام — کرین عیش و عشرت اپسمین مدام
وہ عورت نے دی لا کے دس اشرفی — جوانمرد کے ہاتہہ مین لا کہی
وہ دی پانچ بیڑے کہ کہا کامیاب — ابہی جاؤ دوکان پر تم شتاب
یہہ سب بات اسکو تو ظاہر کرو — خصم پاس میرے امانت دہرو

قصہ تینبولی کی عورت کا

لیا لٹ پٹا کر دل ذوق سے
اپس کام سے جب وہ فارغ ہوئے
دیا پان بیڑا اسیطور سے +
خوشی سے پہر آیا وہ دوکان پر
تنبولی اوسے دیکہہ دل مین جلا
اوسی روز دل مین سمجہہ کر رہا
تنبولی یہہ بولا کہ اے بہائی من
کہا ہے ہمن کو ہے جانا ضرور
تنبولی نے دلمین کیا یہہ سنکر
ہزاران پہر جو اس سے مین چاہون کرون
ہوا تیسرا دن وہ جب آشکار
تنبولی نے پیچہا اوسیکا کیا
بیٹہا تہا اوک ذوق سے وہ جوان
جوان مرد اوسوقت اوٹہا بولکر
کہی تب وہ عورت نے ای ماہ من
ہو مضطرب اب زمین پر تو لیٹ
کہڑا ہے کیا ایک دیوار سے
تنبولی تو آیا سو گہر مین چلا
ہوا اپنے دلمین بہت بیقرار

گلے سے لگایا بہت شوق سے
دی ہین اشرفیان لا کر اسے
چلا اپنے عیار دل فرح سے
کہا بہائی میرے امانت تو دہر
کہ ہی ہی میرے گہر مین کیا ہی بلا
کسیکو حقیقت فدا مین کہا
کہ کل جاؤ گے اوسکے گہر کو مت
ملے بن نہ ہمکو سو آوے ضرور
کہ کل اوسکو دیکہون مین اپنی نظر
ابہی اسپہ تہمت مین کیسے دہرون
جوان تب چلا پہر وہان بیقرار
جوان کو وہ عورت نے گہر مین بلا
کر ایسے مین تنبولی پہونچا وہان
کہ اب کیا کرون ای میرے دل جگر
مین کہتی ہون تجکو سنو یہ سخن
حصیر اسکے اوپر دئے تب لپیٹ
دلاسے دے اسکو بہت پیار سے
سبہی گہر مین ڈہونڈہا کہین نہ ملا
کیا ذوق اوسی بات کا بار بار

بزاران استری نے سو یک ساعتھن
چھپائی بہ مجھے لے کے غلہ منے
وہ دشمن لگا ڈھونڈنے ٹہار ٹہار
گیا اپنے گہر سے نکل خوار زار
دیا زر اور مجہہ سے یہہ وعدہ کیا
تنبولی آپس مین پشیمان ہوا
لگا عشق اس نار کا بے حساب
دونون ملکے ذوقان وہ کرتے اتہے
پکڑ یار کا ہاتھہ لے کر چلی
کہ دولت تہی اوسمین بہت بیشمار
جوان مرد کو دیگ اندر بہٹا
لگا چو طرف گہر منے ڈہونڈنے
گیا پہر کے شرمندہ ہو شور سون
وہ عورت نے اوسکو نکالی بہار
بزاران زر و چندان دی اسکے تئین
جوان مرد و خوشحال ہوکر چلا
کہا آج لیا ہون محنت سے زر
کہ جسوقت مین یار سے جا ملا
لگا جوش جیسن سو خوشحال سے

لیا ہاتہہ میرا الیس ہاتہہ مین
بہرا تہا وہ غلہ جو کوٹھے منے
نپایا کسی جا تب ہو بے قرار
وہ عورت نے مجکو کیا آشکار
کہ کل تو بہی آنا ای میرے پیا
ایسی بات سے دلبین حیران ہوا
گیا پانچوین دن جوان پہر شتاب
اوبکی خبر سن کے دو نو اوٹہے
کہ باورچی خانہ طرف خوشدلی
اتہے گنج دیگان ہزاران ہزار
رکہی دیگ اوپر سوداگر اوٹہا
وہ کوٹہار غلہ بہی سب دیکہنے
نپایا کسی جا یہ اوس چور کون
کیا ذوق دو نو نے مل ایک بہار
دئیے پان اپنے سو دلبر کے تئین
اپسکے برادر سے آ کر ملا
بڑی محنت ستی آفت میرے سر اوپر
میرے پیچھے دشمن بہی آیا چلا
بچایا خدا نے ہے جنجال سے

اونارى نے ایسا مکر پہر کیا
پکڑا ہاتہہ اوسکا چلے حوض پر
وہ چہلّا اوٹہا نیم تربوز کا
اوسى حوض اندر سو پہرتا پہرو
لگا دیکہنے کو وہ صندوق بین
ولیکن نہ پایا وہان بہى حیف سر
لیا ہاتہہ مین تب وہ تیر و کمان
اوسیوقت نارى لگى بولنے
کہ یہہ خیال کہانسے تجہے آپڑا
اسے مارنے مین نہین کچہہ اچہا
اگرچہ ہوا ہو تیرے دل مینے
نشانہ لگاتى ہو نہین اسوصنا
ایسا کہکے مارا اسنے تیر کون
اسى مرد کو دیکہہ غصّہ چڑہا
لائى لعد اسکے اپس یار کون
لگى بولنے اى میرے غم گسار
خدا نے بچایا بڑى مار سے
کیا ذوق بے حد اسکے سنگات
بزران زرو چندان دیا یار کو

کہى اوسکو اب اوٹہہ اى میرے پیا
جوان کو اوتارى ہى پانى اندر
رکہا اوسکے سر پہ یونکر کہا
اپسکو تو ظاہر نہ ہرگز کرو
سہرو سا اوسے تہا کہ ہى اسمنے
فکر کرکے اپنے وہ دلہین ظریف
وہ چیا ہا کہ چہلے کو مارون نشان
نکر سکے جواہر لگى کہو سے لنے
یہ تیر تا سو چہلّا تماشا بڑا
شقاعت عجب یہہ بوقت جفا
کمان تیر دے اپنے ہاتہہ مین
یہ چہلے کو پہوڑ سے ہى پلمین بجا
گیا پار ہو کر سو دیوار سون
حویلى سے آپین چلا مونہہ چڑہا
بٹہا یا بہت پیار سے یار کون
خدا کے کرم بن نہین کچہہ شمار
چلى لیکے خلوت مینے پیار سے
خوشى دلمنے تب ہوئى بہانت بہانت
دئے پان بیڑے وہ دلدار کو

سہرحال اسکو نکالی بہار
بہی اسباب سب اوس محل مین لیا
وعورت بہی جا کر اہی مین بسی
غلامان کنیزان وہان آ ملے
تنبولی دروسے مین غم کہانے کر
اہی غم کی خاطر پریشان ہوا
مکر سے یہ عورت کے کوئی نا بچا
کیتنک دن ہوا ہیگا خطرا مجہے
تو سچ بول کس سات یاری لگائی
دیا تب وہ ناری نے یونکر جواب
تو خاوند ہو مجہپہ تہمت دہرے
بلاتی ہون سارن مین پنچایت کو
وگرنین مرونگی مین جو زہر کہائی
یہی بات سنکر چلا گہر سے بہار
کہی بعد اوسکے جوان کو نکال
یہی بات کہنی ہون سینو تمہین
جوان نے کہا مین خبردار ہون
وہ سب کیفیت کو فراموش کر
پیچہے لادیا رر اوسے ہاتہہ مین

محل دوسرے مین رکہی ایک بہار
وہ جلتے محل کو سو ڈہونڈہا کیا
بیٹہا جب وہ غمگین یہہ دلمین ہہنی
نکل نا سکے سو اہی مین سب جلے
ہو دلگیر دلمین وہ دکہلائے کر
اپسکے کئے پر پریشان ہوا
کہا اپنی عورت کو کیسی بلا +
پڑا تجہہ طرف سے مین کہتا تجہے
بہی اپنے خصم سے ہوئی تو جدائی
کہی تو یہہ کہتا ہے ایسا خراب
صحیح کر اسے مین یہان مون کہڑی
کرونگی مین ثابت اسی بات کو
چڑاؤنگی تہمت تیرے سر لگائی
کہا کل کرونگا مین اسکا بچار
لگی بولنے یون کہ ای خوشخصال
ہماری لڑائی تو تم نین سنین
اہی فن کا مین خوب طرار ہون
گئی یار کو لے سکے خلوت اندر
اوسے پان کہہ مین الپس ہاتہہ مین

قصہ تنبولی کی عورت کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کہ ظاہر مین یہہ بات کیون ہو سکے — سبہونکے دلونمین تعجب سے لگے
وہ عورت اوٹھی بول پنچات کو — سنو کان دہر کر اسی بات کو
نہین اس جوان کو کبہی جانتی — مرو کے سبب اسکو مین مانتی
اسیکے کہے پر مین خدمت کری — موئے نے میرے سر پہ تہمت دہری
میری ای عزیزو ہے تقصیر کیا — کہ جہوٹے مجہے آج تہمت دیا
تنبولی کو پنچات نے یون کہا — کہ لعنت خدا کی ہو تجہہ پر سدا
ایسی باتین سنکر تو کرتا عتاب — کیا گہر کو اپنے تو آپ ہین خراب
وہ پنچات اوٹھکر چلی گہر کے تئین — بلا گہر مین لائی مسافر سے تئین
کئی دن خوشی سات گذران کر — رضا لے وطن کو چلا اپنے گہر
وہ عورت پکاری کہ ای من موہن — خدا پہر ملاوے ہمن اور تمن
سنگا ایک گہوڑا دیا اوسکے تئین — کہی یہ سواری کو دیتی ہون مین
جدائی کے غم سے بہی روزار زار — ہمارا تمہارا خدا ہے گا یار
جوان مرد بولا کہ اے جان من — مین چلنا جدا ہو کے اپنا وطن
مین جاتا ہون حافظ تمہارا خدا — کہا روکے تجہہ سے ہوا مین جدا
انی بات کہکر اچانا ہوا — اپسکے ملک کو روانہ ہوا
سنو العزیزو تمہین کان دہر — کہ عورات مین ہین کئی فن مکر
زنون کے مکر کا نہ حد و حساب — لکہون گر تو ہو وین یہان صد کتاب
کہ یک پل مین دو لاکہ حکمت کرے — سچی بات ناری وہ جہوٹی کرے
نہین بات عورت کی سنتا ہے جو — کہ رحمت سے دنرات جیتا ہے او

حسن و خوبی وے کے اسکو مثل پھول
تجھہ سے صاحب بولنے کی جا نہین
یا الٰہی کریو اب تیرا کرم
تا کہ واقف ہون بحال کھوپری
آئے ہین جبریل از ایزد تعال
بول عیسی سے جو کچھہ پوچھین سخن
جبرئیل عیسے کو سبھی بولا احوال
حضرت عیسے نبی نزدیک جا
رب کی سوگند دے کہا ای کھوپری
حال تیرا اول تھا اس کس مثل
بادشاہ تو تھا کہ تھا مرد گدا
کھوپڑی عیسے سے یون بولی سخن
بادشاہ تھا مین بملک مصر و شام
چالیس ہزار شہر مین اپنے بنائے
چھہ ہزاران قلعین ہیلی مثل ماہ
یک ہزار پہلوان تھے لشکری
چہل ہزاران بندۂ رومی غلام
لاؤ لشکر کا نخانون انت پار
جملہ سکیتان و درویشان شہر

پھر ملایا ہی اسے درخاک دھول
ہملو یہان دم مارنے کی جا نہین
مجھہ تھا اس کھوپری کا سب بھرم
اول و آخر جو اسکے سر پڑی
کھوپری کو آن کر کیتا سوال
حال سب اپنا نیا اور جو کہن
جا کے پوچھو کھوپری سے تم سوال
کھوپری سے حال سب اسکا پوچھا
حال اپنا کہہ مجھے تو کیون پڑی
خوبصورت تھا کہ تو تھا بدشکل
مرد دولتمند تھا یا بے نوا
مر گئے کو میرے ہو گئے کئی قرن
ہفت کشور مین سو میرا تھا نام
سو ہزاران باغ ہین اپنے لگائے
ہر یکے با زیور و تاج و کلاہ
سب کو دیتا تھا بہت مین دلبری
ہر کسی کو تاج و خلعت تھے انعام
بہت تھے افزون وی از حد و شمار
لنگر شاہی سے کھاتے پیٹ بھر

ہاتہہ دونون پونہچے ملنے سے رہے
سر کے میرے ٹوٹتی جاوین رگان
گر نہوتی بند یہہ میرے زبان
جیو کے بیدن سو نہین کیتے کہون
مار کر تب جیو میرا لے چلے
مال و زر خرچا اگر لاکہون کرہ وڑ
حضرت عیسےٰ نے اوسکو پہر کہا
جب اندہیری گور مین تجہکو سلائے
کہہ تجہے وہان دکہہ ہوا یا سکہہ ہوا
جہجہہ کی گہہ پڑی بولی اسیر
دیکہتے ہی اون کی صورت ڈر سو لئے
چشم ازرق رخ سیاہ دندان دراز
ہاتہہ مین ہر ایک کے گرز گران
اس روش سے آ کہڑا سے میرے کنے
کہہ شتابی کون ہے تیرا خدا
گرز بہاری مجکو وہ مارا تبہی
از غضب وے مجہسے بولے ہین تبہی
کیون نہ پوچہا تو نے جس پیدا کیا
بادشاہی دی تجہے دنیا بہیتر

پاؤن کے ٹخنے بہی ہلنے سے رہے
جیو تو بہاگا پہرے جاوے کہان
آسمان تک پہونچتی میرے فغان
موت کی تلخی زبان مین ہی بہجون
لاؤن شکر تہا میرا سوتل سلے
جیو لینے مار نا دیوے سو چہوڑ
گور مین کیا معاملہ تجہہ سے ہوا
رات پہلے گور مین کیونکر سو جائے
دکہہ سکہہ اپنا دے سبہی تو مجہہ تبا
گور مین رکہتے ہی جو آئے منکر نکیر
مین تو جانا مار کر مجکو سو کہائے
بال لنبے تہے بدن پر رخ فراز
ایک گرز مارے تو لوٹے آسمان
پوچہنے لاگے مجہے دونو جنے
مین کہا ڈرتے ہی تو میرا خدا
ہاڑ چوڑا ہو گئے میرے سبہی
کیون نہ خالق جانا اور اپنا نبی
جان و مال و مملکت و دولت دیا
تخت بٹہلا کر دہرا سر پر چہتر

موت کے دریاؤ کا ہووے اوتار
تم سے اوترین پار سب عالم تمام
کہتا ہے عبد اللہ محبہ پر کر کرم
یعنے آن ذات مبارک دستگیر
معجزہ سب جیسے کا ثواب کر تمام

تم اوتارو یانبی عالم کو پار
ہدیۂ عالم درود و والسلام
باطفیل حضرت خیر الامم
ہین محی الدین جو پیران پیر
حضرت احمد نبی پر ہون سلام

تمام شد

شروع قصہ چوہا و بلی کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدا ہیگا خالق خلق کا تمام
جتنے انس حیوان وحش وطیور
اول نور اپنے سے نور نبی
درود ان محمد پہ ہووین نزول
ہزارون ہین ذی روح لاکھون کروڑ
محمد نبی خاتم المرسلین +
اوپر اونکے ازواج کے روز و شب
ہون تابع تبع تابعین پر مدام
بزان ایک قصہ کرون مین بیان
چوہا ایک دن تم سنو سربسر
شراب پی کے وہ مست ہو کر کھڑا

کیا جسنے پیدا سبھی خاص و عام
سبھی روح والے سوا سکا ظہور
کیا نور احمد سے پیدا سبھی
دگر آل اصحاب پر با فضول +
محمد کے ہین نور سے سب سرور
رہیگا قیامت تلک اونکا دین
ہون احباب احفاد پر با ادب
ہو راضی خدا اون پہ یوم القیام
حکایت بلی اور چوہے کی عیان
پڑا تنہا کسی کے جا شیشے اندر
تمامی جو ہو لنے وہ جا کر لڑا

ملے آج بلی اگر میرے ہاتھ
فضولی مین احمق وہ تہا لاف زن
بڑائی مین وہ تہا وہان سربسر
اوسے دیکھتے ہی ہوا زرد رو
کہ تو بولتا ہے یہہ نادان بات
اجل سے تمہاری مین سلطان ہون
گیا کو دبلی کہنے تب کہا
موچہون پر پہرا ہاتھ بولا اوسنے
میرے سامنے آج تو آئی ہے
بہلا گر جو چاہے تو جا بہاگنے دور
یہہ سنکر بلی نے کہا تب پہر آ
کہا تب چوہے نے کہ تو بہاگنے بہاگ
بہت جگ مین مارے تو چوہے پکڑ
نہ سمجہا چوہا آج کے دور مین
او جہانکر کے بلی نے پکڑا اسے
لشہ تو گئی گاند مین اوسکے گہس
کہی اوسکو تو گالیان کہون دیا
بولا تب چوہے نے اے بی بی بلی
تو ہے مان میری او مین تیرا بچا

نکاح اوسکا کرتا ہون میرے سنگات
بڑائی کے دریا مین تہا لاف زن
یکایک بلی آ کہڑی سر اوپر
کہ آ کر کہڑی ہی میرے روبرو
کہڑا ہو میرے روبرو باندہ ہاتہ
درد کی تمہارے مین درمان ہون
وہ یک پا کے اوپر کہڑا ہو رہا
کہ تیری اجل کی نشانی دے
مگر موت تجکو بلا لائی ہے
نہین تیری لپلیان مین کرتا ہون جبہ
ارے گالیان کیون تو دیتا موا
نہین تیرے بچنے کی یہان ہو سو جاگ
نہین آج بچتی میرے سے مگر
کہ رستم سا جگ مین ہون شہ زور مین
وہ باکر کے پنجون سے کچلا اسے
عقل بہی روانہ ہوئی اوسکی دہس
ایسا کیون تو احمق ہوا ای چوہا
سزا میرے کرنے کی مجکو بلی
مین تیرا بندہ ہون سمجہ لے بچا

میں پڑتا ہون تو نسے ابی پاؤن ہات
پڑا تہا مین جا کر کے میخانہ مین
شراب پی ہوا تہا سو دیوانہ مین
چڑہا تہا مجہے کیف کا جو خمار
مجہے ... گالیان مین دیا ...
خدا کے ... کر دے معاف
مین ... نہین آیا تہا ...
[illegible]

بہم مجہہ اوپر کر تو ای نیک ذات
بہت مجہے تو اشکوہ سے پہونچی ذلت
تہا تیری ہمدم کو دنیا صفت
بہت چہوڑ تو نے بڑی نیک نام
تہا موہکا تو نسے مین ہو تہا غلام
ارے بیج بولا تہا ناحق کا لاف
جو اکہنا ہی تو کر دے معاف
مین کرتا تہا بیجا آب ... بڑی
ہمارے تو بیتک بڑی ... بڑی

[illegible]

گنہ چھوڑنے کے طرف مین چلی ہی خوف خدا سے میری جان چلی

گنہ کے کرون مین نہ زنہار کار جو اول کے بخشے وہ پروردگار

گنہ مین کرون اب مین دنیا فنا مریگا وہ سب جو کہ ما نے جنا

نہین ہی جہا نمین کوئی جز فنا نہین جز فنا کے کسیکو بقا

ہمیشہ خدا کو ہی بس ہی بقا سوا اسکے سب کو تو جا نو فنا

خدا کی طرف دل پہرائی ہو نمین ابہی کرتی لوٹی سلائی ہو نمین

کیا مینے اپنا فقیری لباس ہوئی مین ہون پر خوف او رباہراس

فرض ہی مجہے حج کو جانا شتاب مین رکہتی ہون روزے برای ثواب

ایسا دل ہوا ہی دنیا سے اوداس گمائے فکر نے ہین ہوش و حواس

کیا دل کو خالق نے جون آرسی مین پڑہتی ہون مکتب مین جا فارسی

ذکر سے خدا کے ہو نمین روز و شب دنیا کی نہ حاجت مجہے کچہہ ہے اب

مطالع مین کرتی بہت سی کتاب پڑہے سے جنہو نکے جو ملتا ثواب

رہین خوش ہمیشہ میرے دوستان مین پڑہتی گلستان اور بوستان

عبادت مین رہتی ہون دائم مدام کرو نمین بہی شب کو ہمیشہ قیام

نماز اور روزے سے ہون با ادب کہ بخشے میرے مجکو عصیان رب

اطاعت مین مشغول ہون خوبتر الیس تن کی مجکو نہین کچہہ خبر

اوسیوقت چہوڑا اوسے سر بسر قصہ سب جو ہون کو کہا کہول کر

بلی سے نہین آج کچہہ نا ڈر و بلی کی ثنا صفت دائم کرو

کہ صائم دہر ہے وہ بی بی بلی عصا ہاتہہ لیکر سے حج کو چلی

سپیلائی ہے کیا مگر یہہ بلے / جو ہے سات سو کہا کے جج کو چلی
ہوا اب یہہ قصہ یہان سے تمام / شرف دین نے اسکو کیا اختتام

تمام شد

شروع قصہ لال و گوہر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الہی دے مجھے رنگین بیانی / عطا کر مجھکو یاقوت معانی
سخن کا لعل دے میری زبان کو / ور معنے سے بہر میرے دہان کو
میرے دل پر رکھہ اپنے عشق کا بار / نہ رکھہ اس سست بیکار کو بیکار
میرے دلکو جلا کر چاک جون گل / کر اپنے عشق کی گلشن کا بلبل
بنا سینہ کو میرے عشق کا گہر / میرے ہر عضو کو کر غم کا نشتر
میرے دلکو جلا کر مثل اخگر / کر اپنے آتشین غم کا سمندر
میرے آنسو کو دے ہلیل روانی / میرے آنکھو نسے مت کر دو ریانی
مجھے آنکھونکے پانی مین ڈبا رکھہ / نہنگ بحر غم مجھکو بنا رکھہ
فغان کے منی کو بہر میرے گلے مین / لگا دے آگ دارو کے نلے مین
دل سوزان دے اور دے چشم پرنم / رکھہ اپنی آب و آتش مین میرا دم
میرے آئینہ دلسے اوٹھا زنگ / دوئی سے دور کر رکھہ مجھکو یکرنگ
مجھے کنج قناعت مین مکان دے / فریب و حرص سے مجھکو امان دے
میرے جی کے ہوا کی توڑ گردن / حشر کے ڈر سے نور کہہ مجھکو امین
سراج عشق کر میری زبان کو / تجلی دے میرے شمع بیان کو

دیا یعقوب کو تو چشم گریان
کیا یوسف کو تو پابند زندان

یہ کہا تو ذکریا کے سر پہ آرا
کیا اوسکو شفقت سے آوارا

کیا یحیی کو تو درد جگر خون
بہرے آنکھون مین اوسکے اشک گلگون

ہوا داؤد تجھسے صاحب الحان
ہوئے تجھسے صاحب افسر سلیمان

ہوئی تجھسے آگ ابراہیم پر سرد
چھری پر تجھسے اسمٰعیل وسئے مرد

عصا صنعت کو تو موسی کو بخشا
مقرر روح تو عیسے کو بخشا

محمد کو دیا تو فقر کا تاج
کیا کونین کا تو اوسکا محتاج

کہون کیا بات سارون پر عیان ہی
تو سب مین ہی عیان سب سے نہان ہے

ارے عاجز ادب سے ذکر دین کر
حدیث نعت ختم المرسلین کر

در دریائے وحدت ہین محمد
چراغ بزم کثرت ہین محمد

دیار فخر کا ہی تاج بے عکس
سپہر فخر کا ہے ماہ بے عکس

ظہور کائنات اوسکا سبب ہے
ہویدا ہے کہ وہ محبوب رب ہے

مقام قاب قوسین اسکا خلوت
کلام اسکا وحی ہے حرف جلوت

مکان لامکان سے ہی سرافراز
خدا اسے ہمکلام ہے صاحب راز

عجب محبوب رب العالمین ہے
قمر کو شق کیا روشن جبین ہے

خدا کے ملک قدرت کا ہی حاکم
ازل سے سر مخفی کا ہے عالم

سخن اسکی زبان مین ہر دم الله
زبان اسکی جو ہے حق مغفرت خواہ

کہ ہے علم لدنی کا وہ اوستاد
کلام اوسکا جو ہی حق کا وہ ارشاد

گلستان شفاعت اس سے شاداب
گل بخشایش اسکے دم سے سیراب

کہا اوسنے عشق کے پانی سے مکھ دہو | کہانی عشق کی سن مجھ سے رو رو
سناؤن لعل و گوہر کی تجھے بات | کہ کیا کیا عشق کا ہیگا خیالات
یہ کہکر بات کی باندہا عبارت | کیا بنیاد دیوار عمارت
بچن کے شہر کا دروازہ کھولا | حکایت عشق کے معنے سے بولا
کہ تہا ایک ملک جگناے مین خسرو | زمین عشق تہا اوسکا قلمرو
ہمایون بخت تہا صاحبقران تہا | جہانگیری مین وہ صاحب جہان تہا
بہادر شاہ باتدبیر تہا وہ | رفیع القدر عالمگیر تہا وہ
جہان لگ شاہ تہے تہا سب مین اکبر | تہا اعظم شاہ دنیا مین مقرر
دیار عدل کا نوشیروان تہا | دم اوسکا کام بخشی مین روان تہا
سکندر طالع او جمجاہ تہا وہ | جہانمین خوب نادر شاہ تہا وہ
شجاعت مین وہ تہا رستم سے مغرور | سخاوت مین بہی تہا حاتم سے مشہور
جو کچھ دنیا مین نہی ہے سو چندان | تہا اسکے کیسہ مین بخشش کا سامان
رگ ابر و اجل تہی اسکی تلوار | عدو کا دم تہا اسکے دم سے خونبار
زمرد شاہ تہا اوس شاہ کا نام | تہا اسکے نام سے سب دلکو آرام
دیا حق نے تہا اسکو خوب فرزند | زمرد سے کیا تہا لعل پیوند
ہلال ابرو تہا او ماہ جبین تہا | نپٹ نازک میان نازنین تہا
گہر دندان او یاقوت لب تہا | رخ اوسکا تو گل باغ طرب تہا
تہی انکہیان اسکی باغ رو کی نرگس | نگاہ اوسکی تہی جون آئینہ مونس
تبسم اسکے لب مین تہا گل افشان | تکلم تہا دہن مین اسکے خندان

رکہا تہا نام اوسکا ہن سب لال
جواہر حق کی قدرت کا تہا لال
ریاض حسن کا سرو روان تہا
کمر جون کیا قد کو نخل باغ جان تہا
کہو جون یاقوت کے خاتم مین نگ
سیاہ اوسکا خال سرخ پر من
تہی چہاتی اوسکی مثل آرسی صاف
تہی گردن اوسکی جون بلوری صراحی
سو لعل او زمرد کے مقطا تہا
گلابی رنگ تہا اوس کم خطا تہا
محل تہا اوسکا تخت مین فلک سا
وہان رہتا تہا وہ نازک ملک سا
ذکر تہا محل مین کچھ عشق مین بات
او بیدن عید تہا او رات شبرات
ہمیشہ رات کو تہا نرم اوسکا
سحر مین خواب پر تہا گرم اوسکا
مرصع تخت پر کرتا تہا آرام
دیا تہا حق نے اسکو خوب آرام

اوڑائیں تخت یوں کہکو ہوا پر / رکہیں جا تخت گوہر کے برابر
جو دیکھے جوڑیاں دونو یہ محبوب / یہ اوس سے خوب اور وہ اس سے مرغوب
تماشے واسطے ان کو جگائے / انہوں کی نیند آنکھوں سے بھگائے
ہوئے وے خواب کی خلوت سے باہر / گرے جب تخت بیداری کے اوپر
گئی لگ آرسی خلوت کی دیکھی / نظر بہر صورت الفت کی دیکھی
خموشی کی ہوئی جب صحبت آخر / ہوئی دونوں کے لب بات سے ظاہر
مثال غنچہ لب دونوں نے کہولے / تفحص کا سخن دونو نے بولے
زبان کو لال نے اول ہلایا / صفت فوج خموشی کو ہٹایا
کہا سچ بول ای سرو گل اندام / تو اپنا نام اور اس شہر کا نام
میرا یہ تخت اسجا کون لایا / بتا مجکو کہ مینے کچھ نہ پایا
کلام لال کو سنکر کے گوہر / کہی کہتی ہوں سن ٹک کان دہر کر
میرا والد جواہر شاہ ہیگا / پریزادوں میں صاحب جاہ ہیگا
سنا کر لال کو گوہر حقیقت / کہی اب تو بجا بانوں کی نوبت
سنا جب لال نے گوہر کا احوال / گل باغ تکلم بن گیا لال
کہا ہی نام میرا لال مشہور / میرا سینہ ہی اب لگ داغ سے دور
میرا والد زمرد شاہ ہےگا / عدالت کے فلک کا ماہ ہےگا
یہہ کہکر شوق کی مے سے ہوا مست / تڑپ کر تخت نیلم پر کیا جست
اڈڑی گوہر دہان سے مار تالی / مرصع تخت کو جاکر سنبہالی
پریزادوں نے جب دیکھا تماشا / کہیں کبک دری پر چھوٹا باشا

جواہر شاہ بہی یہہ بات سنکر
محل مین جاکے گوہر کے کیا آہ
کہی مین لال کی اور لال میرا
جواہر شاہ نے سنکر کیا آہ
کہی گوہر کو یہہ ہے لال کا تخت
جواہر شاہ نے سمجہا جنون ہے
مرصع تخت پر کرکرا سے بند
کیا گوہر کو ہمدم طوق و زنجیر
ہوا جب چہرۂ ماہ درخشان
گریبان کو کیا صد چاک چون گل
کیا جب تخت نیلم کو نظر مین
حکایت رات کی کر یاد رویا
ہوا دل کو گہٹا کر مثل باران
کبہی گوہر کا قصہ چہیڑتا تہا
کبہی ہوتا تہا افغان سے ہم آغوش
زمرد شاہ کو جا کر خبردار
بنا ہی آج آہو دشت غم کا
زمرد شاہ سن اوس سے خبر کو
محل مین جا کے دیکہا لال کا رنگ

ہوا گوہر کے آکر پاس حاضر
یہہ کیا کہتی ہی ای دلکے ہوا خواہ
ہوا ہی لال بن یہہ حال میرا
مرصع تخت یہ کسکا ہے جاگاہ
یہہ سارا لال کا ہی تخت پر رخت
جنونسے حال گوہر کا زبون ہی
چلا دل کو جلا کر مثل اسپند
کئے ہر خواب مین تہا لال تسخیر
اٹہا شبنم طرح جاگے سے غلطان
کرے فریاد چون شوریدہ بلبل
بہرا دہ خون کو نیلم کے جگر مین
کیا مین نیند یا گوہر کو کہویا
بنا نیسان غم کا اشک باران
کبہی دروازہ لب کا بہیڑتا تہا
کبہی رہتا تہا چون تصویر خاموش
کہا ہی لال تیرا آج خونبار
بگولا بن گیا صحرا الم کا
بہرا دہ من ہین آنسون کے گہر کو
ہوا جون غنچۂ افسردہ دل تنگ

سنا جب ناقصون کی لال گفتار | کیا یہ فارسی کی بیت تکرار
طبیب عشق را دکان کدام است | علاج جان کند او را چہ نام است
سنی جب لال سے یہ درد کی بات | ہی اسبات پر ہے عشق اثبات
سبھون نے مل کہی یہ بات شہ کو | مرض ہی عشق کا تیرے پسر کو
علاج اوسکا وصال دلربا ہے | ملے گر دلربا اوسکو شفا ہے
سنی جب شاہ نے غم کی حقیقت | دیا لاچار سب کو پان رخصت
ولا سے لال کو دینے لگا شاہ | اندر کے بھید کو لینے لگا شاہ
کہا سن لال یون کبتک رہے گا | سخن غم کا کبھی مجھ سے کہے گا
تیرے دلکے چمن کا گل کہان ہی | بتا آنکھو نے مجکو نوجہان ہے
زبردستی سے یا راضی سے تجکو | ملاؤن جب پڑیگا چین مجکو
اجازت شاہ سے جب لال پایا | حکایت تخت نیلم کی سنایا
کیا کرسی نشین غم کے سخن کو | بہر اور حقیقت سے دہن کو
کہا اب لال گوہر بن چلے گا | نگینہ کی طرف رو کر چلے گا
کرا دے شاہ اب ناشاد کو شاد | کرو دلکی خوشی سے مجکو آزاد
اگر ہووے عرض میری یہ باطل | کرونین آپ کو یک دم مین بسمل
کہ مین بنکر گدا گوہر کے خاطر | پہرونگا اشک کا غلطان مسافر
زمرد شاہ سن یہ بات غم کی | کہا تو راہ لیتا ہے عدم کی
خدا حافظ تیرا ہر حال مین لال | نہ رنج و فکر مین اپنا تو دل ڈال
وہان تو جا جہان تیری بھلائی | تیرے بن اب تو مجکو موت آئی

گیا جب شہر سے بن کی طرف لال
مثال بادصرصر گرم ہو کے
جنون کے دشت کا بنکر بگولا
سراپا در بن ماتم مین جہک کر
سحر سے شام تگ مانند خورشید
نزد وسکے قدم رکہتا تہا گن گن
غزالون کی طرح سرگرم رم تہا
برس دو لگ چلا جب راہ پہر آہ
کرون اس دشت کی کیونکر صفت کو
وہان ہرگز نہ تہا پانی کا آثار
بیابان تہا عدم کے وہ برابر
وہان کی ریت ہیرونکی کنی تہی
وہانکی گرد تہی بالون کی دارو
وہان کی باد تہی سوزندہ صرصر
بگولا تہا وہان دیزات تمایم
وہان اوڑتا نہ تہا ہرگز پرندا
وہان کی راہ پرہ کا نام تہا مرگ
کہون کیا اس زمین کا سن مین احوال
وہان کی راہ تہی تلوار کی دہار

بنا بے طاقتی سے برق تمثال
چلا مغرب زمین کی سمت ہو کے
خرد کی راہ کو وحشت نے بہولا
چلے اندہیان کی سر پر بار جہکڑا
طلب کی راہ مین رکہہ پائی امید
نہوتا تہا کہین یک لحظہ ساکن
بیابان اوسکا گلذار ارم تہا
نظر کے آگے آیا دشت جانکاہ
زبان پر کس طرح ڈالون بیت کو
اجل کا کہیت تہا وہ دشت خونخوار
وہان آتا تہا عزرائیل کو ڈرہا
وہان کے خار بہالون کی انی تہی
وہان کی خاک تہی دوزخ کی بالو
وہان کی کنکری تہی مثل اخگر
وہان چکر سدا آندہی تہی دایم
وہان چرتا نہ تہا ہرگز چرندا
وہان موجود صبح و شام تہا مرگ
وہان رہنا تہا آٹہون پہر بہونچال
قدم رکہنا تہا وہان پر مرگ ناچار

تلے دیوار کے سایہ مین لیٹا
ادسے عاجز یہان تو لال کو چھوڑ
سخن مین گر تجھے جادوگری ہی
محل کی بات تو اب برملا ہے
کھڑی تھی وہ عمارت سحر کے بل
پری تھی وہ پریزادونکی سردار
سحر خورشید تہا پابند اوس سے
زمین کے فرش پر سوتا تہا جب لال
تماشے کے لیئے کھولی تہی در کو
نظر ٹہرا کے دیکھی آدمی زاد
کمند سحر سے کرکے اوسے بند
جمال لال کو جب خوب دیکھی
لگا کر لال کے لب کو پیا پے
کدہر جاتا کدہر کو تو چلا ہے
تیرے دلمین بتا کیا ہے مطلب
سخن سن لال اوس نامہربانکے
ادا کر قصہ ہیر اسے کہا آہ
سخن سے آشنا ہو کر وہ عیار
مکان گوہر کا ہی اس جا سے جانی

حریر خواب سے آنکھین لپیٹا
سخن کے سنگ سے ہیرے کا سر پھوڑ
وہ باتین کر جو ہیر اسنے کری ہی
زبانسے کیا کہون یہہ پر بلا ہے
وہان رہتی تہی ہیرا نام اچپل
سراپا سحر تہی اور خوب طرار
ثمر نہارات گوشہ مندہ اوس سے
اوٹھی تہی خواب سے وہ فارغ البال
جہروکے کے تلے ڈالے نظر کو
لباس فقر مین ہی سب سے آزاد
محل پر کھینچ لیکر ہوئی خورسند
کہی دل مین عجب محبوب دیکھی
جگا کر یون کہی یہہ کیا سبب ہے
نزاول کسکے ہاتھو نسے جلا ہے
سنا مجکو شتابی کھولکر لب
کہا سب ماجرا اپنے زبانسے
نگینہ کی کہو اب کسطرف راہ
کہی کہتی ہون ہو دل سے خبردار
ایدہر سن کان دہر سے کر زبانی

چلا وہ جسطرف اڑتی ہر دیوار
جدہر دیکہا نہ پایا کوئی غمخوار

کیا معلوم سارا ہے طلسمات
یہی ہیرا کے جادو کا خیالات

نگینہ کے نہ پایا لال جب راہ
جو کہینچا ورد سے تب ایک سرد آہ

کبھی سردی سے تہر تہر کانپتا تہا
کبھی گرمی سے دم بہر ہانپتا تہا

کبھی روتا تہا نیسا کو نظر کر
غرض ہر حال مین کہتا تہا گوہر

برس لگ اسطرح پہرتا تہا غم سے
اوٹہایا ہاتہ آخر چلتے دم سے

لگا پہرنے کو جبدم لال سردار
نظر کرکے جو دیکہا ہے عجب جہاڑ

خوشی آیا پہاڑ جا بیٹہا وہ جڑ پاس
ہوا اوسکے گلو لپٹے مغز خوش باس

یہان قایم ہو عاجز سب عبارات
گیا دن چھپکے شام آئی بڑی رات

کہین سے آئے تہے وہان دو پرند
تہے پنچھے سخت اوڈکے جیسے زندے

صدا سے چونچ اپنی کہولتے تہے
عجائب بات دونو بولتے تہے

کہا مادہ سے نر نے دہر ادہر کان
خواص اس جہاڑ کے ہین خوب پہچان

طلسم سحر مین جو ہو گرفتار
لے وہ سر کو اسکی جڑ کو یکبار

شفا پایا سحر کے قابو سے نکلے
سدا سا قید سے جادو کے نکلے

جو اسکی رگ کو باندہے کمر سے
وہ غائب ہووے انسانکی نظر سے

جو اوسکے گل کو چہاتی سے لگاوے
وہ جس بستی کو چاہے پلین جاوے

جو اسکی گل بہری ڈالی کو لے ہات
بر آوین اوسکے دلکی سب مرادات

اوسی ساعت بر آوے اوسکا مطلب
مہیا ہووے اوسکا مدعا سب

عجائب جہاڑ کی جڑ سے ملا سر
ہوا دم اوسکے دم سحر حر

سبھون نے کیئے جب اپنی زبان بند ‌ ‌ کری ایک آہ ہوئی بلبل کے مانند

کہی بن لال مجکو کچھہ نہ چاہے ‌ ‌ ارے کوئی لالی کی باتین سنادے

نہ دیکھون جب مین اپنا یار جانی ‌ ‌ ملے گی خاک مین میری جوانی

چہ کار آید مرا این زندگانی ‌ ‌ کرین باشم نباشد یار جانی

نہ جب تک یار کا دیکھونگی مین رنگ ‌ ‌ رہیگا زرد چہرہ یکا میرے رنگ

نظر کر لال سے احوال گوہر ‌ ‌ گہر آنکھون سے روئی اشک بھر بھر

کہا ڈالی کو اے چوب عجائب ‌ ‌ اسیر غم کی کر زنجیر غایب

کہون کیا بات کہنے کے برابر ‌ ‌ ہوئے غائب زنجیران چہوڑ گوہر

ہوئی جب قید غم سے گوہر آزاد ‌ ‌ کری معلوم آیا لال دلشاد

دیا دل سے اوسکی یہہ گواہی ‌ ‌ کہ آیا لال کر شکر اسکے

رکھی سر تخت پر سجدے کی خاطر ‌ ‌ خدا کو سجدہ کر کر ہوئی شاکر

پریزادون نے دیکھہ اسکے نظر پر ‌ ‌ وہین رو کر اوٹھے اسکے برابر

کہی ہی ای پریزادونکے سرناز ‌ ‌ کری تو آج ہم کو خوب بیزار

نجانے اس گھڑی مین کیا سبب ہے ‌ ‌ کہ تیرا رنگ گلزار طرب ہے

بنا کیون آج تیرا لال چہرا ‌ ‌ ہوا گم کیون تیرے آنکھون کا پہیرا

کری تو سجدہ کسکو تخت پر آج ‌ ‌ ہی نازان کیون تو اپنے بخت پر آج

تیرے پاؤن سے غایب ہوئے زنجیر ‌ ‌ بنا ہم کو کرینگے آج تدبیر

کہی ہنس ہنس پریزادون سے گوہر ‌ ‌ میرا لال آج آیا ہی میرے گہر

میرے پیرون سے زنجیرونکو توڑا ‌ ‌ مجھے جان اپنی باندی کر کے چہوڑا

پریزادون نے دیکھا لال کا رنگ — تحیر کے محل مین ہوگئے دنگ
خدنگ سہم سب کے دل مین لاگا — بھونکے ویسے جنگ کا غزہ بھاگا
تضرع سے زبان کو آشنا کر — چلے سب لال و گوہر کو دعا کر
نکلکر گھر سے باہر کھول کر سر — کہے کرتا ہی رسوائی بجا کر
نہ سمجھو تم کہ گوہر کو جنون ہے — سنو ہم سے کہ یونکا حال یون ہی
جواہر شاہ مین عرض نصیحت — لگایا دلمین ضرب تیغ خفت
کیا خنجر کو عریان اپنے دربار — بلائے سب پریزادونکے سردار
لباس قہر کو کر آتشی رنگ — چلا گوہر کے سر پر فوج لے سنگ
کیا ہر خاسب کو غضب سے — کہا یون صرف خون آلودہ سب سے
کرو گوہر کے سر پر سنگ باران — رولاؤ تم اوسے مانند نیسان
کرو ٹکڑے تم اوس بے آبرو کو — بہاؤ سیل سا اوسکے لہو کو
سر اوسکا کر لہو سے خوب غلطان — رکھو سینے کے تہالی بیچ گریبان
اوٹھا قہرون کے دریا بیچ ڈالو — سپہرے بیتاب غم سے غم نکالو
جو اوسکا لال ہے گا آدمی زاد — تمہارا وہ لگے گا سب کا داماد
اگر پوچھوگے جو اوسکے نسب کو — ملاؤ خاک مین اوس بے ادب کو
سنو سب اسکے جون خونریز قاتل — کرو تم آج اوسکو دم مین بسمل
ڈبا کر اوسکا سر اوسکے لہو مین — رکھو جون گل بدخشان ہی ستو نین
اوٹھا کان بدخشان مین گرو بند — سنو میری بھی خونریز ہے پیشہ
پریزادون نے یہ احکام سن سن — رکھے سر پہ گل تسلیم چن چن

گرہ الطاف کے ناخن سے کھولو
کمند قہر کی رسی نکالو
اوٹھاؤ تم اوسی بے تابے بند
کرو ہمین لال سے گوہر کو پیوند
سنا جب لال نے یہ عزم امید
عجائب جہاڑ کی ڈالی کو لے کر
چھڑا پریون کو زندان زمین سے
دعا کے بل سے زنجیرون کو توڑا
ہوئے جب لال گوہر کے مسخر
جواہر شاہ جب زندان سے چھوٹا
لگے بجنے خوشی کے شادیانے
ہوئے خم می پرستو نکے حوالے
پریزادون مین جو جو تھے ہوسناک
کہڑے کینے جبے لگے شادیکے بن بن
بجائے عشق کے تہاون پہ مردنگ
ہوئے جب عیش سے فارغ وے سارے
گئے خلوت سرا مین لال و گوہر
سخن ہنسنے لگے دونو اوسے
گئے مطلب کے بستر کو سویک جا

کرم کر مشک کو نافہ سے کہولو
پریزادون کو باندی کر چہڑالو
مجھے حکم سلیمان کی ہی سوگند
نگینہ مین رکھون دونو نکو خورسند
ہوا ادم خصم کا اوسکے دل صید
کہا اومین دعائے خیر کر کر ،،
کہ میرے حکم مین ہین سب یقین سے
زمین قہر سے پریون کو چھوڑا
گئے نسبت کو دونو کی مقرر
عداوت کی گلی سے خوب چھوٹا
لگے پکنے مزے داریکے کہانے
لگے چلنے محبت کے پیالے
ہوئے میدان رقاصی مین چالاک
بجائے ناز کی کہنگر چہنا چھن
کہ اندر کا اکہاڑا ہو گیا دنگ
نکاح وصل پڑہ کر عقد باندہے
مرصع تخت پر بیٹھے برابر
عرق کرنے لگے ہر دو حیا سے
گلے لگ لگ کے شبکو سوئے یک جا

جو دیکہا شاہ نے اوسکو جواہر
نظر سے لال و گوہر کو لگایا
اوتار تخت وہ مقصد کو پایا

ابہی بخت تو بیدار باد
ترا دولت ہمیشہ یار باد
مرصع تخت پر وہ صاحب افسر
بٹہایا لال و گوہر کو برابر
چلا گہر کو بجا کر شادیانے
لگا آواز سب کو خوش بنانے
محل مین جو زمرد کی بی بی تہی
ابہی تک لال کو جس نے جنی تہی

بنائی تہی تجھے ہین لال کا لا — وسے گوہر کو تو جاکر سنبہالا
غرض یہ کہ سدا اگر تہی آنہ یاد — ہمیشہ لال بن رہتی تہی ناشاد
ہوا واقع محل پر چسکہڑی تخت — رکہی تہی چرخ پر آنکہون کو وہ سخت
چلے جاتے تہے وہ دونو لال وگوہر — پڑے افسانہ وہان لب کو ہلاکر
مرصع تخت کو لاکر چسکر ہین — پریزادے پہر آئے سب جگر مین
جب الیا رنگ دیکہا لال رو دیا — رخ گلگون پہ آنسو بہر کے رودیا
لیا ڈالی کو ہاتہون ہین دعا سے — کیا پہر پہر کے یہ بات التجا سے
مجہے گہیرا ہی جادو نے مدد کر — حکایت سخت ہیرا کی رہا کر
رخ اوسکا خوب کالا جون توا کر — پہر اوسکا ناک چوٹی کا ہوا کر
دعا ہیرا کے حق ہین جب کیا لال — ہوا سختی سے ہیرا کا وہی حال
پریزادون نے چہرہ جیسے ہو آزاد — چلے لے تخت کو جلد ایسے جون باد
رکہی دلمین خیال شہر آخشام — کرے دلمین ذکر خوش ہوکے آرام

الہی غنچہ امید بکشائے
گل از روضۂ جاوید بنمائے

روان ہوکر اوٹہا دست دعا کو — نظر سے دیکہہ شہر خوشنما کو
نظر مین جب وہ لائی شہر آخشام — مرادین سب کے دل کی پائے انعام
مرصع تخت کو ٹہیرا اندر دل — رکہے آخشام کے در کے مقابل
زمرد شاہ کو جاکر خبردار — کہا نقد مبارک باد دیدار
نہ کر اب جہانج غم سے ہو تو خوشحال — کہا نوبت بجا آیا تیرا لال

ملی جب لال کو شاہی کی خلعت | بجایا دہوم سے ہمت کی نوبت
دیا لالکہون کو لاکہان گنج انعام | کیا مالک سخاوت مین بڑا نام
کیا شاہی کو جب لگ اسمین دم تہا | وصال گوہر اسکا دمبدم تہا
اے عاجز سخن کب لگ کہیگا | سخن کے فکر مین کب تک رہیگا
خموشی سے زبان کو آشنا کر | ہوا افسانہ اب آخر دعا کر
الٰہی عاشقون کی آبرو رکہ | انہون کو دو جہانین سرخرو رکہ

تمام شد

شروع قصۂ نازنین و پٹھان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ثنا حمد رب کو ہے دائم مدام | کئے پیدا جسنے سبہی خاص و عام
وہ ستار غفار ایزد تعال | جو رزاق خالق وہ ہو ذو الجلال
خلق مین اوجالا محمد رسول | ہوا دین جسکا بقا پر قبول
خلیفے محمد کے ہین چار یار | ابو بکر صدیق ہین یار غار
دویم یار اون کے ہین عادل عمر | عدل کے اوپر جنے باندہی کمر
سیوم یار عثمان ہینگے ولی | شجاعت کے صاحب چہارم علی
حسن اور حسین ہین نبی کے رتن | بی بی فاطمہ کے وہ ہین جان تن
سبہی آل و اصحاب اوپر تمام | نزول اون پہ رحمت ہو حق کی مدام
اونہونکا مدح خوان حامد فقیر | دو جگ مین سو ہون اسکے دو دستگیر
ثنا بعد بولون مین دیگر بیان | بتاؤن مین چند شعر ہندی زبان
حقیقت کو ظاہر کرون مین عیان | حجاب مجازی کا بولون بیان

